وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

کتاب

تسہیل الأدب في لسان العرب

المعروف

عربی کا معلّم

جدید

حصہ سوم

مصنّفہ

مولوی عبدالستار خان

ملنے کا پتہ

اے - آر - تلیائی اینڈ سنس

۹۵ زکریا مسجد اسٹریٹ - بمبئی ۹

Approved by Government as Text Book

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

من کتاب

تسہیل الأدب في لسان العرب

المعروف

عربی کا معلّم

حصہ سوم

برائے مدارس ثانویہ

مصنفہ مولوی عبدالستار خان

2

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین کتاب عربی کا معلم حصہ سوم

پچیس سبق پچھلے دو حصوں میں لکھے جا چکے۔ تیسرا حصہ چھبیسویں سبق سے شروع ہوتا ہے

دیباچۂ کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وَحْدَہٗ والصلٰوۃ والسّلام علٰی مَنْ لا نبیَّ بَعْدَہٗ۔ اللہ تعالٰی کی توفیق وعنایت سے کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب الملقب بہ "عربی کا معلم" کا تیسرا حصہ بھی شائع ہوگیا فللہ الحمد ولہ الشکر

دو[۲] سال ہوئے کتاب مذکور کے دو[۲] حصے ترمیم جدید کے ساتھ شائع ہوچکے تھے۔ لیکن بندے کی طویل علالت اور دیگر موانع کی وجہ سے تیسرے حصے کی اشاعت میں خلافِ توقع بہت زیادہ تاخیر ہوگئی۔

محض فضلِ خداوندی ہے کہ ان دونوں حصوں کو حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی۔ ہر وہ شخص جس نے ان کو دیکھا، پڑھا یا پڑھایا وہ اس کا مداح ہی نہیں بلکہ گرویدہ ہوگیا۔ سینکڑوں خطوط دونوں حصوں کی تعریف اور تیسرے اور چوتھے کی طلب میں ہندوستان کے ہر گوشے سے آگئے اور آرہے ہیں۔ اللہ تعالٰی ان شائقین اور قدرشناسوں کو جزائے خیر دے اور ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے کیونکہ یہ انہی کے زوردار، ملامت آمیز، ناصحانہ، مضطربانہ اور مخلصانہ تقاضوں کا طفیل ہے کہ اس عاجز اور بیمار کے افسردہ دل میں کام کی قوت پیدا ہوتی رہی اور کچھ کام ہوگیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کام بہت اچھا ہوا ہے تاہم جو کچھ ہوا غنیمت ہے۔ اس زمانے میں کسی کتاب کو مقبول بنانے اور داخلِ نصاب کرنے کے لئے جتنی اور جیسی کوششوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کا عُشرِ عشیر بھی اس عاجز سے اپنی تالیفات کے لئے نہ ہوسکا۔ باوجود اس تقصیر کے اس کتاب کی طرف اہلِ علم مبصرین وطالبانِ عربی کا یہ میلان بالکل خلافِ عادت ہے۔

صوبۂ سندھ کے محکمۂ تعلیم نے اسے ہائی سکولوں کے نصاب میں داخل کرلیا ہے۔ بمبئی، حیدرآباد، یو۔ پی، دہلی، پنجاب اور سرحد کے بعض مدارس میں رائج ہورہی ہیں۔

اہلِ علم جانتے ہیں کہ عربی کے علم صرف میں افعال واسماء کی تعلیلات کا مرحلہ بھی ایک دشوار گذار مرحلہ ہے۔ تعلیم کے طرزِ قدیم میں تعلیل کے ایک ایک قاعدے کو قرآنی آیت

کی طرح رٹوایا جاتا ہے۔ یہ کام اس قدر ناگوار، مشکل اور تضیعِ اوقات کا موجب ہے جس کا متحمل ہر ایک طالبعلم نہیں ہوسکتا اسی لئے طرزِ جدید کی تعلیم میں اس کا بڑا حصہ نظرانداز کردیا جاتا ہے مگر اس سے طالبِ عربی ضروری معلومات سے محروم رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے قدم قدم پر اس کے دل میں لاعلمی کی ایک کھٹک باقی رہ جاتی ہے۔ اس تیسرے حصے میں اعتدال کے ساتھ اس کٹھن منزل کو بھی بقدرِ امکان سہل اور کچھ خوشگوار بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تفصیل وتمثیل کے باعث مضمون بڑھ گیا ہے مگر پڑھتے پڑھتے ہی تمام قواعد بے رٹے ذہن نشین ہوجاتے ہیں۔

اس حصے کا حجم تو بڑھ گیا ہے مگر قواعد کی تعلیم میں نہیں بلکہ ادبِ عربی کی تعلیم میں۔ قواعد کا حصہ دیکھا جائے تو کتاب کا چوتھائی حصہ بھی نہ ہوگا۔ تین چوتھائی سے زیادہ زبانِ عربی کی تعلیم سے بھرا ہوا ہے۔

اس تیسرے حصے کی تعلیم سے طالبعلم میں اتنی استعداد آجائیگی کہ قرآن مجید کا بیشتر حصہ سمجھ کر پڑھ سکیگا۔ احادیث کی کتابیں اور عربی ریڈرس بھی بآسانی پڑھ سکیگا۔ عربی میں معمولی خط بھی لکھ سکیگا اور بہت کچھ عربی بول لیگا۔ مگر یہ استعداد اسی وقت ہوسکتی ہے جبکہ خود معلم میں یہ لیاقت بوجہِ احسن موجود ہو۔ یا طالبعلم میں بذاتِ خود یہ لیاقت پیدا کرنے کا شوق ہو۔

کلید اس حصے کی بھی لکھی گئی ہے جو بطورِ خود عربی سیکھنے والے شائقین کو اُستاد کا کام دے سکتی ہے چوتھے حصے میں اسماء عدد کا مفصل بیان، حروف کی باریکیاں، علم صرف ونحو کے اونچے درجے کے ضروری مسائل، علم بیان، بدیع اور عروض کے ابتدائی مسائل آجائینگے۔

وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُسْتَعَانُ

خادم افضل اللّسان

عبد السّتار خان

ہدایات

۱ - اسباق کے آغاز میں جو مثالیں یا گردانیں لکھی گئی ہیں، سبق شروع کرنے سے پیشتر ان سب کو یا بعض کو تختۂ سیاہ (بورڈ) پر لکھ لیں۔ پھر بورڈ کے پاس کھڑے رہ کر ان باتوں کی فہمائش شروع کریں جو سبق کے اندر لکھی گئی ہیں۔ اس طریقے سے امید ہے کہ سبق ختم ہوتے ہوتے بیشتر حصہ حفظ ہو جائیگا۔ مگر اس کیلئے نہایت ضروری ہے کہ خود حضرات معلمین ہر سبق کی پوری تیاری کرکے آیا کریں +

یہ طریقہ حصۂ سوم میں بہ آسانی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حصۂ اول و دوم میں مثالیں سبق کے درمیان اور آخر میں دی گئی ہیں۔ ہوشیار معلم ان میں سے آسان مثالوں کا انتخاب کرکے بورڈ پر لکھ کر سبق دینا شروع کرسکتا ہے +

۲ - سبق پڑھاتے وقت کوشش کی جائے کہ سبق کا بڑا حصہ پچھلے معلومات کے سہارے سے سوالات کے ذریعے طلبہ ہی کی زبان سے نکلوائیں +

۳ - یہ بات اسی وقت ہوسکتی ہے جبکہ جماعت بندی سے سبق دیا جائے۔ ایک جماعت کا سبق ایک ہی ہو۔ اگرچہ بعض طلبہ غیر حاضری کی وجہ سے بعض اسباق میں شامل نہ ہوسکیں +

۴ - جو شائقین بطورِ خود پڑھیں وہ ہر ایک سبق کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں پھر آگے پڑھیں۔ ترجمتین کا کلید سے مقابلہ کرلیا کریں۔ مثالوں میں بہت کم مقامات ایسے ملینگے جن کے اعراب کا قاعدہ آئندہ بیان ہوگا یہاں صرف مثالوں کے ذریعے فہمائش کی گئی ہے +

اشارات

۱ - سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لئے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

۲ - افعال ثلاثی مجرّد کی طرف ن، ض، س، ف، ك اور ح سے اشارہ ہے ثلاثی مزید کے ابواب کی طرف ہندسوں سے اور معتل واوی و یائی کی طرف واو اور ی سے۔

۳ - کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جرّ (ل، مِنْ، عَنْ، ب، اِلٰی وغیرہ) لکھا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے یہ معنی ہونگے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں +

۴ - مثلاً کے لئے دو نقطے : لکھے گئے ہیں اور "یعنی" یا برابر کے لئے یہ نشان (=) +

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عربی کا مُعلّم حصّۂ سوم

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَقْسَامُ الْفِعْلِ

۱ - عزیز طالبین تم نے اِس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصّے میں افعال ثلاثي مجرّد و مزید فیه اور رباعي کی تمام گردانیں پڑھ لیں۔ وہ افعال ایسے تھے جو اپنے اوزان پر ٹھیک اُترتے تھے مثلاً تم جان چکے ہو کہ ثلاثي مجرّد کے ماضي کا وزن فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ ہے، مضارع کا وزن يَفْعِلُ اور امر کا وزن اِفْعِلْ اور اُفْعُلْ ہے تو ضَرَبَ، يَضْرِبُ، اِضْرِبْ۔ سَمِعَ، يَسْمَعُ، اِسْمَعْ اور كَرُمَ، يَكْرُمُ، اُكْرُمْ ٹھیک طور پر مذکورہ اوزان کے مطابق ہیں۔

اگر عربي کے تمام افعال اور مشتقات ٹھیک اپنے اوزان کے مطابق ہوتے تو عربي کا علم صرف بہت مختصر اور آسان ہو جاتا۔ مگر ایسا

نہیں ہے۔ بہت سے افعال اور مشتقات بول چال اور لکھنے میں اپنے مقررہ اوزان سے دور جا پڑے ہیں۔

ایسے چند الفاظ دوسرے حصے میں بھی خاص ضرورت سے لکھے جا چکے ہیں جیسے کَانَ (ماضي) یَکُوْنُ (مضارع) کُنْ (امر) کی گردانیں لکھی گئی ہیں اُن میں سے ایک لفظ بھی اپنے مقررہ وزن پر ٹھیک نہیں اُترتا ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ کَانَ اصل میں کَوَنَ = فَعَلَ، یَکُوْنُ اصل میں یَکْوُنُ = یَفْعُلُ اور کُنْ اصل میں اُکْوُنْ = اُفْعُلْ ہے۔ مگر اصل کے مطابق کبھی بولے اور لکھے نہیں جاتے۔

اس تمہید سے تم سمجھ گئے ہوگے کہ عربي افعال اور اسماءِ مشتقہ پوری طرح سمجھنے کے واسطے ابھی تغیرات کا ایک مرحلہ طے کرنا باقی ہے۔

۲۔ اچھا اب ذیل کے جملے پڑھو اور اُن کے فعلوں میں غور کرو :۔

(۱) فَتَحَ عَلِيٌّ کِتَابَهٗ شَرِبَ الطِّفْلُ اللَّبَنَ حَسُنَ الْبَيْتُ
(۲) اَکَلَ الْوَلَدُ تَمْرَةً سَأَلَ التِّلْمِيْذُ الْمُعَلِّمَ قَرَءَ حَامِدٌ کِتَابًا
(۳) عَدَّ[۱] الرَّاعِيْ[۸] غَنَمَهٗ[۹] فَرَّ[۲] الْمَسْجُوْنُ شَدَّ[۳] الْوَلَدُ الْکَلْبَ
(۴) وَجَدَ حَامِدٌ قَلَمًا قَالَ الرَّسُوْلُ حَقًّا رَمٰى[۴] اَحْمَدُ الْکُرَةَ
(۵) وَعٰى[۵] رَشِيْدٌ دَرْسَهٗ وَقٰى[۶] مُحَمَّدٌ قَوْمَهٗ طَوٰى[۷] زَيْدٌ کُرَّاسَةً

۱ گنا ۲ بھاگا ۳ باندھا ۴ پھینکا ۵ یاد رکھا ۶ بچایا ۷ لپیٹا۔ طے کیا ۸ چروایا ۹ بکریاں

تنبیہ ۱۔ بہتر ہے کہ نیچے کا بیان پڑھنے سے پیشتر پہلے حصہ میں درس ۸ فقرہ ۳ دوبارہ دیکھ لو۔

۳۔ اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھو۔ پہلی نظر میں تم سمجھ سکتے ہو کہ ہر ایک فعل تین حرفی ہے یعنی ثلاثی مجرّد ہے اور ماضي کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اب پہلی سطر کے فعلوں میں خاص طور پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ان میں کے تینوں حرف صحیح ہیں، کوئی حرف علّت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے حروفِ اصلیہ میں نہ کوئی همزه ہے نہ دو حروف ایک جنس کے ہیں۔ ایسے افعال کو فعل صحیح بھی کہتے ہیں اور فعل سالم بھی۔

صحیح اس لئے کہ ان میں تینوں حرف صحیح ہیں اور سالم اس لئے کہ یہ افعالُ اور ان کے مشتقّات تغیّر و تبدّل سے سلامت رہتے ہیں۔

تنبیہ ۲۔ پہلی سطر کے فعلوں کے سوا بقیہ مثالوں کے افعال غیر سالم ہیں۔

دوسری سطر کے فعلوں کو غور سے دیکھو گے تو ہر ایک فعل میں کہیں نہ کہیں همزه نظر آئیگا ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ همزه ہو مهموز کہلاتے ہیں۔

تنبیہ ۳۔ تمہیں یاد ہوگا کہ الف جب مُتَحَرِّك ہو (: اَ، اِ، اُ)

یاجزم والا ہو: فَاْ تو اس الف کو بھی ھمزہ کہتے ہیں (دیکھو
اصطلاح ۲۷)

۳ تیسری سطر کے ہر ایک فِعل میں دوسرا اور تیسرا حرف ایک جنس کا
نظر آئیگا کیونکہ عَدَّ اصل میں عَدَدَ ہے۔ دونوں دال باہم ملا کر ایک
کر دئے گئے ہیں۔ ایسے فعل جن کا ع کلمہ اور ل کلمہ ایک جنس کا ہو
مُضَاعَف کہلاتے ہیں ؛

۴ چوتھی سطر میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک فعل میں
کوئی حرفِ علّت ہے۔ کسی کے شروع میں کسی کے درمیان میں اور کسی
کے آخر میں۔

ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ حرفِ علّت
ہو مُعْتَلّ کہلاتے ہیں ؛

معتلّ کی تین قسمیں ہیں۔ حرفِ علّت ف کلمہ کی جگہ ہو تو
معتلُّ الفا یا مثال کہتے ہیں: وَجَدَ۔ ع کلمہ کی جگہ ہو تو معتلُّ
العین یا اَجْوَف کہتے ہیں: قَالَ۔ اور لام کلمہ کی جگہ ہو تو معتلُّ
اللّام یا ناقِص کہتے ہیں: رَمٰی ؛

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو کہ عربی کے کسی فعل اور اسم میں الف
اصلی نہیں ہوتا ہے[1] بلکہ واو یا یٖ سے بدلا ہوا ہوتا ہے مثلاً

[1] مگر حروف میں الف اصلی ہوتا ہے۔

قَالَ اصل میں قَوَلَ ہے کیونکہ اس کا مضارع یَقُوْلُ اور مصدر قَوْلٌ ہے۔
رَمٰی اصل میں رَمَیَ ہے کیونکہ اس کا مضارع یَرْمِيْ اور مصدر رَمْیٌ
ہے۔ بَابٌ اصل میں بَوَبٌ ہے کیونکہ اس کی جمع اَبْوَابٌ ہے ؛

۵ پانچویں سطر کی مثالوں میں غور کرو ہر ایک فعل میں دو دو جگہ حرفِ
علّت نظر آئیگا ایسے فعل کو لَفِیْف کہتے ہیں۔ پہلا اور دوسرا فعل لَفِیفِ
مَفْرُوْق ہے کیونکہ دونوں حروفِ علّت کے درمیان ایک حرفِ صحیح نے جُدائی
ڈال دی ہے تیسرا فعل لَفِیفِ مَقْرُوْن ہے کیونکہ دونوں حرفِ علّت باہم قرین ہیں ؛

تنبیہ ۵۔ تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ کسی فعل میں حروفِ اصلیہ کی
جگہ سے ہٹ کر ھمزہ یا حرفِ علّت کا اضافہ ہو جائے تو وہ
مہموز یا معتل نہیں کہلائیگا پس اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ
مہموز نہیں کہلائیگا کیونکہ اس میں ھمزہ ف، ع اور
ل سے خارج ہے۔ شَرِبَا اور شَرِبُوْا میں الف اور واو
تثنیہ اور جمع کی علامتیں بڑھا دی گئی ہیں تو ان کی وجہ سے
وہ مُعتلّ نہیں بن جائینگے، اِحْمَرَّ (بروزن اِفْعَلَّ) میں
ھمزہ اور ایک ر زائد ہے تو اس اضافے کی وجہ سے وہ مہموز
اور مضاعف نہیں کہلائیگا بلکہ ایسے سب الفاظ سالم ہی کہلائینگے ؛

۴۔ مذکورہ تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہوگا :۔

فعل اپنے ترکیبی حروف اصلیہ کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے (۱) سالم (۲) غیر سالم - سالم یا صحیح وہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں نہ تو حرفِ علّت ہو نہ ھمزہ، نہ دو حرف ایک جنس کے ہوں -

غیر سالم کی چھ قسمیں ہیں :-

(۱) مهموز = جس کے حروف اصلیہ میں کسی جگہ ھمزہ ہو: اَمَرَ +

(۲) مُضاعَف = جس کا ع اور ل ایک جنس کا ہو: عَدَّ +

(۳) مثال = جس کا ف کلمہ حرف علّت ہو : وَعَدَ +

(۴) اَجْوَف = جس کا ع کلمہ حرف علّت ہو: قَالَ +

(۵) ناقِص = جس کا ل کلمہ حرف علّت ہو: رَمٰی +

(۶) لفیف = جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علّت ہوں اگر پہلی اور تیسری جگہ حرف علّت ہے تو لفیف مفروق ہے: وَقٰی - اور دوسری اور تیسری جگہ حرف علّت ہو تو لفیف مقرون : طَوٰی +

یہ ہفت اقسام ذیل کے ایک شعر میں جمع ہیں اگرچہ بے ترتیب ہیں

صحیح است و مثال است و مضاعف ÷ لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

تنبیہ ۶- ہو سکتا ہے کہ بعض فعلوں میں دو دو قسم کے اوصاف پائے جائیں: وَدَّ (اس نے چاہا) معتل بھی ہے اور مضاعف بھی -

اَتٰی (وہ آیا) مہموز بھی ہے اور معتل بھی +

تنبیہ ۷- یاد رکھو کہ فعل کی مانند اسم، خصوصًا اسم مشتق بھی سات قسم کا ہوتا ہے +

مشق نمبر ۲۷

ذیل کے فعلوں اور اسموں کی قسمیں پہچانو :-

اَمَرَ یَذْهَبُ یَأْکُلُ یَدْعُوْ[1] ذَهَبُوْا وَهَبَ[2]

عَزَّ[3] تَقَبَّلَ تَوَضَّأَ تَقَوَّلَ[4] سُئِلَتْ[5] تَوَلّٰی[6]

یَقُصُّ[7] مَلَأَ[8] قَالَ قَاتَلَ دَنَا[9] یَکُوْنُ

لَیَسْمَعُنَّ اَدَبٌ رَأْسٌ عَزِیْزٌ مَمْلُوْءٌ[10] غَیُوْرٌ[11]

اَلْقَاضِیْ مَوْعُوْدٌ[12] مَدْعُوٌّ[13] مَنْصُوْرٌ وَلِیٌّ[14] یَسِیْرٌ[15]

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

تغیّرات کی قسمیں اور چند قاعدے

غیر سالم الفاظ میں اہل زبان کو جہاں کہیں تلفظ میں ثقل

---

[1] وہ بُلاتا ہے + [2] اس نے عطا کیا + [3] عزت والا ہوا + [4] اس نے بات گھڑلی + [5] وہ پُوچھی گئی + [6] دوست رکھا + [7] وہ قصہ بیان کرتا ہے + [8] اس نے بھرا + [9] وہ قریب ہوا + [10] بھرا ہوا + [11] غیرتمند + [12] وعدہ کیا ہوا + [13] بلایا ہوا + [14] والی - وارث - دوست + [15] آسان - تھوڑا سا + ع اس نے وضو کیا +

اور تکلف محسوس ہوا تو انھوں نے اس ثقل کو کم کرنے کے لئے لفظ میں کسی
قدر تغیر کر دیا ؛

۲۔ تغیر تین قسم سے ہوتا ہے :

(۱) تخفیف = ہمزہ کو کسی حرف علت سے بدل دینا یا حذف کر دینا : أَءْمَنَ سے
آمَنَ، أُءْخُذْ سے خُذْ [لے] (اس قسم کا تغیر مہموز میں ہوا کرتا ہے)

(۲) اِدْغام = دو ہم جنس یا ہم مَخْرَج حرفوں کو باہم ملا کر پڑھنا: مَدَدَ
سے مَدَّ (ادغام کا تغیر زیادہ تر مضاعف میں ہوا کرتا ہے)

(۳) تعلیل = کسی حرف علت کو دوسرے حرف علت سے
بدل دینا یا حذف کر دینا : قَوَلَ سے قَالَ، یَوْعِدُ سے یَعِدُ
(یہ تغیر معتل کی تینوں قسموں یعنی مثال، اجوف اور ناقص میں
ہوا کرتا ہے) ؛

۳۔ اب تخفیف، ادغام اور تعلیل کے چند کثیر الاستعمال قاعدے
لکھ دئے جاتے ہیں تاکہ آئندہ کے اسباق سمجھنے میں آسانی ہو۔ ابھی سرسری
طور پر انھیں ذہن نشین کر لو۔ آئندہ موقع موقع سے ان کا اعادہ ہوتا رہیگا

۱۔ تخفیف کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱) کسی لفظ میں دو ہمزے ایک جگہ جمع ہو جائیں
جن میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو ہمزۂ ساکن کو ایسے

حرف علت سے بدل دیا جاتا ہے جو ماقبل کی حرکت کے مناسب ہو۔ یعنی
ماقبل میں فتحہ ہو تو ہمزہ ساکن کو الف سے بدلا جائے، ضمہ ہو تو واو
سے اور کسرہ ہو تو ي سے بدلنا چاہئے :-

أَءْمَنَ سے آمَنَ[1] کیونکہ فتحہ کو الف سے مناسبت ہے
أُءْمِنُ سے أُومِنُ[2] " ضمہ کو واو " " "
إِءْمَانٌ سے إِيمَانٌ[3] " کسرہ کو ي " " "

قاعدہ نمبر (۲) ہمزۂ ساکن کے ماقبل ہمزہ کے سوا کوئی اور
حرف متحرک ہو تو ہمزۂ ساکن کو ماقبل کی حرکت کی مناسبت سے
کسی حرف علت سے بدل دینا جائز ہے، لازم نہیں ہے، یَأْمُرُ کو یَامُرُ،
یُؤْمِنُ کو یُوْمِنُ اور مِئْذَنَةٌ[4] کو مِیْذَنَةٌ بھی پڑھ سکتے ہیں ؛

تنبیہ ۱۔ یہ دونوں قاعدے مہموز سے متعلق ہیں، پہلا لازمی
ہے دوسرا اختیاری ؛

تنبیہ ۲۔ اس مقام پر یہ بھی سمجھ لو کہ ضمہ ـُ کے بعد ہمزہ آئے
تو اس ہمزہ کے نیچے واو زائد، اور کسرہ کے بعد آئے تو ي
یا اس کا دندانہ لکھنے کا دستور ہے : یُؤْمِنُ اور مِئْذَنَةٌ۔ یہ
واو اور ي بالکل پڑھے نہیں جاتے۔ فتحہ کے بعد ہمزہ ساکن

[1] اس نے ایمان لایا [2] میں ایمان لاتا ہوں [3] ایمان لانا۔ مان لینا [4] اذان دینے کی جگہ ؛

آئے تو اسے الف کے اوپر لکھتے ہیں یا الف ہی کو جزم دیدیتے ہیں:
يَأْمُرُ یا يَامُرُ ÷

یہ بھی خیال رہے کہ همزۂ مفتوحه کے بعد الف لکھنا ہو تو

اکثر الف کے اوپر لمبا زبر لکھ دیتے ہیں: آ، اگرچہ کبھی ءَا اور

ءٰ بھی لکھا کرتے ہیں ÷

تنبیه ۳۔ تخفیف کے مزید دو قاعدے درس ۲۸ میں

لکھے جائینگے ÷

۲۔ ادغام کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱)۔ ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں جن میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرّك ہو تو لکھنے میں دونوں کو ملا کر ایک حرف بنا دیا جاتا ہے: مَدْدٌ (بروزن فَعْلٌ) سے مَدٌّ ÷

قاعدہ نمبر (۲)۔ دونوں ہم جنس حروف متحرّك ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں: مَدَدَ سے مَدْدَ پھر مَدَّ ÷

تنبیه ۴۔ مگر بعض الفاظ اس قاعدے سے مُسْتَثْنٰی ہیں:

سَبَبٌ (سبب) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ سَبٌّ (گالی) سے

مشابہت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مَدَدٌ (مدد۔ اعانت) میں ادغام

نہیں ہوتا کیونکہ مَدٌّ (کھینچنا) سے مشابہت ہو جاتی ہے ÷

قاعدہ نمبر (۳)۔ اگر مُتَجَانِسَيْن (دو ہم جنس) متحرّك ہوں اور ان کا ماقبل ساکن تو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کر کے متجانسین میں باہم ادغام کر دیتے ہیں: يَمْدُدُ سے يَمُدْدُ پھر يَمُدُّ ÷

تنبیه ۵۔ رباعی افعال اس قاعدے سے مستثنٰی ہیں:-
جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ ÷

تنبیه ۶۔ مذکورہ قاعدے مضاعف میں جاری ہوتے ہیں ÷

تنبیه ۷۔ ادغام کے چند اور قاعدے درس ۲۹ میں لکھے جائینگے ÷

۳۔ تعلیل کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱) فتحہ کے بعد واو اور ي متحرّك ہوں تو انھیں الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اَوَ، اَوِ، اَوُ اور اَيَ، اَيِ اور اَيُ سے ا ہو جاتا ہے:

قَوَ-لَ سے قَا-لَ، خَوِ-فَ سے خَا[1]-فَ = خَافَ
بَيَ-عَ سے بَا[2]-عَ، نَيِ-لَ سے نَا[3]-لَ = نَالَ
دَ-عَوَ سے دَ-عَا[4]، رَ-مَيَ سے رَ-مٰى[5] = رَمٰى
طَوُ-لَ سے طَا-لَ، يَخْ-شَيُ سے يَخْ-شٰى = يَخْشٰى[6]

---

[1] خَافَ ڈرنا ÷ [2] بَاعَ بیچنا ÷ [3] نَالَ پانا ÷ [4] دَعَا بلانا ÷
[5] رَمٰى پھینکنا ÷ [6] وہ ڈرتا ہے یا ڈریگا، اس کا ماضی خَشِيَ ہے ÷

تنبیہ ۸۔ یہ قاعدہ زیادہ تر اجوف اور ناقص کے ماضي معروف
میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر آيُ صرف مضارع ناقص میں آتا ہے÷

قاعدہ نمبر (۲)۔ اُوِ اور اُيِ سے اِيْ ہوجاتا ہے۔ اسی طرح اِيُ
سے بھی اِيْ بن جاتا ہے:۔

قُوِ۔ لَ سے قِيْ۔ لَ ، بُيِ۔ عَ سے بِيْ۔ عَ

يَرْ۔ مِيُ سے يَرْ۔ مِيْ ، (مضارع از رَمٰی)÷

تنبیہ ۹۔ یہ قاعدہ اجوف کے ماضي مجهول میں استعمال ہوتا
ہے مگر يُوُ کی شکل صرف مضارع ناقص سے مخصوص ہے÷

قاعدہ نمبر (۳) کسرہ کے بعد واو مفتوح کو ي سے بدل دیتے
ہیں یعنی اِوَ سے اِيَ بنا لیتے ہیں: رَضِوَ سے رَضِيَ ، دُعِوَ سے دُعِيَ
(دَعَا کا مجہول)÷

قاعدہ نمبر (۴)۔ کسرہ کے بعد واو ساکن کو ي سے بدل دیا
جاتا ہے۔ یعنی اِوْ سے اِيْ ہوجاتا ہے: اِوْ۔ جَلْ سے اِيْ۔ جَلْ
= اِيْجَلْ (امر از وَجِلَ = ڈرنا)، مِوْ۔ زَانٌ سے مِيْ۔ زَانٌ =
مِيْزَانٌ (ترازو)÷

قاعدہ نمبر (۵)۔ ضمّہ کے بعد ي ساکن کو واو سے بدل دیا
جاتا ہے۔ یعنی اُيْ سے اُوْ ہوجاتا ہے: مُيْ۔ سِرٌ سے مُوْ۔ سِرٌ[1]

[1] تونگر÷

يُيْ۔ قِظُ سے يُوْ۔ قِظُ (مضارع از اَيْقَظَ = بیدار کرنا۔ جگانا)÷

تنبیہ ۱۰۔ قاعدہ (۴) اور (۵) مثال واوي اور یائي
میں مستعمل ہیں÷

قاعدہ نمبر (۶)۔ اَوُوْ اور اَيُوْ سے اَوْ ہوجاتا ہے:
دَ۔ عَوُوْا سے دَ۔ عَوْا ، رَ۔ مَيُوْا سے رَ۔ مَوْا ، يَرْ۔ ضَيُوْ۔ نَ
سے يَرْ۔ ضَوْ۔ نَ÷

قاعدہ نمبر (۷)۔ اُوُوْ اور اِيُوْ سے اُوْ ہوجاتا ہے:
سَ۔ رُوُوْا سے سَ۔ رُوْا ، رَ۔ ضِيُوْا سے رَ۔ ضُوْا ، يَدْ۔ عُوُوْ۔ نَ سے
يَدْ۔ عُوْ۔ نَ ، يَرْ۔ مِيُوْ۔ نَ سے يَرْ۔ مُوْ۔ نَ÷

قاعدہ نمبر (۸)۔ سکون کے بعد واو مضموم ہو تو اس کا ضمّہ
ماقبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں: يَقْوُ۔ لُ سے يَقُوْ۔ لُ (مضارع
از قَالَ)÷

قاعدہ نمبر (۹)۔ سکون کے بعد ي مکسور ہو تو اس کا
کسرہ ماقبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں: يَبْيِ۔ عُ سے يَبِيْ۔ عُ
(مضارع از بَاعَ)÷

قاعدہ نمبر (۱۰)۔ سکون کے بعد واو یا ي مفتوح ہو تو ان
کا فتحہ ماقبل کی طرف منتقل کرکے واو اور ي کو الف سے بدل دیتے

ہیں: یَخْوَفُ سے یَخَافُ (مضارع از خَافَ)، یَنْیَلُ سے یَنَالُ (مضارع از نَالَ) ؛

مُسْتَثْنَیَات: (۱) اجوف واوي سے باب فَعِلَ کے بعض افعال قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) اور نمبر (۱۰) سے مُسْتَثْنٰی ہیں: عَوِرَ، یَعْوَرُ (یکچشم ہونا) ؛

(۲) اجوف واوي کے لام کلمہ کی جگہ ي ہو تو وہ بھی مذکورہ قاعدوں سے مستثنٰی ہے: سَوِيَ، یَسْوٰی (برابر ہونا) ؛

(۳) باب اِفْعَلَّ میں واو اور ي ہمیشہ برقرار رہتے ہیں: اِسْوَدَّ، یَسْوَدُّ، اِبْیَضَّ، یَبْیَضُّ ؛

(۴) باب اِسْتَفْعَلَ کے بعض مادّوں میں واو قائم رہتا ہے: اِسْتَصْوَبَ، یَسْتَصْوِبُ (رائے طلب کرنا) ؛

(۵) اِسْمُ الْآلَہ اور اِسْمُ التَّفْضِیل بھی تغیّر سے مُسْتَثْنٰی ہیں: مِقْوَلٌ، مِبْیَعٌ، اَقْوَلُ (بڑا بولنے والا) ؛

قاعدہ نمبر (۱۱). فَاعِلٌ کے وزن میں ع کی جگہ واو یا ي آجائے تو ان کو ھمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: قَاوِلٌ سے قَائِلٌ، بَایِعٌ سے بَائِعٌ ؛

قاعدہ نمبر (۱۲)۔ باب اِفْتَعَلَ میں ف کی جگہ واو آجائے تو

اس کو ت سے بدل کر ت میں ادغام کر دیتے ہیں: اِوْتَصَلَ سے اِتْتَصَلَ پھر اِتَّصَلَ (ملنا) ؛

قاعدہ نمبر (۱۳)۔ مصدر یا اور کسی اسم کے آخر میں الف کے بعد واو ہو یا ي تو انھیں ھمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: اِرْضَاوٌ سے اِرْضَاءٌ (راضی کرنا)، اِلْقَايٌ سے اِلْقَاءٌ (ڈالنا)، سَمَاوٌ سے سَمَاءٌ (آسمان)، بِنَايٌ سے بِنَاءٌ (عمارت) ؛

تنبیہ ۱۱۔ تعلیل کے مزید دو قاعدے درس ۳۰ میں اور دو قاعدے درس ۳۱ میں لکھے جائینگے ؛

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْمَهْمُوْزُ

اَلصَّرْفُ الصَّغِیْرُ لِمَهْمُوْزِ الْفَاءِ (۱) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

تنبیہ ۱۔ جن لفظوں میں تغیّر لازمی طور پر ہوا ہے ان کے سامنے (ل) لکھا ہے اور جہاں جوازاً تغیّر ہو سکتا ہے وہاں (ج) لکھا ہے ؛

اَلْمَاضِيْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ	اَلْمَصْدَرُ
اَمَلَ (ن)	یَأْمُلُ (ج)	اُوْمُلْ (ل)	اٰمِلٌ	مَأْمُوْلٌ (ج)	اَمَلٌ [1]

[1] اُمید کرنا ؛

اَلْمَاضِي	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ	اَلْمَصْدَرُ
اَثَرَ (ض)	يَأْثِرُ (ج)	اِيْثِرْ (ل)	اٰثِرٌ	مَأْثُوْرٌ (ج)	اَثْرٌ [1]
اَلِفَ (س)	يَأْلَفُ (ج)	اِيْلَفْ (ل)	اٰلِفٌ	مَأْلُوْفٌ (ج)	اُلْفَةٌ [2]
اَدُبَ (ك)	يَأْدُبُ (ج)	اُوْدُبْ (ل)	اَدِيْبٌ		اَدَبٌ [3]

(۲) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

۱۔ اٰلَفَ (ل)	يُؤْلِفُ (ج)	اٰلِفْ (ل)	مُؤْلِفٌ (ج)	مُؤْلَفٌ (ج)	اِيْلَافٌ (ل) [4]
۲۔ اَلَّفَ	يُؤَلِّفُ	اَلِّفْ	مُؤَلِّفٌ	مُؤَلَّفٌ	تَأْلِيْفٌ (ج) [5]
۳۔ اٰلَفَ	يُؤَالِفُ	اٰلِفْ	مُؤَالِفٌ	مُؤَالَفٌ	مُؤَالَفَةٌ [6]
۴۔ تَاَلَّفَ	يَتَاَلَّفُ	تَاَلَّفْ	مُتَاَلِّفٌ	مُتَاَلَّفٌ	تَاَلُّفٌ [7]
۵۔ تَاٰلَفَ	يَتَاٰلَفُ	تَاٰلَفْ	مُتَاٰلِفٌ	مُتَاٰلَفٌ	تَاٰلُفٌ [8]
۷۔ اِيْتَلَفَ (ل)	يَأْتَلِفُ (ج)	اِيْتَلِفْ (ج)	مُؤْتَلِفٌ (ج)	مُؤْتَلَفٌ (ج)	اِيْتِلَافٌ (ل) [9]
۱۰۔ اِسْتَأْلَفَ (ج)	يَسْتَأْلِفُ (ج)	اِسْتَأْلِفْ (ج)	مُسْتَأْلِفٌ (ج)	مُسْتَأْلَفٌ (ج)	اِسْتِئْلَافٌ (ج) [10]

۱۔ اب مذکورہ گردانوں کے تمام الفاظ میں غور کرو۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ ان گردانوں کو مھموزُ الْفاء کی گردان کیوں کہا گیا

[1] نقل کرنا [2] خوگر ہونا، مانوس ہونا [3] ادیب ہونا [4] خوگر بنانا [5] جمع کرنا، دلجوئی کرنا [6] باہم الفت کرنا [7] اکٹھا ہونا [8] اکٹّھا ہونا [9] متحد ہونا [10] اُلفت چاہنا +

افعل۱ - فعّل۲ - فاعل۳ - تفعّل۴ - تفاعل۵ - انفعل۶
افتعل۷ - افعلّ۸ - افعالّ۹ - استفعل۱۰

ہے ؟ ذرا غور کروگے تو تم خود ہی کہہ دوگے کہ اس گردان کے افعال و اسماء میں ف کلمہ کی جگہ ھمزہ آیا ہے اس لئے انھیں مھموز الفاء کہنا چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی تمھارا ذہن اس طرف بھی منتقل ہوگا کہ اگر ھمزہ ع کلمہ کی جگہ ہو جیسے سَأَلَ میں تو اسے مھموز العین اور ل کلمہ کی جگہ ہو جیسے قَرَءَ میں تو اسے مھموز اللام کہنا چاہئے۔

۲۔ اچھا اب پھر شروع سے دیکھیں کون کون سے لفظ میں کیسا کیسا تغیّر ہوا ہے یا بالکل نہیں ہوا ہے ؟ یہ تو معلوم ہو چکا کہ گردان کے تمام الفاظ مھموز الفاء ہیں۔ اس لئے ہر لفظ میں ف کلمہ کی جگہ ھمزہ ہونا چاہئے۔ اب جہاں کہیں ف کلمہ کی جگہ ھمزہ نظر نہ آئے بلکہ کوئی حرفِ علّت (الف یا ي یا واو) آگیا ہو تو سمجھ لو کہ وہاں ضرور تغیّر ہوا ہے۔

دیکھو ثلاثي مجرد کی گردان میں صرف امر حاضر کے صیغوں میں تغیّر نظر آرہا ہے : اُوْمُلْ، اِیْثِرْ، اِیْلَفْ اور اُوْدُبْ میں ھمزہ کی جگہ واو یا ي موجود ہے۔ تم کہہ سکتے ہو، چونکہ یہ الفاظ مھموز الفاء ہیں اس لئے ف کلمہ کی جگہ ھمزہ ہونا چاہئے اور یہ الفاظ اصل میں اُءْمُلْ، اِءْثِرْ، اِءْلَفْ اور اُءْدُبْ ہونگے۔ پھر جب دیکھوگے ان میں اکٹّھا دو[12] ہمزے آگئے ہیں جن میں پہلا متحرّك اور دوسرا ساکن؛

تو فوراً کہہ دوگے کہ ہاں قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ان میں ھمزہ کو واو اور ي سے بدلنا پڑا ہے۔

تنبیہ ۱۔ مگر مذکورہ الفاظ کے ماقبل کوئی لفظ آجائے تو امر کا ھمزۃ الوصل تلفظ سے ساقط ہو جائیگا (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۲) اور ھمزۂ اصلیہ اپنی جگہ برقرار رہیگا: فَأْمُلْ، وَأْثِرْ، وَأْلَفْ، ثُمَّ أْدُبْ ۔

۳ ۔ اب ثلاثي مزید کی گردانوں پر نظر ڈالیں۔ پہلی ہی سطر میں باب اَفْعَلَ کی گردان کے اندر تین لفظوں آلَفَ (ماضي)، آلِفْ (امر) اور اِیْلَافٌ (مصدر) میں تغیر پایا جاتا ہے۔ آخر یہ بھی مھموز الفاء ہیں اس لئے آلَفَ اصل میں أَءْلَفَ بروزنِ اَفْعَلَ، آلِفْ اصل میں أَءْلِفْ بروزن اَفْعِلْ اور اِیْلَافٌ اصل میں اِءْلَافٌ بروزن اِفْعَالٌ ہونا چاہیئے۔ ان کی اصلیت دیکھتے ہی تم کہو گے کہ بیشک ان میں بھی قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ھمزہ کو الف سے اور ي سے بدلنا لازم ہے۔

۴ ۔ ہاں اور آگے بڑھو۔ دیکھو دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں باب میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ شاید تیسرے باب میں آلَفَ کو دیکھ کر تم سوچ میں پڑ جاؤ کہ پہلے باب میں آلَفَ گذرا ہے اور اس میں تغیر

ہوا ہے تو کیا اس میں تغیر نہیں ہوا ہے؟ مگر یہ شبہ صرف کتابت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اگر اس کو ءالَفَ لکھ دیا جائے تو سمجھ جاؤ گے کہ یہ اپنے وزن فَاعَلَ پر ٹھیک اترتا ہے۔ اس میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا۔ اس میں الف زائد ہے اور باب اوّل کے آلَفَ میں الف ھمزۂ اصلیہ سے بدلا ہوا ہے (دیکھو اوپر کا فقرہ) ۔

اچھا اور آگے بڑھیں۔ چھٹا باب تو لکھا ہی نہیں۔ معلوم ہوا کہ باب اِنْفَعَلَ سے مھموز الفاء نہیں آتا۔

ساتواں باب دیکھ کر سمجھ جاؤگے اِیْتَلَفَ (ماضی)، اِیْتَلِفْ (امر) اور اِیْتِلَافٌ (مصدر) میں ھمزہ کی جگہ ي نظر آتی ہے۔ کیونکہ اصل میں اِءْتَلَفَ، اِءْتَلِفْ اور اِءْتِلَاف ہونا چاہیئے۔ ان میں بھی دو ہمزے اکٹھا ہو جانے کی وجہ سے قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ھمزۂ اصلیہ کو ي سے بدل دیا گیا ہے۔

تنبیہ ۲۔ یاد رکھو کہ ثلاثي مزید کے پانچ ابواب (۶، ۷، ۸، ۹ اور ۱۰) کے ماضي، امر اور مصدر کے شروع میں جو ھمزہ آتا ہے وہ بھی ھمزۃ الوصل ہوتا ہے: اِجْتَنَبَ ثُمَّ اجْتَنَبَ ۔ اس بیان سے تم سمجھ سکتے ہو کہ اِئْتَلَفَ میں تغیر اسی وقت ہوگا جب اس کے ماقبل کوئی لفظ نہ آئے۔ مگر جب کوئی لفظ ماقبل میں آجائے

توهمزة الوصل ساقط ہوجانے سے ایک ہی ہمزہ باقی رہیگا جو ماقبل سے ملاکر پڑھا جائیگا: وَائْتَلَفَ اس کو وَأْتَلَفَ بھی لکھ سکتے ہیں÷

۵ - گردان میں تمھیں بہتیرے الفاظ ایسے دکھائی دینگے جن میں قاعدۂ تخفیف نمبر (۲) کے مطابق اختیاری طور پر تغیّر ہوسکتا ہے۔ اگرچہ گردان میں تغیّر کے ساتھ نہیں لکھے گئے۔ تم چاہو تو تغیّر کے ساتھ تلفّظ کرسکتے ہو: يَأْمُلُ کو يَامُلُ، يُؤْلِفُ کو يُولِفُ اور اِسْتِئْلَافٌ کو اِسْتِيلَافٌ پڑھ سکتے ہو÷

گردان میں ایسے لفظوں کے سامنے ج لکھا گیا ہے جس سے تغیّر جائز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جس طرح ل لکھ کر تغیّرِ لازم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

مگر یہ اشارے صرف اسی جگہ کئے گئے ہیں آئندہ ان کی ضرورت نہیں

۶ - مهموز الفاء میں تغیّر کے یہی دو قاعدے (قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) اور نمبر (۲) عام ہیں۔ ان کے علاوہ دو قاعدے مخصوص الفاظ کے متعلق ہیں۔ نیچے کے جملے غور سے پڑھوگے تو یہ دو قاعدے بھی سمجھ لوگے:-

(الف) أَمَلَ رَشِيدٌ نَجَاحَهُ	يَأْمُلُ حَامِدٌ نَجَاحَهُ	أُومُلْ يَا زَيْدُ نَجَاحَكَ
(ب) أَخَذَ رَشِيدٌ كِتَابَهُ	يَأْخُذُ رَشِيدٌ كِتَابَهُ	خُذْ يَا زَيْدُ كِتَابَكَ
(ج) أَكَلَ رَشِيدٌ تَمْرَةً	يَأْكُلُ حَامِدٌ رُمَّانَةً	كُلْ يَا زَيْدُ سَفَرْجَلَةً
(د) أَمَرَ رَشِيدٌ بِالْحَقِّ	يَأْمُرُ حَامِدٌ بِالْحَقِّ	مُرْ يَا زَيْدُ بِالْحَقِّ
(ه) اِيتَلَفَ الْمُسْلِمُونَ	يَأْتَلِفُ الْمُسْلِمُونَ	اِيتَلِفْ يَا زَيْدُ مَعَ الْمُسْلِمِينَ
(و) اِتَّخَذَ[1] خَلِيلٌ مُحَمَّدًا صَدِيقًا	يَتَّخِذُ زَيْدٌ حَامِدًا صَدِيقًا	اِتَّخِذْ يَا حَامِدُ كِتَابَكَ أَنِيسًا[2]

اوپر کی چار سطروں میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان چاروں میں ماضي اور مضارع ٹھیک اپنی اصلی حالت پر ہیں۔ صرف فعل امر میں فرق معلوم ہوتا ہے۔

پہلی سطر میں أُومُلْ جو اصل میں أُءْمُلْ ہے اس میں حسب دستور قاعدہ ۱ کے مطابق همزه واو سے بدلا گیا ہے۔ مگر دوسری سطر میں أَخَذَ کا امر أُوخُذْ نہیں لکھا ہے بلکہ خُذْ لکھا ہے یوں تو خُذْ بھی اصل میں أُءْخُذْ ہے مگر چونکہ بول چال میں اس لفظ کا

[1] بنا لینا۔ اختیار کرنا [2] جس سے اُنس ہوجائے۔ دوست۔ ساتھی÷

استعمال کثرت سے ہوتا ہے اس لئے اس میں مزید تخفیف کی ضرورت محسوس ہوئی اس وجہ سے اس کے ھمزۂ اصلیہ کو واو سے بدلنے کے عوض سرے سے حذف ہی کر دیا گیا ہے۔ جب اصلی ھمزہ جو ساکن تھا حذف ہوگیا اور اس کا مابعد متحرّک ہے تو ھمزۃ الوصل کی ضرورت ہی نہ رہی، وہ بھی حذف ہوگیا (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۱)۔ یہی حال كُلْ اور مُرْ کا ہے ÷

خُذْ کی گردان اس طرح ہو گی: خُذْ، خُذَا، خُذُوْا، خُذِيْ، خُذَا، خُذْنَ ÷

اسی قیاس پر كُلْ اور مُرْ کی گردان کر لو ÷

تنبیہ ۳۔ یاد رکھو کہ حالتِ وصل میں صرف مُرْ کا ھمزہ عام قاعدے کے مطابق لوٹایا جاتا ہے: وَأْمُرْ، فَأْمُرْ مگر كُلْ اور خُذْ کا ھمزہ کبھی نہیں لوٹایا جاتا +

اب پانچویں اور چھٹی سطر میں غور کرو۔ پچھلی گردانوں میں تم نے دیکھا ہے کہ اُيْتُلِفَ باب اِفْتَعَلَ سے ہے جو کہ اصل میں اِءْتَلَفَ ہے۔ قاعدہ ۱ کے مطابق ھمزہ کو ي سے بدلا گیا ہے۔ مگر تم سوچتے ہوگے کہ اِتَّخَذَ کس باب سے ہے؟ اس کے وزن سے شاید تم پہچان لوگے کہ یہ بھی تو باب اِفْتَعَلَ سے معلوم ہوتا ہے۔ بیشک

اِيْتَلَفَ کی مانند اِتَّخَذَ بھی باب اِفْتَعَلَ سے ہے اور مھموز الفاء ہے۔ وہ اَلِفَ سے بنا ہے اور یہ اَخَذَ سے۔ اتنا سنتے ہی تم کہہ دوگے کہ اس کی اصلیت اِءْتَخَذَ ہونا چاہئے۔ ہاں ٹھیک ہے۔ مگر اس میں عام قاعدے کا استعمال نہیں کیا گیا بلکہ ھمزہ کو ت سے بدلکر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اسی لئے اِيْتَخَذَ نہیں بلکہ اِتَّخَذَ بن گیا۔ اس کی گردان اس طرح ہو گی :- اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ، اِتَّخِذْ، مُتَّخِذٌ، مُتَّخَذٌ، اِتِّخَاذٌ +

مذکورہ بیان سے دو نئے قاعدے بن گئے :-

قاعدۂ تخفیف نمبر (۳)۔ اَخَذَ، اَكَلَ اور اَمَرَ کا امر حاضر خُذْ، كُلْ اور مُرْ ہو گا ÷

قاعدۂ تخفیف نمبر (۴)۔ اَخَذَ جب باب اِفْتَعَلَ سے گردانا جائے تو ھمزہ کو ت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کر کے اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ بنا لیا جاتا ہے +

تنبیہ ۴۔ یہ قاعدہ صرف اَخَذَ کے مادّے کے لئے مخصوص ہے اور مادّوں میں وہی اِيْتَلَفَ کا عام قاعدہ استعمال ہوتا ہے +

تنبیہ ۵۔ مھموز العین اور مھموز اللام میں کوئی تغیّر نہیں ہوتا۔ صرف سَأَلَ کے مضارع میں کبھی کبھی اور اس کے

امر میں جبکہ وہ جملے کے شروع میں واقع ہو اکثر اوقات همزه گرا دیا جاتا ہے:
یَسْئَلُ سے یَسَلُ اور اِسْئَلْ سے سَلْ +

تنبیه ۶ - پچھلی گردانوں سے تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ مهموز الفاء ثلاثي مجرّد کے صرف چار ابواب (نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ اور کَرُمَ) سے آتا ہے اور ثلاثي مزید کے ابواب اِنْفَعَلَ (۶)، اِفْعَلَّ (۸) اور اِفْعَالَّ (۹) کے سوا باقی سات ابواب سے آتا ہے:

سلسلة الالفاظ نمبر ۲۶

تنبیه ۷ - سلسلۂ الفاظ میں افعال کے سامنے ض، ن، س، ف، ك اور ح ان ۶ چھ حرفوں میں سے کوئی لکھا ہو تو اس سے ثلاثي مجرّد کے ابواب کی طرف اشارہ سمجھو۔ اور جو ہندسے لکھے گئے ہیں ان سے ابواب ثلاثي مزید کی طرف اشارہ سمجھو۔ دیکھو ذیل میں پہلا لفظ اَثَرَ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا۔ ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا لکھا ہے۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اَثَرَ باب ضَرَبَ سے ہو تو اس کے معنی ہیں "نقل کرنا" اور جب اسی کو ثلاثي مزید کے پہلے باب پر لیجا کر آثَرَ (دراصل اَءْثَرَ) بنا دیں تو معنی ہوں گے

"ایثار کرنا۔ ترجیح دینا" اور جب دوسرے باب پر لیجا کر اَثَّرَ بنا دیں تو اسی کے معنی ہونگے "اثر کرنا" اور جب اس اَثَرَ کو ثلاثي مزید کے چوتھے باب پر لیجا کر تَأَثَّرَ بنالیں تو اس کے معنی ہونگے "اثر قبول کرنا"

اَثَرَ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا۔ ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا
اَجَرَ (ض) بدلہ دینا (۱۰) کرایہ سے لینا۔ نوکر رکھنا
اَخَذَ (ن) پکڑنا۔ لینا (مَعَ کے ساتھ) لے جانا (۳) گرفت کرنا
اَذِنَ (س) اجازت دینا (۱۰) اجازت مانگنا
اَتَی (يَأْتِيْ) آنا
اِسْتَهْزَأَ (۱۰) مسخری کرنا
اَعْرَضَ (۱) منہ پھیر لینا۔ الگ ہو جانا
اَجِيْرٌ مزدور
حُلُمٌ بلوغت
خَصَاصَةٌ حاجتمندی مفلسی

اَسْرَفَ (۱) بیجا خرچ کرنا حد سے بڑھنا
اِلْتَمَسَ (۷) تلاش کرنا۔ التماس کرنا
اَمَلَ (ن) اُمید رکھنا (۴) غور کرنا
اِمْتَثَلَ (۷) کسی کے کہنے کے مطابق کام کرنا۔ فرمانبرداری کرنا
اَنْبَأَ (۱) و نَبَّأَ (۲) خبر دینا
خَسِئَ (س) دور ہونا۔ دُھتکارا جانا
شَاءَ (يَشَاءُ) چاہنا۔ شِئْتَ تو نے چاہا
عَفَا (يَعْفُوْ) معاف کرنا
هَنَأَ (ف) خوشگوار ہونا (۲) مبارکباد کہنا
اَنْشَأَ (۱) پیدا کرنا
رِئَةٌ (ج رِئَاتٌ) پھیپھڑا
رَغَدًا بافراغت

سِيْجَارَةٌ (ج سِيْجَارَاتٌ) سگریٹ	اَلْعَفْوَ یا عَفْوًا معاف فرمائیں
سَلَّةٌ (ج اَسْلَالٌ) ٹوکری	مُؤْتَمَرٌ کانفرنس
صَبِيٌّ (ج صِبْيَانٌ) بچّہ	هُزْءَةٌ وہ شخص جس سے سب مذاق کریں
عَاطِفَةٌ (ج عَوَاطِفُ) عنایت۔ جذبہ	هُزُوًا ٹھٹھا۔ مذاق
عُرْفٌ پسندیدہ بات۔ مشہور بات	هَنِيْئًا مَرِيْئًا مزے سے۔ تمھیں خوشگوار ہو
عَفْوٌ معافی۔ جو چیز حاجت سے زیادہ ہو	فَ پس۔ کیونکہ

مشق نمبر ۲۸

تنبیہ۔ مقصود بالمثال الفاظ پر خط لگا دیا ہے۔ ان پر خاص توجہ دی جائے۔

تنبیہ۔ جو حضرات فنِ تعلیم سے تعلق نہیں رکھتے ہیں انھیں ذیل کے مکالمے اور آئندہ مکالمات میں کچھ تکلفات محسوس ہونگے۔ اس کی وجہ سمجھنے کے لئے دیباچے کا مطالعہ ضرور کرلیں۔ اس مشق میں مھموز کی مثالیں اصل مقصود ہیں +

(۱) حُسَيْنُ! هَلْ تَأْلَفُ السِّيْجَارَةَ؟	كُنْتُ اٰلَفُهَا لٰكِنْ تَرَكْتُهَا مُنْذُ شَهْرٍ
(۲) اَحْسَنْتَ! اٰلِفُ الشَّايَ وَاٰلَفُ الْقَهْوَةَ لٰكِنْ لَا تَأْلَفِ السِّيْجَارَةَ	نَعَمْ قَالَ لِيَ الدُّكْتُوْرُ "اَلسِّيْجَارَةُ مُضِرَّةٌ تَتَأَثَّرُ بِهَا الرِّئَةُ وَالْعَيْنُ"
(۳) وَاللّٰهِ اِنَّكَ رَجُلٌ عَاقِلٌ،	يَا اَخِيْ! اَلْاَحْسَنُ عِنْدِيْ اَنْ

فَاِنَّكَ تُؤْثِرُ قَوْلَ الدُّكْتُوْرِ عَلٰى مَأْلُوْفَاتِكَ	لَا اٰلَفَ الشَّايَ وَالْقَهْوَةَ اَيْضًا بِلَا ضَرُوْرَةٍ
(۴) مَتٰى يَأْتِيْ اَبُوْكَ مِنْ دِهْلِيْ؟	يُؤَمَّلُ قُدُوْمُهٗ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
(۵) هَلْ سَمِعْتُمْ خُطْبَةَ مَوْلٰنَا اَبِي الْكَلَامِ فِي الْمُؤْتَمَرِ الْاِسْلَامِيِّ فِيْ دِهْلِيْ؟	نَعَمْ سَمِعْنَاهَا، اِنَّهَا كَانَتْ مُؤَثِّرَةً جِدًّا، قَدْ تَأَثَّرَ مِنْهَا جَمِيْعُ الْحُضَّارِ
(۶) هَلِ اسْتَأْجَرْتَ هٰذِهِ الدَّارَ؟	لَا! اَنَا مُتَاَمِّلٌ فِي اسْتِئْجَارِهَا
(۷) اَتَسْتَأْجِرُ هٰذَا الْاَجِيْرَ الْاَمِيْنَ فَاِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ	نَعَمْ اَسْتَأْجِرُهٗ بِسُرُوْرٍ فَنَحْنُ فِيْ حَاجَةٍ اِلٰى اَجِيْرٍ قَوِيٍّ اَمِيْنٍ
(۸) يَا عَلِيُّ! مُرْ وَلَدَكَ اَنْ يَأْخُذَ الْكِتَابَ وَيَقْرَأَ بَيْنَ يَدَيَّ	خُذْ يَا بُنَيَّ كِتَابَكَ وَاقْرَأْ اَمَامَ الْاُسْتَاذِ
(۹) يَا اُخْتِيْ! مُرِيْ بَنَاتِكِ	نَعَمْ يَا اَخِيْ! سَاٰمُرُهُنَّ بِالصَّلٰوةِ

بِالصَّلٰوةِ فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عليه وسلّم مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا

اُمِتْنَا لَا لِاَمْرِ النَّبِيِّ صلّى الله عليه وسلّم[له]

(۱۰) هَلِ اتَّخَذْتُمْ هٰذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا ؟

نَعَمْ سَنَتَّخِذُهٗ مَسْجِدًا وَمَدْرَسَةً

(۱۱) سَلْ هٰذَا الشَّيْخَ هَلْ تَأْذَنُ لَنَا اَنْ نَسْئَلَكَ بَعْضَ الْمَسَائِلِ ؟

سَلُوْنِيْ يَا اَوْلَادُ مَا شِئْتُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَلَعِبًا

(۱۲) نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ يَا شَيْخُ لَا تَغْضَبْ جِئْنَاكَ لِاَنَّ اللّٰهَ اٰثَرَكَ عَلَيْنَا فِي الْعِلْمِ

فَاسْئَلُوْا وَاعْمَلُوْا بِمَا عَلِمْتُمْ وَاتَّخِذُوا الْقُرْاٰنَ اِمَامًا فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِكُمْ

(۱۳) يَا اَبَانَا ! هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ لِنَأْكُلَ فَنَحْنُ جِئْنَا مِنْ مَسَافَةٍ بَعِيْدَةٍ

خُذُوْا يَا اَوْلَادُ تِلْكَ السَّلَّةَ وَكُلُوْا مِنَ الْفَوَاكِهِ مَا شِئْتُمْ وَاشْكُرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا رَزَقَكُمْ

(۱۴) نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَشْكُرُكَ عَلٰى عَوَاطِفِكَ لٰكِنْ يَا شَيْخُ

اِخْسَئُوْا يَا اَشْرَارُ ! مَا اَنْتُمْ بِجَائِعِيْنَ هَلِ اتَّخَذْتُمُوْنِيْ هُزُؤَةً

له فرمانبرداری کے طور پر۔

لَيْسَ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَا لَحْمٌ

بَيْنَكُمْ ؟

(۱۵) اَلْعَفْوَ، لَا تُؤَاخِذْنَا يَا عَمَّنَا هَا : نَحْنُ نَأْكُلُ التِّيْنَ وَالرُّطَبَ

فَكُلُوْا مَا تُحِبُّوْنَ مِنْهَا هَنِيْئًا مَرِيْئًا

(۱۶) هَنَّأَكَ اللّٰهُ وَبَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ، فَهَلْ تَسْمَحُ لَنَا يَا شَيْخُ اَنْ نَأْخُذَ مَعَنَا هٰذِهِ السَّلَّةَ لِنَأْكُلَ فِي الطَّرِيْقِ

وَاللّٰهِ اَنْتُمْ شَيَاطِيْنُ، مَا جِئْتُمْ لِتَسْئَلُوْا عَنِ الْمَسَائِلِ اِنَّمَا جِئْتُمْ لِلْاَكْلِ وَالْاِسْتِهْزَاءِ

(۱۷) اَيُّهَا الشَّيْخُ الْمُعَظَّمُ ! نَطْلُبُ مِنْكَ الْعَفْوَ لِمَا فَعَلْنَا فِيْ حَضْرَتِكَ خِلَافَ الْاَدَبِ وَالْاِحْتِرَامِ وَنَسْتَأْذِنُكَ الْيَوْمَ لِلذَّهَابِ فَاِنَّا نَرٰكَ[له] الْيَوْمَ غَضْبَانَ

غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ ! اِرْجِعُوْا مَتٰى شِئْتُمْ اِنْ كَانَتْ لَكُمْ حَاجَةٌ فِيْ فَهْمِ الْمَسَائِلِ، وَالسَّلَامُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ (۲) يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ (۳) خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ (۴) كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (۵) فَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا

له ہم دیکھ رہے ہیں آپ کو۔

حَيْثُ[1] شِئْتُمَا (٦) وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى

(٧) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ

أَوْلِيَاءَ (٨) فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

(٩) ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (١٠) وَيُؤْثِرُونَ

عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (١١) إِنَّ خَيْرَ

مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ (١٢) أَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ

شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ (١٣) وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ

مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

(١٤) قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ؛

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

يَتَّخِذُ أَحْمَدُ زَيْدًا صَدِيْقًا (احمد زید کو دوست بناتا ہے)

اس کی تحلیل صرفي اس طرح کرو :-

(يَتَّخِذُ) فعل، مضارع، معروف، متعدّي به دو مفعول۔ یعنی اس کے دو مفعول آیا کرتے ہیں، مذکر غائب، ثلاثي مزيد از باب اِفْتَعَلَ، از قسم مهموز الفاء، در اصل يَأْتَخِذُ قاعدۂ تخفیف نمبر (۴) کے مطابق همزه کو ت سے بدل کر ت میں مُدغم کر دیا گیا

[1] جہاں کہیں ؛

(أَحْمَدُ) اسم، عَلَم، واحد، مذكّر، غير منصرف [دیکھو درس ۱۰-۷] اسی لئے اس پر تنوین نہیں آئی ہے، مشتقّ، اسم تفضيل از حَمِدَ، ثُلَاثي مُجَرَّد

(زَيْدًا) اسمِ عَلَم، واحد، مذكر، مُنْصَرِف، جامد، ثلاثي مجرّد

(صَدِيْقًا) اسم، نكره، واحد، مذكّر، مُنْصَرِف، مشتقّ، اسم صفت از صَدُقَ، ثلاثي مجرّد ؛

تحليل نحوي اس طرح کرو !

(يَتَّخِذُ) فعل مضارع متعدّي، معرب، مرفوع،

(أَحْمَدُ) فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے،

(زَيْدًا) مفعول اوّل اس لئے منصوب ہے،

(صَدِيْقًا) مفعول ثاني ہے اسی لئے یہ بھی منصوب ہے

فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ؛

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) حامد! کیا تو سگریٹ کا عادی ہے ؟	میں اس کا عادی تھا لیکن جب سے (مُنْذُ) مجھے ڈاکٹر نے منع کیا میں نے

	اسے چھوڑ دیا
(۲) تم نے بہت اچّھا کیا! سگریٹ پھیپھڑے اور آنکھ کے لئے مُضر ہے	ہاں جناب! اسی لئے میں اب سگریٹ نہیں پیتا ہوں۔
(۳) کیا آپ نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا؟	ہاں! میں نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا ہے۔
(۴) کیا تم نے اس شخص کو مزدوری سے لگایا ہے؟	نہیں! ہم نے اسے مزدوری سے نہیں لگایا
(۵) اے میری بہن! تو اپنی لڑکی کو حکم کر کہ وہ اپنی کتاب میرے سامنے پڑھے	فاطمہ! تو کتاب لے اور اپنے ماموں کے سامنے پڑھ۔
(۶) اے لڑکو! اپنی کتابیں لو اور پڑھو	ہاں جناب! ابھی ہم اپنی کتابیں لیتے ہیں۔
(۷) اے شریف عورت! تو اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو نماز کا حکم کر۔	ہاں بھائی! میں انھیں ضرور نماز کے لئے حکم کرونگی۔

(۸) اس لڑکے سے پُوچھو تیرا نام کیا ہے اور تو کہاں[1] کا [باشندہ] ہے؟	میرے بھائیو! میرا نام سلیم ہے اور میں لاہور[2] کا [رہنے والا] ہوں۔
(۹) اے لڑکی! وہ میوہ جات کی ٹوکری لے اور اس میں جو پسند ہو کھالے	چچا [اے میرے چچا] میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔
(۱۰) کیا ان لوگوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا؟	جی ہاں! انھوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا۔
(۱۱) تو تم اپنے مکان کو مدرسہ بنالو	اچّھا[3]! ہم اپنے مکان کو مدرسہ بنالینگے۔

[1] مِنْ أَيْنَ أَنْتَ ؟ [2] أَنَا مِنْ لَاهُورَ

[3] "اچّھا" کی جگہ عربی میں طَيِّب یا حَسَن کہہ سکتے ہیں۔

سوالات نمبر ۱۳

(۱) فِعل اور اسم اپنے ترکیبی حروف کے لحاظ سے کتنی قسم کے ہوتے ہیں ؟

(۲) فعل غیر سالم کسے کہتے ہیں؟ اس کے اقسام بیان کرو۔

(۳) وہ شعر پڑھو جس میں فعل کی ساتوں قسمیں مذکور ہیں۔

(۴) مہموز کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں ؟

(۵) لفظی ثِقل دور کرنے کے لئے مہموز میں جو تصرّف کیا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں ؟

(۶) مضاعف اور معتل کے تصرّفات کو کیا کہتے ہیں ؟

(۷) مہموز میں لازمی تغیّر کب ہوتا ہے اور اختیاری کب ؟

(۸) اَخَذَ، اَمَرَ اور اَکَلَ کا امر حاضر کیا ہوگا ؟

(۹) ان تینوں فعلوں کا امر حالت وصل میں کیسا پڑھا جائیگا ؟

(۱۰) ذیل کے الفاظ کے صیغے اور اُن کی اصلیت بتاؤ۔ ان میں کیا تغیر کس قاعدے سے ہوا ہے کہاں وجوبًا اور کہاں جوازًا ؟
اِیمَانٌ، اٰلِفْ (از باب اَفْعَلَ)، اُوْمِنَ، اِتَّخَذَ، مُرْ، اِیْتَمَرَ، سَلْ، اٰلِفْ (از باب فَاعَلَ)، رَاسٌ، مِیْذَنَۃٌ ✦

(۱۱) مشق نمبر ۲۸ میں جتنے افعال و اسماء مہموز کی قسم سے ہوں انھیں الگ چُن لو اور ہر ایک کا صیغہ پہچانو ✦

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْمُضَاعَفُ

ماضی	مضارع مرفوع	مضارع مجزوم	امر حاضر
مَدَّ[1]	یَمُدُّ	لَمْ یَمُدِّ یا لَمْ یَمْدُدْ	
مَدَّا	یَمُدَّانِ	لَمْ یَمُدَّا	
مَدُّوْا	یَمُدُّوْنَ	لَمْ یَمُدُّوْا	
مَدَّتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدِّ یا لَمْ تَمْدُدْ	
مَدَّتَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	
مَدَدْنَ	یَمْدُدْنَ	لَمْ یَمْدُدْنَ	
مَدَدْتَ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدِّ یا لَمْ تَمْدُدْ	مُدِّ یا اُمْدُدْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُمْ	تَمُدُّوْنَ	لَمْ تَمُدُّوْا	مُدُّوْا
مَدَدْتِ	تَمُدِّیْنَ	لَمْ تَمُدِّیْ	مُدِّیْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	اُمْدُدْنَ
مَدَدْتُ	اَمُدُّ	لَمْ اَمُدِّ یا لَمْ اَمْدُدْ	
مَدَدْنَا	نَمُدُّ	لَمْ نَمُدِّ یا لَمْ نَمْدُدْ	

[1] کھینچنا ✦

۱۔ مضاعف کی ماضی و مضارع کی گردانوں کو دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ جن صیغوں میں لام کلمہ متحرّك ہوا کرتا ہے وہاں مضاعف میں قاعدۂ ادغام نمبر (۲) و نمبر (۳) کے مطابق ادغام ہو جاتا ہے اور جن صیغوں میں لام کلمہ ساکن ہوا کرتا ہے وہ صیغے بالکل فعل سالم کی طرح بغیر کسی تغیّر کے بولے جاتے ہیں۔ ان میں ادغام ممنوع ہے ۔

۲۔ جن صیغوں میں حرف جازم کی وجہ سے مضارع کا لام کلمہ ساکن کر دیا جاتا ہے یا امر کے جس صیغے میں قاعدے کے مطابق جزم کر دیا جاتا ہے وہاں ادغام بھی جائز ہے اور فكِّ ادغام (ادغام کھول دینا) بھی جائز ہے۔ لیکن ادغام کی حالت میں آخر کے حرف ساکن کو کوئی سی حرکت دینے کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ آخر میں حرکت نہ ہو تو تلفّظ ہی نہ ہو سکیگا۔ یہ حرکت اکثر زیر کی دی جاتی ہے۔ کبھی زبر بھی دیتے ہیں اور ما قبل مضموم ہو تو پیش بھی دے سکتے ہیں: لَمْ يَمُدِّ یا لَمْ يَمْدُدْ۔ مُدِّ یا اُمْدُدْ ۔

تنبیہ ۱۔ اُمْدُدْ میں ادغام کے بعد همزة الوصل کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ پہلا حرف متحرّك ہو جاتا ہے ۔

۳۔ سبق ۲۷ میں تم نے ادغام کے تین قاعدے دیکھ لئے ہیں اب مذکورہ بیان سے ایک نیا قاعدہ تم سمجھ سکتے ہو جو حسبِ ذیل ہے:۔

قاعدہ ادغام نمبر (۴) حرف جازم کی وجہ سے مضارع کے جو صیغے مجزوم ہو جاتے ہیں، نیز امر کے وہ صیغے جن کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے ان میں ادغام اور فكِّ ادغام دونوں جائز ہیں ۔

۴۔ ادغام کے مذکورہ قاعدے مضاعف سے متعلّق تھے جو دو ہم جنس حرفوں میں ہوا کرتا ہے۔ اب چند ایسے قاعدے بتلائے جاتے ہیں جن کا تعلّق دوسرے افعال سے ہے۔ یہ ادغام ہم جنس حرفوں میں نہیں بلکہ ہم مخرج یا قریبُ المَخْرَج حروف میں ہوتا ہے (مخرج کا بیان آگے آتا ہے)

قاعدۂ ادغام نمبر (۵) باب اِفْتَعَلَ (۷) کا ف کلمہ جب د، ذ یا ز ہو تو اِفْتَعَلَ کی ت کو انہی حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کرنا لازم ہے: اِدْتَخَلَ سے اِدْدَخَلَ پھر اِدَّخَلَ[1]، يَدْتَخِلُ سے يَدْدَخِلُ پھر يَدَّخِلُ۔ اِذْتَكَرَ، يَذْتَكِرُ سے اِذَّكَرَ[2]، يَذَّكِرُ اور اِزْتَانَ، يَزْتَانُ سے اِزَّانَ[3]، يَزَّانُ بن جاتا ہے ۔

تنبیہ ۲۔ اِذَّكَرَ کو اِدَّكَرَ بھی بولتے ہیں: فَهَلْ[4] مِنْ مُّدَّكِرٍ ۔

قاعدہ ادغام نمبر (۶) باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کا ف کلمہ

۱؎ داخل ہونا ۔ ۲؎ نصیحت لینا ۔ ۳؎ زینت دار ہونا ۔ ۴؎ تو کیا ہے کوئی نصیحت لینے والا؟

ان دس[1] حرفوں (ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ) میں سے کوئی ایک ہو تو ابواب مذکورہ کی ت کو ان حرفوں سے بدلکر باہم ادغام کر دینا جائز ہے (ضروری نہیں)۔ اس وقت ماضی اور امر کے شروع میں همزة الوصل بڑھانے کی ضرورت پڑتی ہے: تَذَكَّرَ سے اِذَّكَّرَ[1] يَذَّكَّرُ، اِذَّكَّرْ اور تَثَاقَلَ سے اِثَّاقَلَ[2]، يَثَّاقَلُ، اِثَّاقَلْ ۔

قاعدہ ادغام نمبر (۷)۔ لام تعریف (اَلْ) کو حروف شمسیہ (دیکھو درس ۲-۵) میں ادغام کرنا واجب ہے: اَلتَّاءُ، اَلثَّاءُ، اَلدَّالُ وغیرہ۔

تنبیہ ۳۔ مخرج سے مراد منہ کے اندر کی وہ جگہ ہے جہاں سے حروف کی آواز نکلتی ہے۔ مخرج کے لحاظ سے حروف کے کئی گروہ ہیں:-

(۱) حروف حَلْقِيَّہ جن کا مخرج حلق ہے: ح، خ، ع، غ، ء اور ھ ۔

(۲) حروف لَهَوِيَّہ جن کا مخرج لَهَاة یعنی حلق کا کوا ہے: ق اور ك ۔

(۳) حروف شَجْرِيَّہ[3] جن کا مخرج وسطِ زبان ہے: ج، ش اور ي ۔

(۴) حروف نِطْعِيَّہ[4] جن کا مخرج تالو ہے: ط، ت اور د ۔

(۵) حروف اَسَلِيَّہ[5] جن کا مخرج زبان کا سرا ہے: ص، ز اور س ۔

(۶) حروف شَفَوِيَّہ[6] جن کا مخرج لب ہے: ب، و، م اور ف ۔

[1] یاد رکھنا، نصیحت لینا۔ [2] بوجھل ہونا ۔ [3] شَجْرٌ دونوں کلّوں کے بیچ کی جگہ ۔ [4] نِطْعٌ یا نِطَعٌ تالو میں وہ جگہ جہاں زبان کا سرا لگتا ہے ۔ [5] اَسَلَةٌ نوک زبان ۔ [6] شَفَةٌ لب ۔

اسی طرح کل سولہ یا سترہ مخارج ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملیگی ۔

فعل مضاعف ثلاثي مجرد کے تین بابوں (نَصَرَ، ضَرَبَ اور سَمِعَ سے اکثر آتا ہے اور باب کَرُمَ سے کمتر۔ اور ابواب ثلاثي مزيد کے آٹھویں اور نویں باب کے سوا باقی تمام ابواب سے آتا ہے۔ ذیل میں صرف صغیر دیکھ کر اچھی طرح سمجھ جاؤگے :-

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

مَدَّ (ن)	يَمُدُّ	مُدَّ يا اُمْدُدْ	مَادٌّ	مَمْدُودٌ	مَدٌّ[1]
فَرَّ (ض)	يَفِرُّ	فِرَّ يا اِفْرِرْ	فَارٌّ	مَفْرُورٌ	فَرٌّ يا فِرَارٌ[2]
مَسَّ (س)	يَمَسُّ	مَسَّ يا اِمْسَسْ	مَاسٌّ	مَمْسُوسٌ	مَسٌّ[3]
لَبَّ (ك)	يَلُبُّ	لُبَّ يا اُلْبُبْ	لَبِيبٌ		لَبَابَةٌ[4]

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيدِ

۱- اَمَدَّ	يُمِدُّ	اَمِدَّ يا اَمْدِدْ	مُمِدٌّ	مُمَدٌّ	اِمْدَادٌ[5]
۲- مَدَّدَ	يُمَدِّدُ	مَدِّدْ	مُمَدِّدٌ	مُمَدَّدٌ	تَمْدِيدٌ[6]
۳- مَادَّ	يُمَادُّ	مَادِّ يا مَادِدْ	مُمَادٌّ	مُمَادٌّ	مُمَادَّةٌ[7]
۴- تَمَدَّدَ	يَتَمَدَّدُ	تَمَدَّدْ	مُتَمَدِّدٌ	مُتَمَدَّدٌ	تَمَدُّدٌ[8]
۵- تَمَادَّ	يَتَمَادُّ	تَمَادِّ يا تَمَادَدْ	مُتَمَادٌّ	مُتَمَادٌّ	تَمَادٌّ[9]

[1] کھینچنا ۔ [2] بھاگنا ۔ [3] چھونا ۔ [4] عقلمند ہونا ۔ [5] مدد کرنا ۔ [6] پھیلانا ۔ [7] کھینچنا۔ ٹالنا ۔ [8] کھنچنا ۔ [9] باہم کھینچا تانا ۔

۶۔ اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	اِنْشَقِّ یا اِنْشَقِقْ	مُنْشَقٌّ	مُنْشَقٌّ	اِنْشِقَاقٌ[1]
۷۔ اِمْتَدَّ	يَمْتَدُّ	اِمْتَدِّ یا اِمْتَدِدْ	مُمْتَدٌّ	مُمْتَدٌّ	اِمْتِدَادٌ[2]
۱۰۔ اِسْتَمَدَّ	يَسْتَمِدُّ	اِسْتَمِدِّ یا اِسْتَمْدِدْ	مُسْتَمِدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	اِسْتِمْدَادٌ[3]

تنبیہ ۴۔ باب اِنْفَعَلَ سے مَدَّ نہیں گردانا جاتا اس لئے مادّہ بدلنا پڑا۔ اور باب اِفْعَلَّ اور اِفْعَالَّ سے مضاعف نہیں آتا۔

تنبیہ ۵۔ گردان دیکھ کر سمجھ سکتے ہو کہ باب (۲) اور (۴) میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ انھیں بالکل صحیح کی مانند گردانا جاتا ہے۔

تنبیہ ۶۔ باب ۳، ۵، ۶ اور ۷ میں اسم فاعل اور اسم مفعول اِدْغام کی وجہ سے یکساں ہوگئے ہیں۔ مگر تم سمجھ سکتے ہو کہ اصل میں الگ الگ ہونے چاہئیں۔ اسم فاعل میں ماقبل آخر مکسور اور اسم مفعول میں مفتوح ہونا چاہئے پس مُمَادٌّ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُمَادِدٌ اور اسم مفعول ہے تو مُمَادَدٌ ہے۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۷

اَرْضٰى (يُرْضِي) راضی کرلینا۔ خوش کرنا	اِسْتَخَفَّ (۱۰) ہلکا یا ذلیل سمجھنا
اِتَّبَعَ (۷) پیروی کرنا	اِعْتَرَفَ (۷) اقرار کرنا

[1] پھٹنا۔ [2] پھیلنا۔ [3] مدد طلب کرنا۔

اِغْتَرَّ (۷) دھوکا کھانا۔ مغرور ہونا
اِغْتَنَمَ (۷) غنیمت جاننا
اَحَسَّ (۱۔ بِہٖ) محسوس کرنا
اَعْلَنَ (۱) ظاہر کرنا
اِنْفَتَحَ (۶) کھل جانا
تَأَخَّرَ (۴) دیر کرنا۔ پیچھے ہٹنا
تَحَرَّكَ (۴) ہلنا
تَنَبَّهَ (۴) بیدار ہونا
جَدَّ (ض) کوشش کرنا
جَهَرَ (ف) ظاہر کرنا۔ آواز بلند کرنا
حَاجَّ (۳) باہم حجت کرنا۔ مباحثہ کرنا
حَقَّ (ض) ثابت ہونا (۱) ثابت کرنا (۲) تحقیق کرنا (۱۰) حقدار ہونا
دَقَّ (ن۔ الْجَرَسَ) گھنٹی بجانا
دَقَّ الْبَابَ دروازہ کھٹکھٹانا
دَقَّ الدَّوَاءَ دوا پیسنا۔ باریک کرنا
دَلَّ (ن۔ عَلَيْهِ یا اِلَيْهِ) بتلانا

ذَلَّ (ض) ذلیل ہونا (۱) ذلیل کرنا
رَدَّ (ن) لوٹا دینا (۴) تردّد یا پس وپیش کرنا
سَخَّرَ (۲) تابع کرنا۔ مسخّر کرنا
سَرَّ (ن) خوش کرنا (۱) چھپانا
سُرَّ (مجہول آتا ہے) خوش ہونا۔ خوش کیا جانا
اِثَّاقَلَ (۵) اصل میں تَثَاقَلَ ہے) } بوجھل ہونا
سَقَطَ (ن) گرنا (۱) و (۳) گرانا
سَعٰى (يَسْعٰى) کوشش کرنا
شَقَّ (ن) پھاڑنا (عَلَيْهِ) شاق گذرنا (۶) پھٹ جانا
صَدَّ (ن) روکنا
طَمِعَ (س) طمع کرنا
ظَنَّ (ن) گمان کرنا۔ خیال کرنا
عَدَّ (ن) گننا (۱) تیار کرنا (۱۰) تیار ہونا
عَزَّ (ض) عزت دار ہونا۔ غالب ہونا (۱) عزت دینا

غَضَّ (ن) آواز یا نگاہ کو پست کرنا
قَصَّ (ن۔ عَلَیْہِ) قصہ سُنانا۔ بیان کرنا
قَلَّ (ض) کم ہونا (۱۰) کم جاننا۔ خود مختار ہونا
قَنِعَ (س) قناعت کرنا
لَبِسَ (س) پہننا

مَرَّ (ن۔ بِہٖ یا عَلَیْہِ) گذرنا کسی پر
مَسَّ (س) چھونا
مَنَّ (ن۔ عَلَیْہِ) احسان کرنا۔ احسان جتلانا
نَفَرَ (ض) بھاگنا۔ لڑائی کے لئے نکلنا
ھَزَّ (ن) ہلانا

آخَرُ دوسرا
اِلَّا لیکن۔ مگر
بَرٌّ احسان کرنے والا
بَرْدٌ سردی۔ ٹھنڈک
بَطِیْئَۃٌ سُست رفتار
ثَمِیْنٌ قیمتی
جَارِیَۃٌ خادمہ۔ لونڈی
جَرَسٌ گھنٹی
جِذْعٌ تنہ درخت کا
جَنِیٌّ تازہ چُنا ہوا پھل
حُمّٰی تپ (ج حُمَیَّاتٌ مؤنث ہے)

حِیْنٌ (ج اَحْیَانٌ) وقت
حِیْنًا مَّا کسی وقت
خَیْلٌ (اسم جمع) گھوڑے
دَقِیْقٌ باریک پیسی ہوئی چیز۔ آٹا
دُوْنَ سِوا
رُؤْیَا خواب
رِبَاطٌ باندھنا
شَرِیْرٌ (ج اَشْرَارٌ) شرارت کرنے والا
صُوْفٌ اُون
سَاعَۃُ الْعُسْرَۃِ مشکل کی گھڑی
قَائِمَۃٌ چوپائے کا یا میز کرسی کا پاؤں

کَاشِفٌ کھولنے والا
لِقَاءٌ مُلاقات
لَوْلَا اگر نہ ہوتا
لَا بَأْسَ کوئی مضائقہ نہیں

مَجِیْءٌ آنا
مِسْمَارٌ کیل لوہے کی
مُلَاقِیْ ملنے والا

مشق نمبر ۲۹

تنبیہ۔ چونکہ سبق مضاعف کا ہے اس لئے ہر جملے میں مضاعف الفاظ کے استعمال کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑا ہے۔ اگرچہ تحسین عبارت کے لحاظ سے بعض مواقع میں دوسری قسم کے الفاظ زیادہ موزوں ہو سکتے تھے۔

سوال	جواب
(۱) دُقِّ الْجَرَسَ یَا حَامِدُ فَقَدْ قَرُبَ وَقْتُ الْمَدْرَسَۃِ	قَدْ دُقَّ الْجَرَسُ قَبْلَ مَجِیْئِکُمْ یَا اُسْتَاذِیْ
(۲) مَنْ دَقَّ الْجَرَسَ؟	دَقَقْتُہٗ اَنَا یَا سَیِّدِیْ
(۳) کَیْفَ دَقَقْتَ قَبْلَ الْوَقْتِ؟	اَلسَّاعَۃُ مُتَاَخِّرَۃٌ (یَا بَطِیْئَۃٌ) یَا سَیِّدِیْ
(۴) قَائِمَۃُ الْکُرْسِیِّ تَتَحَرَّکُ، قُلْ لِلنَّجَّارِ اَنْ یَدُقَّ مِسْمَارًا فِیْھَا	ھُوَ یَظُنُّ اَنَّھَا تَنْشَقُّ بِالْمِسْمَارِ
(۵) مَنْ یَدُقُّ الْبَابَ؟	لَعَلَّ الْجَارِیَۃَ تَدُقُّ الْبَابَ

(۶) یَاجَارِیَۃُ دُقِّی الدَّوَاءَ جَیِّدًا	اُنْظُرْ یَاسَیِّدِیْ! اَلدَّوَاءُ مَدْقُوْقٌ جَیِّدًا کَالدَّقِیْقِ
(۷) اِلٰی اَیْنَ تَفِرُّوْنَ یَا اَوْلَادُ؟	نَحْنُ نَفِرُّ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ
(۸) فَفِرُّوْا وَلَا تَتَأَخَّرُوْا	ھٰذَا ھُوَ مَطْلُوْبُنَا
(۹) یَاخَلِیْلُ! عُدَّ اَوْرَاقَ ھٰذَا الْکِتَابِ، کَمْ ھِیَ؟	قَدْ عَدَدْتُھَا فَھِیَ خَمْسُوْنَ وَرَقَۃً
(۱۰) یَاخَلِیْلُ! ھَلْ یَسُرُّکَ الذَّھَابُ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ اَمْ اِلٰی مَیْدَانِ اللَّعِبِ؟	وَاللّٰہِ یَسُرُّنِیْ اَنْ اَتَعَلَّمَ وَقْتَ الدَّرْسِ وَاَلْعَبَ وَقْتَ اللَّعِبِ
(۱۱) ھَلْ یَسُرُّ اَخَاکَ الدَّرْسُ اَمِ اللَّعِبُ؟	یَاسَیِّدِیْ یَسُرُّہُ اللَّعِبُ اَکْثَرَ مِنْ مَا یَسُرُّہُ الدَّرْسُ
(۱۲) اَظُنُّ اَنَّکَ نَاجِحٌ فِی الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِیْ	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قَدْ نَجَحْتُ وَقَدْ کُنْتُ اَعْدَدْتُ لِلنَّجَاحِ مِنْ قَبْلُ
(۱۳) صَدَقَ مَنْ قَالَ "مَنْ جَدَّ وَجَدَ"	وَقَالَ تَعَالٰی "لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی"
(۱۴) لٰکِنِّیْ اَسْئَلُکَ ھَلْ اَعْدَدْتَ	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اُعِدُّ لَہٗ وَاَرْجُوْ مِنْ

لِلْاِمْتِحَانِ الْاَکْبَرِ اِمْتِحَانِ الْاٰخِرَۃِ؟	رَبِّیَ الْفَلَاحَ وَالنَّجَاحَ فِیْ ذٰلِکَ الْاِمْتِحَانِ اَیْضًا
(۱۵) وَاللّٰہِ لَقَدْ سَرَّنِیْ کَلَامُکَ یَاخَلِیْلُ	وَاَنَا سُرِرْتُ بِلِقَاءِکَ یَاسَیِّدِیْ

(۱۶) یَاسَلِیْمُ! ھَلْ اَدُلُّکَ عَلٰی عَمَلٍ یُعِزُّکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ؟	دُلَّنِیْ عَلَیْہِ مِنْ فَضْلِکَ۔ لِتَکُوْنَ مَاْجُوْرًا۔ فَالدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ
(۱۷) کُنْ مُطِیْعًا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَبَرًّا بِوَالِدَیْکَ وَمُتَوَدِّدًا اِلٰی خَلْقِ اللّٰہِ، تَکُنْ عَزِیْزًا عِنْدَ اللّٰہِ وَعِنْدَ النَّاسِ	وَاللّٰہِ یَا عَمِّیْ دَلَلْتَنِیْ عَلٰی عَمَلٍ جَامِعِ الْخَیْرِ کُلِّہٖ۔ فَجَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَاءِ

(۱۸) اَلَا تُحِسِّیْنَ بِالْبَرْدِ یَالَیْلٰی فِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ اَیَّامِ الْبَرْدِ وَالشِّتَاءِ	کَیْفَ ظَنَنْتَ یَاسَیِّدِیْ! اَنِّیْ لَمْ اُحْسِسْ بِالْبَرْدِ؟
(۱۹) اِنِّیْ اَرٰکِ[1] مَلْبُوْسَۃً فِیْ	لَیَشُقُّ عَلَیَّ یَاسَیِّدِیْ لِبَاسُ

[1] میں تجھے دیکھ رہا ہوں۔

لِبَاسِ الصَّيْفِ	الصُّوفِ
(۲۰) لَا بَأْسَ بِهٖ، اِلْبَسِيْ لِبَاسَ الصُّوفِ فِي الشِّتَاءِ كَيْ لَا يَمَسَّكِ الْحُمّٰى وَالزُّكَامُ	اَحْسَنْتَ يَا سَيِّدِيْ! اَنَا مَسْرُوْرَةٌ وَمَمْنُوْنَةٌ بِطِيْبِ عَوَاطِفِكَ
(۲۱) هَلْ تَمُرِّيْنَ حِيْنًا مَا عَلٰى حَدِيْقَةٍ وَتَنْظُرِيْنَ اَشْجَارَهَا وَتَشُمِّيْنَ اَزْهَارَهَا	نَعَمْ! كُنْتُ مَرَرْتُ بِالْبُسْتَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَيْتُ شَجَرَةً حَسْنَاءَ فَهَزَزْتُ اَغْصَانَهَا وَشَمَمْتُ اَزْهَارَهَا
(۲۲) لَا تَهُزِّي الْاَغْصَانَ وَلَا تَطْمَعِيْ فِي الْاَثْمَارِ، فَاِنَّ الطَّمَعَ يُذِلُّكِ	صَدَقْتَ يَا اُسْتَاذِيْ! كَانَتْ تَقُوْلُ اُمِّيْ "عَزَّ مَنْ قَنِعَ وَذَلَّ مَنْ طَمِعَ"

(۲۳) اَلَمْ تَعْلَمُوْا يَا اِخْوَانِيْ اَنَّ اَهْلَ مِصْرَ قَدِ اسْتَقَلُّوْا مُنْذُ زَمَانٍ، فَلِمَ لَا يَسْتَقِلُّ اَهْلُ الْهِنْدِ؟	اَهْلُ الْهِنْدِ كَانُوْا يَسْتَخِفُّوْنَ وَيَسْتَقِلُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ لٰكِنِ الْيَوْمَ تَنَبَّهُوْا قَلِيْلًا، فَالْيَوْمَ يُؤَمَّلُ مِنْهُمْ مَا كَانَ لَا يُؤَمَّلُ بِالْاَمْسِ
(۲۴) قَدِ اعْتَرَفَ الْاٰنَ كَثِيْرٌ مِنْ زُعَمَاءِ اِنْجِلْتَرَا اَنَّ الْهِنْدَ قَدِ اسْتَحَقَّتِ الْاِسْتِقْلَالَ بِاِمْدَادِهَا الثَّمِيْنَةِ فِيْ حُصُوْلِ الْفَتْحِ	نَعَمْ لَوْلَا رِجَالُ الْهِنْدِ وَاَسْبَابُهَا لَمَا انْفَتَحَ اَبَدًا لِاِنْجِلْتَرَا بَابُ الْفَتْحِ فِيْ اَفْرِيْقِيَةَ وَاِيْطَالِيَةَ وَفِيْ شَرْقِ الْهِنْدِ وَلَا فِيْ اُوْرُبَّا

(۲۵) وَهٰكَذَا كُلُّ مَمْلَكَةٍ مِنْ مَمَالِكِ الْاِسْلَامِ مَدَّتْ يَدَهَا اِلٰى اِمْدَادِ الْبَرْطَانِيَةِ فِيْ حُصُوْلِ الْفَتْحِ	صَدَقْتَ! فَيَجِبُ عَلَى الْبَرْطَانِيَةِ اَنْ تُرْضِيَ الَّذِيْنَ اَمَدُّوْهَا فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ فَمَنْ لَمْ يُسَخِّرْ بِالْاِحْسَانِ قُلُوْبَ الْاَصْدِقَاءِ لَا يَغْتَرَّ بِالْفَتْحِ عَلَى الْاَعْدَاءِ
(۲۶) نَرْجُوْ مِنْ عُقَلَاءِ الْبَرْطَانِيَةِ اَنَّهُمْ لَا يَغْتَرُّوْنَ بِهٰذَا الْفَتْحِ وَلَا يَتَرَدَّدُوْنَ فِيْ اِعْطَاءِ الْهِنْدِ حَقَّهَا	هٰكَذَا اَظُنُّ يَا سَيِّدِيْ، مَعَ ذٰلِكَ لَا نَغْتَرُّ بِوَعْدِهِمْ، فَاِنَّ الْحُرِّيَّةَ لَا تُوْهَبُ[1]، بَلْ تُؤْخَذُ بِالْقُوَّةِ وَالْاِسْتِعْدَادِ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ (۲) يَا بُنَيَّ [اے میرے پیارے بیٹے] لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ (۳) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ؟ (۴) وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا

[1] بخشی نہیں جاتی +

النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً (۵) وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا
كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ (۶) قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (۷) قُلْ
لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ (۸) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (۹) اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ
اجْهَرُوْا بِهٖ ج اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۱۰) وَحَاجَّهٗ قَوْمُهٗ
قَالَ اَتُحَاجُّوْٓنِّيْ [اَتُحَاجُّوْنَنِيْ] فِي اللّٰهِ (۱۱) قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ
الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عَالِمِ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۱۲) وَهُزِّيْٓ
اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (۱۳) تُعِزُّ
مَنْ تَشَاۤءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاۤءُ (۱۴) يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا
قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ
لِلْاِيْمَانِ (۱۵) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ[1] مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ
الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ج
لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ج اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ (۱۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ مَا لَكُمْ اِذَا
قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اَرَضِيْتُمْ[2] بِالْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا مِنَ[3] الْاٰخِرَةِ ؟

مفصل

[1] جہاں تک تم سے ہو سکے ۔ [2] کیا تم راضی ہو گئے ۔ [3] آخرت کے مقابلے میں۔

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

سوال	جواب
(۱) مدرسہ کی گھنٹی کب بجائی گئی؟	ابھی آدھ گھنٹہ پیشتر بجائی گئی
(۲) کس نے [اُسے] بجایا؟	شاید حامد نے بجائی
(۳) میز کے پائے میں ایک کیل ٹھوک دو	جناب! میں خیال کرتا ہوں کہ وہ کیل سے پھٹ جائیگا
(۴) دیکھو! دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے؟	شاید حامد دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے
(۵) اے لڑکے! یہ اچھی طرح کُوٹ لے	ہاں جناب! ابھی وہ کُوٹ دیتا ہوں
(۶) لڑکیو! تم کہاں بھاگی جا رہی ہو؟	چھوڑیئے جناب! ہم مدرسہ کی طرف دوڑ رہے ہیں
(۷) ابھی مدرسہ کی گھنٹی نہیں بجی؟	جناب! گھنٹی بج گئی
(۸) تو بھاگو دیر مت کرو	یہی تو ہمارا مطلب ہے
(۹) کیا تجھے تیرے باپ کے خط نے مسرور نہیں کیا؟	واللہ! میں اپنے والد کے خط سے بہت ہی خوش ہوا
(۱۰) آپ مجھے براہ مہربانی ایسی کتاب کا پتہ دینگے جس سے [بِہٖ]	ہاں! میں تمھیں ضرور ایسی کتاب کا پتہ دونگا جو عربی سمجھنے میں تمھیں مدد

میرے لئے عربی سمجھنا آسان ہو جائے	دیگی
(۱۱) رشید! کیا تمھیں سردی محسوس نہیں ہوتی؟	جناب مجھے سردی محسوس ہوتی ہے
(۱۲) حمید! تم نے اپنا قمیص کیسے پھاڑا؟	جناب میں نے نہیں پھاڑا بلکہ اس شریر لڑکے نے پھاڑ ڈالا
(۱۳) کیا تمھارے اُستاد تمھیں تاریخی قصے سُناتے ہیں؟	جی ہاں! وہ ہمیں ہر روز ایک تاریخی قصّہ سُناتے ہیں

سوالات نمبر ۱۴

(۱) فعل مضاعف کی تعریف کرو

(۲) ادغام کسے کہتے ہیں؟

(۳) کون سی صورت میں ادغام اور فَكِّ اِدغام دونوں جائز ہیں؟

(۴) سَبَبٌ میں ادغام کا قاعدہ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اگر پایا جاتا ہے تو ادغام کیوں نہیں ہوا؟

(۵) مضاعف سے امر کے صیغۂ واحد مذکّر میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

(۶) ماضی و مضارع و امر کے کون کون سے صیغوں میں ادغام ممنوع ہے؟

(۷) ذیل کے صیغے پہچانو اور بتاؤ کہ وہ اصل میں کیا ہیں اور کس قاعدے سے ان میں تغیر ہوا ہے:

دَلَّ، دُلَّ، دُلِّ، دُلُّ، دُلُّوا، يَدُلَّانِ، لَمْ يَدُلَّ، دَالٌّ، اَدُلُّ، اَدَلُّ، مُمَادٌّ، اِدَّكَرَ، مُطَّهِّرٌ، اِدَّخَلَ

(۸) ثلاثی مجرد کے اور ثلاثی مزید کے کون کون سے ابواب سے مضاعف نہیں آتا۔

(۹) مَدَّ سے مضارع مؤکّد کی گردان کرو۔

(۱۰) مشق نمبر ۲۹ میں مضاعف کی قسم کے افعال چن کر لکھو۔

(۱۱) ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو:-

تَقُصُّ عَلَيَّ أُمِّي قِصَصًا عَجِيبَةً

(۱۲) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:-

یا اولاد! قد دقّ جرس المدرسة ففرّوا الیها ولا تتأخّروا عن الوقت ۔ واجتهدوا في تحصیل الفلاح واستعدّوا للنجاح ۔ ولا تکسلوا، اما سمعتم؟

"عزّ من جدّ وذلّ من کسل"

اَلدَّرْسُ الثَّلٰثُوْنَ

اَلْمُعْتَلُّ

۱۔ معتلّ کی تعریف اور اُس کی تین قسمیں درس ۲۶ میں تم سمجھ چکے ہو۔ یہاں معتلّ کی پہلی قسم یعنی معتلّ الفاء یا مثال کی قسم کے افعال کے تغیّرات بتلائے جاتے ہیں

۲۔ فاء کلمہ کی جگہ واو ہو تو مثال واوي اور ي ہو تو مثال یائی کہتے ہیں۔

۳۔ ذیل کے جملوں میں مثال واوي کے تغیرات میں غور کرو:-

ماضي	مضارع	امر
(۱) وَزَنَ زَیْدٌ خَاتَمَهٗ	هُوَ یَزِنُ خَاتَمَهٗ	زِنْ خَاتَمَكَ
(۲) وَجِلَ الطِّفْلُ مِنَ الْهِرَّةِ	هُوَ یَوْجَلُ مِنَ الْهِرَّ ۃِ	اِیْجَلْ مِنَ الذِّئْبِ

ماضي	مضارع	امر
(۳) وَضَعَ زَیْدٌ کِتَابَهٗ	هُوَ یَضَعُ کِتَابَهٗ	ضَعْ کِتَابَكَ
(۴) اِتَّصَلَ الْحَدِیْقَةُ بِالْبَیْتِ	یَتَّصِلُ الْبَیْتُ بِالْمَسْجِدِ	اِتَّصِلْ بِاِخْوَانِكَ

پہلے ہر ایک فعل پر نظر ڈال کر معلوم کرو کہ یہ افعال کس قسم کے ہیں۔ اوپر کی تین سطروں میں ہر ایک ماضي کو دیکھ کر فوراً سمجھ جاؤ گے کہ یہ مثال واوي کی قسم کے ہیں۔ جب ماضي مثال واوي ہے تو اس کا مضارع اور امر بھی اسی قسم میں شامل ہونا چاہئے اگرچہ بعض میں واو نظر نہیں آتا۔

چوتھی سطر میں اِتَّصَلَ تو تمھارا جانا بُوجھا لفظ ہے۔ تم نے سبق ۲۷ قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۱) میں سمجھ لیا ہے کہ اِوْتَصَلَ (بروزن اِفْتَعَلَ) سے اِتَّصَلَ بن جاتا ہے اس لئے یہ بھی مثال واوي ہے۔

اچھا اب مذکورہ مثالوں پر ایک بار اور نظر ڈالیں اور دیکھیں کس فعل میں کیا تغیّر ہوا ہے۔ دیکھو اوپر کی تین سطروں میں ماضي میں کوئی تغیّر نہیں معلوم ہوتا۔ ہاں پہلی سطر میں مضارع یَزِنُ اور امر زِنْ سے واو غائب ہے۔ ہونا چاہئے تھا یَوْزِنُ اور اِوْزِنْ.

پھر دوسری سطر میں مضارع کا واو موجود ہے۔ آخر دونوں میں فرق کیا ہے؟ ذرا غور کرو تو سمجھ جاؤ گے کہ یَوْزِنُ میں عین

کلمہ مکسور ہے اور یَوْجَلُ میں مفتوح ہے۔ اس سے تم نتیجہ نکال سکتے ہو کہ مثال واوي کے مضارع میں جب عین کلمہ مکسور ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے اس لئے یَوْزِنُ سے یَزِنُ بن گیا۔ چونکہ امر مضارع سے بنایا جاتا ہے اس لئے یَزِنُ کا امر زِنْ ہی ہو سکتا ہے (دیکھو درس ۲۱۔ تنبیہ ۱)۔

اب دوسری سطر کے امر اِیْجَلْ میں واو کی جگہ ي دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ قاعدۂ تعلیل نمبر (۲) کے مطابق واو کو ي سے بدل دیا گیا ہے۔

ہاں تیسری سطر میں مضارع کا واو غائب دیکھ کر تمھیں ضرور تعجب ہو گا۔ کیونکہ تم سمجھ گئے ہو گے یَضَعُ اصل میں یَوْضَعُ ہونا چاہیے پھر جبکہ یَوْجَلُ سے واو حذف نہیں ہوا تو یَوْضَعُ سے کیونکر حذف ہوا؟ اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یَوْجَلُ میں کوئی حرف حلقي نہیں ہے اور یَوْضَعُ میں ع حرف حلقي ہے۔ کہا جاتا ہے کہ واو ساکن کا ماقبل مفتوح ہو تو اس کے بعد حرف حلقي کی آواز ٹھیک نہیں لگتی اس لئے واو حذف کر دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مثال واوي کے مضارع مفتوح العین میں جب حرف حلقي ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے مگر واو کا ماقبل مضموم ہو تو واو نہیں حذف ہوتا: یُوْضَعُ میں جو

یَضَعُ کا مجھول ہے واو نہیں حذف ہو گا۔

اب چوتھی سطر پر نظر ڈالو۔ یہ تو معلوم ہو چکا کہ اِتَّصَلَ اصل میں اِوْتَصَلَ ہے۔ قیاس چاہتا ہے کہ اِیْجَلْ کی طرح اس میں بھی واو کو ي سے بدل کر اِیْتَصَلَ بنا دیا جاتا۔ مگر باب اِفْتَعَلَ کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے کہ اس میں واو کو ت سے بدل کر تاے اِفْتَعَلَ میں مدغم کر دیا جاتا ہے دیکھو قاعدۂ تعلیل (نمبر ۱۱)

۴۔ ان تمام بیانات سے تعلیل کے دو نئے قاعدے مستنبط ہوتے ہیں (تعلیل کے تیرہ ۱۳ قاعدے درس ۲۷ میں لکھے گئے)

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۴) مثال واوي میں مضارع مکسور العین ہو تو مضارع اور امر سے واو حذف کر دیا جاتا ہے: یَوْزِنُ سے یَزِنُ، زِنْ ÷

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۵) مضارع مفتوح العین میں حرف حلقي ہو تو اس کا بھی واو حذف کر دیا جاتا ہے: یَوْضَعُ سے یَضَعُ، ضَعْ ÷

تنبیہ ۱۔ مگر وَذَرَ، یَذَرُ، ذَرْ میں واو خلاف قیاس حذف کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ نہ تو اس کا مضارع مکسور العین ہے نہ اس میں کوئی حرف حلقي ہے ÷

تنبیہ ۲۔ حذف کیا ہوا واو مضارع مجہول میں لوٹ آتا ہے : یَزِنُ اور یَضَعُ کا مجہول ہوگا یُوْزَنُ اور یُوْضَعُ ؛

تنبیہ ۳۔ جن فعلوں کے مضارع سے واو حذف ہوتا ہے کبھی کبھی ان کے مصادر سے بھی جوازاً واو حذف کر دیا جاتا ہے مگر آخر میں ۃ بڑھا دینا پڑتا ہے : وَزْنٌ سے زِنَةٌ ، وَهْبٌ سے هِبَةٌ (عطا کرنا) ؛

۵۔ ذیل میں مثال واوي کی صرفِ صغیر لکھ دی جاتی ہے۔ ہر ایک کی صرفِ کبیر تم خود بنا سکتے ہو ؛

تصریف المثال الواويّ من الثلاثي المجرّد

وَزَنَ (ض)	يَزِنُ	زِنْ	وَازِنٌ	مَوْزُوْنٌ	وَزْنٌ یا زِنَةٌ [1]
وَضَعَ (ف)	يَضَعُ	ضَعْ	وَاضِعٌ	مَوْضُوْعٌ	وَضْعٌ [2]
وَجِلَ (س)	يَوْجَلُ	اِيْجَلْ	وَاجِلٌ	مَوْجُوْلٌ	وَجْلٌ [3]
وَسُمَ (ك)	يَوْسُمُ	اُوْسُمْ	وَسِيْمٌ		وَسَامَةٌ [4]
وَرِثَ (ح)	يَرِثُ	رِثْ	وَارِثٌ	مَوْرُوْثٌ	وِرْثٌ [5]

من الثّلاثي المزيد

۱۔ اَوْصَلَ	يُوْصِلُ	اَوْصِلْ	مُوْصِلٌ	مُوْصَلٌ	اِيْصَالٌ [6]

[1] تولنا ؛ [2] رکھنا ؛ [3] ڈرنا ؛ [4] خوبصورت ہونا ؛ [5] وارث ہونا ؛ [6] پہنچانا۔ ملا دینا

۲۔ وَصَّلَ	يُوَصِّلُ	وَصِّلْ	مُوَصِّلٌ	مُوَصَّلٌ	تَوْصِيْلٌ [1]
۳۔ وَاصَلَ	يُوَاصِلُ	وَاصِلْ	مُوَاصِلٌ	مُوَاصَلٌ	مُوَاصَلَةٌ [2]
۴۔ تَوَصَّلَ	يَتَوَصَّلُ	تَوَصَّلْ	مُتَوَصِّلٌ	مُتَوَصَّلٌ	تَوَصُّلٌ [3]
۵۔ تَوَاصَلَ	يَتَوَاصَلُ	تَوَاصَلْ	مُتَوَاصِلٌ	مُتَوَاصَلٌ	تَوَاصُلٌ [4]
۷۔ اِتَّصَلَ	يَتَّصِلُ	اِتَّصِلْ	مُتَّصِلٌ	مُتَّصَلٌ	اِتِّصَالٌ [5]
۸۔ اِسْتَوْصَلَ	يَسْتَوْصِلُ	اِسْتَوْصِلْ	مُسْتَوْصِلٌ	مُسْتَوْصَلٌ	اِسْتِيْصَالٌ [6]

تنبیہ ۴۔ دیکھو ثلاثي مزید کے باب (۱) اور (۸) کے مصدروں میں حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۳) واو کو ي سے بدلا گیا ہے۔ اور باب اِفْتَعَلَ کے تمام مشتقات میں واو کو ت سے بدلا گیا ہے۔ باقی کسی میں تغیّر نہیں ہوا ہے ؛

تنبیہ ۵۔ يَزِنُ میں لام تاکید و نون ثقیلہ لگائیں تو لَيَزِنَنَّ ، لَيَزِنَانِّ ، لَيَزِنُنَّ الخ اور زِنْ میں نون تاکید لگائیں تو زِنَنَّ ، زِنَانِّ ، زِنُنَّ ، زِنِنَّ ، زِنَانِّ ، زِنَّانِّ پڑھینگے ؛

[1] جوڑنا ؛ [2] باہم ملنا ؛ [3] ملنا ؛ [4] باہم ملنا ؛ [5] ملنا ؛ [6] دراصل اِسْتِوْصَالٌ وصال چاہنا۔ اس کا مادّہ وَصْلٌ ہے۔ ایک اِسْتِيْصَالٌ (دراصل اِسْتِئْصَالٌ) مهموز الفاء سے آتا ہے اس کے معنی ہیں "جڑ سے اُکھیڑ دینا" اس کا مادّہ اَصْلٌ (جڑ) ہے اس میں تغیّر ضروری نہیں ہے بلکہ همزہ قائم رکھ سکتے ہیں ؛

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۸

اَفْهَمَ (۱)، فَهَّمَ (۲) سمجھانا	وَزَرَ (یَزِرُ) بوجھ اٹھانا
تَوَكَّلَ (۴ - عَلَیْهِ) سونپ دینا، بھروسہ کرنا	وَصَفَ (یَصِفُ لَهٗ) بیان کرنا
خَسِرَ (س) ٹوٹا پانا (۱) کم کرنا	وَصَلَ (یَصِلُ اِلَیْهِ) پہنچنا (بِهٖ) ملنا
ضَلَّ (یَضِلُّ) گمراہ ہونا (۱) گمراہ کرنا	وَقَفَ (یَقِفُ) ٹھہرنا۔ واقف ہونا
عَاوَنَ (۳) باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا	وَلَدَ (یَلِدُ) جننا
کَثَّرَ (۲) زیادہ کرنا	وَهَنَ (یَهِنُ) بودا اور کمزور ہونا
مَاطَلَ (۳) ٹالنا۔ دیر لگانا	یَئِسَ (یَیْئَسُ) ناامید ہونا
وَثِقَ (یَثِقُ بِهٖ) بھروسہ کرنا۔ اعتماد کرنا	یَقِظَ، تَیَقَّظَ اور اِسْتَیْقَظَ جاگنا
وَجَدَ (یَجِدُ) پانا (اس کا امر مستعمل نہیں ہے)	اَیْقَظَ (یُوْقِظُ) جگانا۔ بیدار کرنا
وَدَعَ (یَدَعُ) چھوڑنا۔ کرنے دینا (اس کا امر دَعْ بہت مستعمل ہے)	یَسَّرَ (۲) آسان کرنا (۴) آسان ہونا میسر ہونا

اُخْرٰی دوسری (ج اُخَرُ)	اَهْلًا وَسَهْلًا خوش آمدید (اس کی تشریح چوتھے حصے میں آئیگی)
اَذًی تکلیف	
اَعْلٰی (ج اَعْلَوْنَ) سب سے بلند و برتر	دَیَّارٌ مکان میں رہنے والا
اُوْرُبَّا یورپ	رَوْحٌ رحمت، مدد

سِوَارٌ (ج اَسَاوِرُ) کنگن	مَائِدَةٌ (ج مَوَائِدُ) میز۔ دسترخوان
صَمَدٌ بے نیاز۔ جس کے سب محتاج ہوں	مَرَّةٌ (ج مِرَارًا) ایک بار
فَاجِرٌ (ج فُجَّارٌ) بدکار	مِثْقَالٌ (ج مَثَاقِیْلُ) وزن ۴½ ماشہ
قِسْطَاسٌ ترازو	مُسْتَقِیْمٌ سیدھا
کَفَّارٌ بڑا ناشکرا۔ بڑا کافر	وِزْرٌ (ج اَوْزَارٌ) بوجھ۔ گناہ

مشق نمبر ۳۰

(۱) هَلْ وَزَنْتَ خَاتَمَكَ یَا اَحْمَدُ؟	لَا یَا سَیِّدِیْ! بَلْ اَزِنُهُ الْیَوْمَ
(۲) زِنْهُ الْاٰنَ بِذٰلِكَ الْمِیْزَانِ	لَا اَعْلَمُ كَیْفَ یُوْزَنُ۔ دَعْنِیْ اَزِنْهُ فِی الْبَیْتِ
(۳) ضَعِ الْخَاتَمَ فِیْ كِفَّةٍ وَالْوَزْنَ فِیْ كِفَّةٍ اُخْرٰی	طَیِّبٌ؟ فَاَفْعَلُ هٰكَذَا!
(۴) مَا هُوَ وَزْنُ الْخَاتَمِ	اِنَّمَا وَزْنُهٗ مِثْقَالَانِ
(۵) اِسْمَعْ یَا اَحْمَدُ! اِذَا وَزَنْتُمْ شَیْئًا لِاَحَدٍ فَلَا تُخْسِرُوْا فِی الْمِیْزَانِ	اَحْسَنْتُمْ یَا سَیِّدِیْ! قَدْ قَرَاْتُ فِی الْقُرْاٰنِ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ

(۶) هَلْ تَهَبُ لِیْ كِتَابَكَ هٰذَا	سَاَهَبُ لَكَ كِتَابِیْ هٰذَا اِنْ تَقِفْ

يَا عَمِّي؟ فَإِنِّي أَجِدُهُ كِتَابًا نَافِعًا	عِنْدَنَا شَهْرًا إِلَّا فَهِّمُكَ مَطَالِبَهُ
(٧) نَعَمْ! سَأَقِفُ عِنْدَكُمْ يَا عَمِّي	فَخُذْ يَا وَلَدِي هٰذَا الْكِتَابَ وَاقْرَأْ
(٨) هَلْ يَتَيَسَّرُ لِي فَهْمُ هٰذَا الْكِتَابِ؟	اِجْتَهِدْ وَثِقْ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ

(٩) مَا لِي مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ زَمَانٍ يَا صَدِيقِي! فَتَّشْتُ عَنْكَ مِرَارًا وَلَمْ أَجِدْكَ	يَا خَلِيلُ! كُنْتُ سَافَرْتُ إِلَى بِلَادِ مِصْرَ وَأُورُبَّا
(١٠) أَهْلًا وَسَهْلًا يَا صَدِيقِي مَتَى جِئْتَ هٰهُنَا؟	وَصَلْتُ إِلَى بَمْبَائِيَ بِالْأَمْسِ فَقَطْ[1]
(١١) هَلْ تَصِفُ لِي مَا رَأَيْتَ مِنَ الْعَجَائِبِ؟	كَيْفَ أَصِفُ لَكَ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى الدُّكَّانِ
(١٢) هَلْ تَعِدُنِي أَنْ تَصِفَ لِي أَحْوَالَ السَّفَرِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَأَحْضُرَ عِنْدَكَ؟	لَا أَعِدُكَ الْيَوْمَ. لِأَنِّي الْيَوْمَ مَشْغُولٌ
(١٣) أَفَلَا أَظُنُّ أَنَّكَ تُمَاطِلُنِي؟	لَا تَيْأَسْ يَا أَخِي! لَأَصِفَنَّ لَكَ

[1] فَقَطْ کا ترجمہ ہے "صرف" یا "بس" یہاں بالامس فقط کے معنی ہونگے "کل ہی"۔

	تِلْكَ الْأَحْوَالَ الْعَجِيبَةَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ
(١٤) أَلَمْ يَصِلْ إِلَيْكَ مَكْتُوبٌ مِنْ مِصْرَ وَمِنْ لَنْدَنَ	مَا وَصَلَ إِلَيَّ كِتَابٌ مِنْكَ لَا مِنْ مِصْرَ وَلَا مِنْ لَنْدَنَ
(١٥) هَلْ تَيَقَّظُ صَبَاحًا كُلَّ يَوْمٍ يَا خَالِدُ؟	لَا يَتَيَسَّرُ لِي أَنْ أَتَيَقَّظَ فِي الصَّبَاحِ
(١٦) فَمَنْ أَيْقَظَكَ الْيَوْمَ؟	اَلْيَوْمَ أَيْقَظَتْنِي أُمِّي فَاسْتَيْقَظْتُ
(١٧) دَعْنِي أَنَا أُوقِظُكَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ	هٰذَا مِنْ فَضْلِكَ، لَئِنْ[1] أَيْقَظْتَنِي لَتَكُونَنَّ مَشْكُورًا وَلَأَكُونَنَّ مَمْنُونًا
(١٨) لَا أَمُنُّ عَلَيْكَ - بَلْ يَجِبُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يُعَاوِنَ أَخَاهُ عَلَى الْخَيْرِ	كَثَّرَ اللّٰهُ خَيْرَكَ - وَاللّٰهِ عَرَفْتُكَ الْيَوْمَ أَنَّكَ مُسْلِمٌ صَادِقٌ
(١٩) صَدَّقَ اللّٰهُ ظَنَّكَ وَجَعَلَنِي وَإِيَّاكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الصَّادِقِينَ	آمِين آمِين يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

مِنَ الْقُرْآنِ

(١) اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (٢) لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى (٣) دَعْ أَذٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ (٤) رَبِّ

[1] اِنْ پر لام تاکید بڑھا کر لَئِنْ لکھا کرتے ہیں (دیکھو درس ۲۰ تنبیہ ۳)۔

هَبْ لِيْ وَلِيًّا يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ اٰلَ يَعْقُوْبَ (۵) وَقَالَ نُوْحٌ
رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا - اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ
يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا (۶) وَذَرُوْا ظَاهِرَ
الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ (۷) لَا تَيْئَسُوْا [اس کو لَا تَايْئَسُوْا بھی لکھتے ہیں] مِنْ
رَوْحِ اللّٰهِ - اِنَّهٗ لَا يَيْئَسُ [اس کو لَا يَايْئَسُ بھی لکھتے ہیں] مِنْ رَوْحِ
اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ (۸) لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ
اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ ❖

ذیل کے جملے کی تحلیلِ صرفی و نحوی کرو

زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ

تحلیل صرفی اس طرح :-

(زِنُوْا) فعل امر حاضر متعدّی، صیغہ جمع مذکر مخاطب، اس میں واو جمع مخاطب کی ضمیر مرفوع متّصل ہے۔ یہ فعل از قسم مثال واوی ہے۔ اصل میں اِوْزِنُوْا ہے۔ چونکہ اس کے مضارع یَزِنُ سے حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۳) واو حذف کر دیا گیا ہے اس لئے امر سے بھی حذف ہو گیا کیونکہ یَزِنُ اگر مضارع ہے تو اس سے علامتِ مضارع حذف کرنے کے بعد زِنْ کے سوا اور کیا بن سکتا ہے؟ (دیکھو سبق ۲۱ تنبیہ ۱) ❖

(بِ) حرف جارّ (الْقِسْطَاسِ) اسم، معرّف باللّام، واحد، مذکّر، جامد، معرب،

(الْمُسْتَقِيْمِ) اسم، معرف باللّام، واحد، مذکّر، مشتق اسم فاعل ہے اِسْتِقَامَ [سیدھا ہونا] سے، معرب،

تحلیلِ نحوی اس طرح :-

(زِنُوْا) فعل امر، متعدّی اس میں (واو) ضمیر مرفوع متّصل ہے جو فاعل ہے۔ اس کا مفعول (شَيْئًا مَوْزُوْنًا) مقدّر ہے یعنی فرض کر لیا گیا ہے کیونکہ فعل متعدّی کا مفعول تو ہونا ہی چاہیئے اس لئے جب ملفوظ نہ ہو تو موقع کے لحاظ سے کسی مناسب لفظ کو مفعول ماننا پڑتا ہے۔

(بِ) حرف جارّ (الْقِسْطَاسِ) مجرور، پھر موصوف ہے، (الْمُسْتَقِيْمِ) صفت، وہ بھی موصوف کی وجہ سے مجرور ہے جارّ مجرور مل کر متعلّقِ فعل، فعل، فاعل، مفعول اور متعلّق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیّہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں استفہام، امر یا نہی ہو اُسے جملہ انشائیہ کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل آگے آئیگی ❖

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو نیچے لکھے ہوئے (مہموز، مضاعف، اور مثال واوی کے قسم کے) الفاظ میں سے کسی ایک لفظ سے پُر کرو :-

مُرْ، مُرِيْ، سَامُرْ، كُلَا، شِئْتُمَا، سَلْ، ثِقْ، لَاتَتَّخِذْ،
زِنْ، زِنِيْ، ضَعُوْا، هَبْ، عُدِّيْ، دُلَّ، اَدُلُّ، لَاتَهُزُّوْا،
يَسُرُّ، اُحِبُّ، تُحِبُّ، تَوَكَّلْ، تَفِرُّوْنَ

..... لِيْ يَااَبَتِ سَاعَةً۔ ..... هٰذَا الشَّيْخَ مِنْ اَيْنَ هُوَ؟
..... خَاتَمَكَ۔ ..... سِوَارَكِ يَالَطِيْفَةُ۔ ..... عَدُوَّكَ وَلِيًّا۔
..... بِنْتَكِ بِالصَّلٰوةِ۔ ..... هُنَّ بِالصَّلٰوةِ۔ هَلْ.....كَ
عَلٰى بَيْتِ الْوَزِيْرِ۔ نَعَمْ ..... نِيْ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ۔ .....
كُتُبَكُمْ عَلَى الطَّاوِلَةِ۔ اِلٰى اَيْنَ ..... يَااَوْلَادُ؟ .....اَغْصَانَ
الْاَشْجَارِ يَااَوْلَادُ۔ ..... اَوْرَاقَ الْكِتَابِ يَامَرْيَمُ۔ هَلْ
.....كَ اللَّعِبُ اَمِ التَّعَلُّمُ؟ ..... نِي اللَّعِبُ وَالتَّعَلُّمُ كِلَاهُمَا۔
هَلْ ..... اللَّعِبَ اَمِ التَّعَلُّمَ؟ ..... اللَّعِبَ وَالتَّعَلُّمَ كِلَيْهِمَا۔
..... بِاللّٰهِ وَ..... عَلَيْهِ۔ اِجْلِسَا اَنْتُمَا عَلَى الْمَائِدَةِ وَ.....
مِنَ الطَّعَامِ مَا.....

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) آباجان [یَااَبَتِ] کیا آپ مجھے عید کے روز ایک گھڑی عطا فرمائینگے؟	ہاں میرے پیارے بیٹے [یَابُنَيَّ] میں تجھے ضرور ایک چاندی کی گھڑی دونگا۔

(۲) جناب آپ اس کتاب کو کیسی پاتے ہیں؟	ہم اسے ایک فائدہ مند کتاب پاتے ہیں
(۳) کیا یہ کتاب کتبخانوں میں ملتی ہے؟	نہیں آج کل یہ کتاب کتبخانوں میں نہیں پائی جاتی
(۴) اے میری بہن تو نے اپنا کنگن تول لیا ہے؟	ہاں! میں نے اپنا کنگن تولا تو اسے بیس مثقال پایا
(۵) ابھی میرے سامنے دوبارہ تول لے	اچھا میں آپکے سامنے تولتی ہوں
(۶) میرا خط تمھیں ملا؟	نہیں! مجھے تمھارا خط نہیں ملا
(۷) کیا تم ہمارے ہاں مبئی میں ٹھیروگے؟	ہاں! ہم ایک مہینہ تمھارے پاس ٹھیریں گے
(۸) میں پارسال آپ کے ہاں دہلی میں ٹھیرا تھا	یہ آپ کی مہربانی ہے
(۹) جناب! کیا آپ اپنے سفر کا حال ہمارے سامنے بیان فرمائینگے؟	ہاں میں خوشی کے ساتھ تمھارے سامنے اپنے سفر کے حالات بیان کرونگا
(۱۰) میں اپنی کتاب کہاں رکھوں؟	تم اپنی کتاب میز پر رکھ دو
(۱۱) مجھے اپنی کتاب صندوق میں رکھنے دیجئے (مجھے چھوڑ دیں کہ میں اپنی	کوئی مضائقہ نہیں۔ تم اپنی کتاب صندوق میں رکھ دو۔

کتاب صندوق میں رکھ دوں)	
(۱۲) تم صبح کب بیدار ہوتے ہو؟	ہم صبح نماز فجر کے وقت بیدار ہوتے ہیں
(۱۳) آج تمھیں کس نے جگایا؟	آج صبح میں بیدار نہ ہوا تو میرے والد نے مجھے جگا دیا

اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْأَجْوَفُ

اَلْأَجْوَفُ الْوَاوِيُّ			اَلْأَجْوَفُ الْيَائِيُّ		
اَلْمَاضِيْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْأَمْرُ	اَلْمَاضِيْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْأَمْرُ
قَالَ	يَقُوْلُ		بَاعَ	يَبِيْعُ	
قَالَا	يَقُوْلَانِ		بَاعَا	يَبِيْعَانِ	
قَالُوْا	يَقُوْلُوْنَ		بَاعُوْا	يَبِيْعُوْنَ	
قَالَتْ	تَقُوْلُ		بَاعَتْ	تَبِيْعُ	
قَالَتَا	تَقُوْلَانِ		بَاعَتَا	تَبِيْعَانِ	
قُلْنَ	يَقُلْنَ		بِعْنَ	يَبِعْنَ	
قُلْتَ	تَقُوْلُ	قُلْ*	بِعْتَ	تَبِيْعُ	بِعْ*
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا	بِعْتُمَا	تَبِيْعَانِ	بِيْعَا

* تمھیں معلوم ہے کہ امر حاضر معروف کے صرف چھ صیغے آتے ہیں۔

اَلْمَاضِيْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْأَمْرُ	اَلْمَاضِيْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْأَمْرُ
قُلْتُمْ	تَقُوْلُوْنَ	قُوْلُوْا	بِعْتُمْ	تَبِيْعُوْنَ	بِيْعُوْا
قُلْتِ	تَقُوْلِيْنَ	قُوْلِيْ	بِعْتِ	تَبِيْعِيْنَ	بِيْعِيْ
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا	بِعْتُمَا	تَبِيْعَانِ	بِيْعَا
قُلْتُنَّ	تَقُلْنَ	قُلْنَ	بِعْتُنَّ	تَبِعْنَ	بِعْنَ
قُلْتُ	أَقُوْلُ		بِعْتُ	أَبِيْعُ	
قُلْنَا	نَقُوْلُ		بِعْنَا	نَبِيْعُ	

۱۔ اجوف واوی اور یائی کے ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں غور کرو کہ کہاں تغیّر ہوا ہے اور کیسا تغیّر ہوا ہے؟

اوّل سے آخر تک دیکھ جاؤ گے تو معلوم ہوگا کہ ایسا کوئی لفظ نہیں جو تغیّر سے بچا ہو۔

پہلا تغیّر تو تمھیں ہر ماضی کے ابتدائی پانچ صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق نظر آئیگا کہ واو اور ی کو الف سے بدل دیا گیا ہے۔ مضارع کے اکثر صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۴) اور نمبر (۵) کے مطابق تغیّر نظر آئیگا (دیکھو سبق ۲۷)

امر کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ اپنے مضارع کا ماتحت ہوتا ہے کیونکہ اسی سے بنایا جاتا ہے۔

۲ - اب پوری گردان پر دوبارہ نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں جن صیغوں کا لام کلمہ عام طور پر ساکن ہوا کرتا ہے ان صیغوں میں اجوف کا حرف علّت گرا دیا گیا ہے جیسے ماضی میں قُلْنَ اور بِعْنَ سے آخر تک الف گرا دیا گیا ہے۔ اور مضارع میں صرف جمع مؤنث غائب اور مخاطب یعنی یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں واو حذف کر دیا گیا ہے، اسی طرح یَبِعْنَ اور تَبِعْنَ میں ی گرا دی گئی ہے۔ امر کے پہلے اور آخری صیغے میں بھی یہی تغیّر نظر آ رہا ہے: قُلْ اور قُلْنَ +

اس سے تعلیل کا ایک نیا قاعدہ بنا سکتے ہو۔ تعلیل کے ۱۳ قاعدے درس ۲۷ میں اور دو قاعدے درس ۳ میں لکھے گئے ہیں

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۶) اجوف کے ماضی، مضارع اور امر میں جہاں کہیں گردان کی وجہ سے یا حالت جزمی کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو جائے وہاں سے درمیانی حرف علّت حذف کر دیا جاتا ہے: قُلْنَ، یَقُلْنَ، بِعْنَ، یَبِعْنَ، قُلْ، لَمْ یَقُلْ +

۳ - ہاں تم خیال کرو گے کہ قَالَ سے قُلْنَ اور بَاعَ سے بِعْنَ کیسے بن گیا؟ بظاہر قَلْنَ اور بَعْنَ ہونا چاہیئے تھا

بیشک ہے تو خلافِ قیاس۔ مگر اس کے لئے بھی صرفیوں نے ایک قاعدہ مستنبط کر لیا ہے جو حسبِ ذیل ہے:-

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۷) اجوف واوی کا ماضی مفتوح العین یا مضموم العین ہو تو جن صیغوں میں واو حذف کیا جائے ان کے ف کلمہ کو ضمّہ پڑھا جائے اور ماضی مکسور العین ہو تو کسرہ پڑھا جائے: قَالَ (= قَوَلَ) سے قُلْنَ، طَالَ (= طَوُلَ) سے طُلْنَ، خَافَ (= خَوِفَ) سے خِفْنَ۔ مگر اجوف یائی میں ہمیشہ کسرہ ہی پڑھنا چاہیئے: بَاعَ (= بَيَعَ) سے بِعْنَ +

تنبیہ ۱۔ یہ صیغے ماضی مجہول میں بھی معروف کی طرح قُلْنَ، بِعْنَ، خِفْنَ پڑھے جاتے ہیں +

تنبیہ ۲۔ اب یہ مذکورہ صیغے تین گردانوں میں تمھیں یکساں نظر آئینگے۔ ماضی معروف میں ماضی مجہول میں اور امر حاضر میں۔ مگر اصلیت میں الگ الگ ہونگے یعنی ماضی معروف ہوں تو اصل میں قَوَلْنَ، خَوِفْنَ اور بَيَعْنَ ہونگے ماضی مجہول ہیں تو اصل میں قُوِلْنَ، خُوِفْنَ اور بُيِعْنَ ہونگے اور امر ہیں تو اصل میں اُقْوُلْنَ، اِخْوَفْنَ اور اِبْيِعْنَ سمجھنا چاہیئے۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کر لئے جاتے ہیں +

۴ - قَالَ سے ماضی مجہول کی گردان: قِيْلَ، قِيْلَا، قِيْلُوْا، قِيْلَتْ، قِيْلَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ الخ ہو گی اور خَافَ سے خِيْفَ، خِيْفَا

خِیفُوْا الخ اور بَاعَ سے بِیْعَ، بِیْعَا الخ

۵۔ یَقُوْلُ سے مضارع مجہول: یُقَالُ، یُقَالَانِ، یُقَالُوْنَ، تُقَالُ، تُقَالَانِ، یُقَلْنَ الخ۔ یَخَافُ سے یُخَافُ، یُخَافَانِ، یُخَافُوْنَ، تُخَافُ، تُخَافَانِ، یُخَفْنَ الخ۔ یَبِیْعُ سے یُبَاعُ، یُبَاعَانِ، یُبَاعُوْنَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ، یُبَعْنَ الخ

۶۔ مضارع منفی بلم: لَمْ یَقُلْ، لَمْ یَقُوْلَا، لَمْ یَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ یَقُلْنَ، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُوْلِيْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُلْنَ، لَمْ اَقُلْ، لَمْ نَقُلْ +

۷۔ اسم فاعل: قَالَ سے قَائِلٌ (دراصل قَاوِلٌ)، بَاعَ سے بَائِعٌ (دراصل بَايِعٌ) +

۸۔ اسم مفعول: مَقُوْلٌ (دراصل مَقْوُوْلٌ) مَبِیْعٌ (دراصل مَبْیُوْعٌ) مَخُوْفٌ (دراصل مَخْوُوْفٌ) +

تنبیہ ۳۔ باقی تمام گردانیں فعل صحیح کی صرف کبیر کو دیکھ کر تم خود کر سکتے ہو، حصۂ دوم میں سب گردانیں تم نے پڑھ لی ہیں +

ذیل میں اجوف سے ثلاثی مزید کی صرف صغیر لکھی جاتی ہے صرف کبیر تم بنالو۔

اَلْمَاضِیْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ	اَلْمَصْدَرُ
۱۔ اَدَارَ	یُدِیْرُ	اَدِرْ	مُدِیْرٌ	مُدَارٌ	اِدَارَةٌ[1]
۲۔ دَوَّرَ	یُدَوِّرُ	دَوِّرْ	مُدَوِّرٌ	مُدَوَّرٌ	تَدْوِیْرٌ[2]
۳۔ دَاوَرَ	یُدَاوِرُ	دَاوِرْ	مُدَاوِرٌ	مُدَاوَرٌ	مُدَاوَرَةٌ[3]
۴۔ تَدَوَّرَ	یَتَدَوَّرُ	تَدَوَّرْ	مُتَدَوِّرٌ	مُتَدَوَّرٌ	تَدَوُّرٌ[4]
۵۔ تَدَاوَرَ	یَتَدَاوَرُ	تَدَاوَرْ	مُتَدَاوِرٌ	مُتَدَاوَرٌ	تَدَاوُرٌ[5]
۶۔ اِنْقَادَ	یَنْقَادُ	اِنْقَدْ	مُنْقَادٌ	مُنْقَادٌ	اِنْقِیَادٌ[6]
۷۔ اِقْتَادَ	یَقْتَادُ	اِقْتَدْ	مُقْتَادٌ	مُقْتَادٌ	اِقْتِیَادٌ[7]
۸۔ اِسْوَدَّ	یَسْوَدُّ	اِسْوَدَّ یا اِسْوَدِدْ	مُسْوَدٌّ	مُسْوَدٌّ	اِسْوِدَادٌ[8]
۹۔ اِسْوَادَّ	یَسْوَادُّ	اِسْوَادَّ یا اِسْوَادِدْ	مُسْوَادٌّ	مُسْوَادٌّ	اِسْوِیْدَادٌ[9]
۱۰۔ اِسْتَدَارَ	یَسْتَدِیْرُ	اِسْتَدِرْ	مُسْتَدِیْرٌ	مُسْتَدَارٌ	اِسْتِدَارَةٌ[10]

تنبیہ ۴۔ باب ۶، ۷، ۸ اور ۹ میں اسم فاعل اور اسم مفعول بظاہر یکساں ہیں، لیکن اصل میں الگ ہیں: مُنْقَادٌ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُنْقَوِدٌ ہے اور اسم مفعول ہے تو مُنْقَوَدٌ ہوگا +

[1] پھرانا۔ انتظام کرنا [2] گول بنانا [3] کسی کے ساتھ چکر کھانا [4] گول ہونا [5] کسی کے ساتھ گول گول پھرنا [6] مطیع ہونا [7] مطیع ہونا [8] سیاہ ہونا [9] سیاہ ہونا [10] گول ہونا +

تنبیہ ۵۔ دیکھو اَدَارَ کا مصدر اِدَارَۃٌ اور اِسْتَدَارَ کا اِسْتِدَارَۃٌ آیا ہے جو اصل میں اِدْوَارٌ بروزن اِفْعَالٌ اور اِسْتِدْوَارٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ ہے۔ اجوف سے باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اسی طرح آیا کرتا ہے: اَفَادَ سے اِفَادَۃٌ، اِسْتَفَادَ سے اِسْتِفَادَۃٌ ؛

تنبیہ ۶۔ اجوف یائی کی گردانیں بظاہر واوی کی طرح ہونگی۔ اصل میں فرق ہوگا: اَغَارَ[1] (= اَغْیَرَ)، اِسْتَخَارَ[2] (= اِسْتَخْیَرَ)؛

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۹

تنبیہ ۷۔ بعض افعال کے سامنے قوس میں واو یا ی لکھی ہے اس سے اجوف واوی اور یائی کی طرف اشارہ ہے (دیکھو ہدایات نمبر ۵) ؛

اَرَادَ (ا۔و) ارادہ کرنا۔ چاہنا
اَضَاعَ (ا۔ی) ضائع کرنا
اَطَاعَ (ا۔و) اطاعت کرنا (۱۰) کر سکنا طاقت رکھنا
اَطَالَ (ا۔و) دراز کرنا
اَصَابَ (ا۔و) مصیبت آنا۔ لگ جانا ؛ دُرُست کہنا یا کرنا

اَفَادَ (ا۔ی) فائدہ دینا۔ اطلاع دینا (۱۰) فائدہ لینا
اَعَانَ (ا) مدد کرنا (۱۰۔و) مدد چاہنا
بَاتَ (ض۔ی) رات گذارنا
جَالَ (ن۔و) تگ و دَو کرنا
مَالَ (ض۔ی) [اِلَیْہِ] کسی کی طرف مائل ہونا [عَنْہُ] کسی کی طرف سے مُنہ پھیر لینا

[1] غیرت دلانا [2] بہتری چاہنا ؛

خَانَ (ن۔و) خیانت کرنا
شَاءَ (ف۔ی) چاہنا
شَاعَ (ض۔ی) شائع ہونا (ا) شائع کرنا
شَافَ (ن۔و) دیکھنا (عوام میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات بہت مستعمل ہیں اُنْظُرْ کی جگہ شُفْ عام طور پر بولا جاتا ہے)
شَعَرَ (ن) معلوم یا محسوس کرنا
صَلُحَ (ك) سُدھرنا (ا) سُدھارنا
صَانَ (ن۔و) بچانا
عَادَ (ن۔و) لوٹنا (ا) لوٹانا۔ دُہرانا

فَازَ (ن۔و) [بِہٖ] حاصل کر لینا۔ کامیاب ہونا
فَسَدَ (ن) بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا (ا) بگاڑنا۔ فساد پھیلانا
قَامَ (ن۔و) کھڑا ہونا۔ تیار ہونا (ا) قیام کرنا۔ ٹھیرنا (۱۰) ثابت قدم رہنا۔ ٹھیک سیدھا ہو جانا
نَدِمَ (س) شرمندہ ہونا
نَالَ (س۔ی) پانا۔ حاصل کرنا
نَاوَلَ (۳۔و) دینا۔ ہاتھ بڑھا کر دینا
نَامَ (س۔و) سونا
حَاشَ لِلّٰہِ ایک طرح کی قسم ہے

اٰلَۃٌ آلہ۔ ہتھیار
اُولُوالْاَمْرِ (اُولُوْ جمع ہے ذُوْ کی) حکومت والے (اُولِی الْاَمْرِ حالتِ نصبی و جری میں)
بَقَاءٌ زندگی

حَرٌّ یا حَرَارَۃٌ گرمی
حَسَنَۃٌ نیکی
حِصَانٌ گھوڑا (خاص نر کے لئے)
اَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ دوسری دُنیا
ذُوْبَالٍ اہمیت والا

سَلْطَةٌ غلبہ۔ حکومت	كِذْبٌ جھوٹ۔ جھوٹی بات
عِرْضٌ آبرو	مُنْيَةٌ (جمع مُنًى) آرزو
عُسْرٌ سختی۔ تنگی	مِقْيَاسٌ اندازہ کرنے کا آلہ
كَأْسٌ گلاس۔ پیالہ	يُسْرٌ آسانی۔ فراغت

مشق نمبر ۳۱

(۱) مَتٰى جِئْتَ هٰهُنَا؟ (۲) جِئْتُ مُنْذُ سَاعَتَيْنِ (۳) جِئْ بِأَخِيكَ فَإِنِّي مُشْتَاقٌ إِلٰى رُؤْيَتِهِ (۴) جِئْنَاكَ أَمْسِ بِهِ وَلَمْ نَجِدْكَ (۵) يَا أَحْمَدُ هَلْ شُفْتَ هٰذَا الْكِتَابَ (۶) لَا! مَا شُفْتُهُ، سَأَشُوفُهُ الْيَوْمَ (۷) شُفْ وَاقْرَأْ وَرُدَّهُ عَلَيَّ غَدًا (۸) هَلْ بِعْتَ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ؟ (۹) لَمْ أَبِعْهُ وَلَنْ أَبِيعَهُ (۱۰) هَلْ تُرِيدُ أَنْ أَقُولَ لَكَ الْحَقَّ؟ (۱۱) أَلَمْ أَقُلْ لَكَ أَنَّكَ سَتُفْلِحُ فِي مُرَادِكَ؟ (۱۲) أَعِدْ سُؤَالَكَ لِأَفْهَمَ مَا تَقُولُ (۱۳) فِي الْإِعَادَةِ اسْتِفَادَةٌ (۱۴) أَفَدْتَنَا إِفَادَةً عَظِيمَةً (۱۵) مَنْ[۱] جَالَ نَالَ (۱۶) مَا نَدِمَ مَنِ اسْتَخَارَ (۱۷) هٰذِهِ آلَةٌ يُقَاسُ بِهَا دَرَجَاتُ الْحَرَارَةِ وَيُقَالُ لَهَا مِقْيَاسُ الْحَرَارَةِ (۱۸) نَمْ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَتَيَقَّظْ أَوَّلَ الصَّبَاحِ (۱۹) لَا تَنَمْ بَعْدَ الْعَصْرِ (۲۰) أُرِيدُ أَنْ أُقِيمَ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا نَحْوَ سَنَةٍ (۲۱) هٰذَا الرَّجُلُ مُدِيرُ[۲] الْجَرِيدَةِ

۱ یہ مَنْ موصولہ ہے یعنی "جو" ۔ ۲ منیجر ۔

(۲۲) إِخْوَانِي! إِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَكُونَ لَكُمْ سَلْطَةٌ فِي الْوَطَنِ فَاتَّحِدُوا وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فِي جَمِيعِ الْأُمُورِ لِيَسْتَخْلِفَنَّكُمُ اللّٰهُ فِي الْأَرْضِ

نَصِيحَةٌ مِنَ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ

(۲۳) أَيُّهَا الْوَلَدُ النَّجِيبُ[۱]! آمِنْ بِاللّٰهِ وَاسْتَقِمْ وَأَطِعْهُ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا أَصَابَكَ فِي سَبِيلِهِ وَاسْتَعِنْهُ عَلَى الْخَيْرِ وَاسْتَعِذْ بِهِ مِنَ الشَّرِّ وَكُنْ صَادِقًا فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَاحْفَظْ لِسَانَكَ، إِنْ صُنْتَهُ صَانَكَ وَإِنْ خُنْتَهُ خَانَكَ، وَدُمْ* مَائِلًا إِلَى الْعُلُومِ النَّافِعَةِ وَكُنْ مَائِلًا عَنِ الْجَهْلِ وَالْكَسَلِ لِتَفُوزَ الْمُنٰى وَتَنَالَ الْعُلٰى[۲]، أَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَكَ[۳] لِطَاعَتِهِ وَخِدْمَةِ عِبَادِهِ وَلَقَدْ نَصَحْتُكَ إِنْ قَبِلْتَ نَصِيحَتِي، وَالنُّصْحُ أَوْلٰى مَا يُبَاعُ وَيُوهَبُ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (۲) قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا[۴] وَسَلَامًا[۵] عَلٰى إِبْرَاهِيمَ (۳) قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا (۴) قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا (۵) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ (۶) قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى[۶] يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ (۷) وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلٰكِنْ

۱ شریف ۲ بلندی ۳ اللہ دراز کرے ۴ سرد ۵ سلامتی ۶ نوجوان * رہا کر

لَا تَشْعُرُوْنَ (۸) يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ
(۹) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ (۱۰) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى
تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (۱۱) اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ (۱۲) اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ
مِنْكُمْ (۱۳) يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ
(۱۴) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (۱۵) لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ
الْاَعْلٰى (۱۶) اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؛

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اگر تو تگ و دو کریگا تو کامیاب ہوگا (۲) وہ اپنی کتاب بیچتا ہے
(۳) وہ لڑکی گیند پھرا رہی ہے (۴) میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے حق
[سچی بات] کہیں (۵) کیا ہم نے تمھیں نہیں کہا کہ وہ آج ہرگز نہیں
آئیگا (۶) اس نے اپنے سوال کو دُہرایا کہ وہ جو کچھ کہتا ہے میں سمجھ
لوں (۷) ہم اللہ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے
(۸) مسلمان موت سے نہیں ڈرتا (۹) جب اس سے کہا گیا فساد
نہ کر اس نے کہا میں تو صرف اصلاح کرنے والا ہوں (۱۰) ہم ان
کے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ سختی کا ارادہ

رکھتے ہیں (۱۱) کیا آپ کے پاس میرا بھائی آیا تھا؟ (۱۲) نہیں! میرے
پاس تمھارا بھائی نہیں آیا (۱۳) اپنی آبرو کو بچاؤ اگرچہ تمھارا مال
ضائع ہوجائے (۱۴) تو اپنی اِس گائے کو مت بیچ کیونکہ اس کا دودھ
تیرے لئے فائدہ مند ہے (۱۵) اے میری بہنو! اگر تم ارادہ رکھتی ہو کہ
وطن پر تمھاری اولاد کی حکومت ہو تو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو (۱۶) اے
ایمان والیو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کیا
کرو (۱۷) اے مسلمان لڑکی! تو وہ کیوں کہتی ہے جو کرتی نہیں (۱۸) جاہلوں
کی اطاعت مت کرو (۱۹) ہم نے اس مسئلہ میں علما سے رائے طلب کی؛

ذیل کے الفاظ سے نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو پُر کرو

بَاعَ، دُرْتُ، جَاءَنِيْ، تَشِيْعُ، قُمْتُ، بِتْنَا، فَاسْتَخِرْ،
دَوَّرَتْ، لَا اَقُوْلُ، اَعَادَتْ

.... الْبَارِحَةَ عِنْدَ عَمِّنَا فِيْ حَيْدَرَابَاد ؛ .... اِلَّا الْحَقَّ ؛
مِنْ اَيْنَ .... هٰذِهِ الْجَرِيْدَةُ؟ ؛ اِذَا اَرَدْتَ اَمْرًا ذَا بَالٍ
.... بِاللّٰهِ ؛ .... مَكْتُوْبٌ مِنْ اُمِّيْ فَكَتَبْتُ جَوَابَهُ ؛
جَاءَنِي الْاُسْتَاذُ فَ.... احْتِرَامًا لَهُ ؛ .... سُؤَالَهَا لِاَفْهَمَ
مَا تَقُوْلُ ؛ .... اَخِيْ حِصَانًا اَحْمَرَ اللَّوْنِ ؛ .... اُخْتِي
الدُّوَّامَةَ[1] فَدَارَتْ سَرِيْعًا ؛ .... حَوْلَ الْكَعْبَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ؛

[1] لٹو۔ بھونرا۔

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

لَاتَبِعْ حِصَانَكَ الْاَبْیَضَ

تحلیلِ صرفی :

(لَاتَبِعْ) فعل نہی حاضر، صیغہ واحد مذکر مخاطب از قسم اجوف یائی، آخر میں جزم آنے کی وجہ سے ی حذف کردی گئی، مبنی ہے جزم پر، متعدّی،

(حِصَان) اسم نکرہ، واحد، مذکر، معرب، جامد،

(كَ) اسم ضمیر مجرور متّصل واحد مخاطب، معرفہ، مبنی ہے فتحہ پر،

(اَلْاَبْیَض) اسم صفت معرّف باللّام، واحد مذکر، معرب، مشتق +

تحلیلِ نحوی :

(لَاتَبِعْ) فعل، اس میں اَنْتَ کی ضمیر مُسْتَتِر یعنی پوشیدہ ہے، وہ ضمیر اس کی فاعل ہے، فعل نہی حالت جزمی میں ہے اور اس کا فاعل حالت رفع میں سمجھا جائیگا، (حِصَانَ) مفعول ہے اِس لئے منصوب ہے، (كَ) مضاف الیہ ہے اس لئے حالتِ جرّی میں سمجھا جاتا ہے۔ (اَلْاَبْیَضَ) مفعول کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب

ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ امر اور نہی کا جملہ انشائیہ کہلاتا ہے ⁂

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ وَالثَّلٰثُوْنَ

الفعل النّاقص

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ فعل ناقص وہ ہوتا ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علّت ہو۔ گردانیں دیکھو :-

تَصْرِیْفُ الْفِعْلِ الْمَاضِیْ مِنَ النَّاقِصِ

الواویّ	الیائیّ	الواویّ	الیائیّ	الواویّ	الیائیّ
دَعَا (ن) [1]	رَمٰی (ض) [2]	سَرُوَ (ك) [3]	لَقِیَ (س) [4]	اِرْتَضٰی (٧) [5]	اِلْتَقٰی (٧) [6]
دَعَوَا	رَمَیَا	سَرُوَا	لَقِیَا	اِرْتَضَیَا	اِلْتَقَیَا
دَعَوْا	رَمَوْا	سَرُوْا	لَقُوْا	اِرْتَضَوْا	اِلْتَقَوْا
دَعَتْ	رَمَتْ	سَرُوَتْ	لَقِیَتْ	اِرْتَضَتْ	اِلْتَقَتْ
دَعَتَا	رَمَتَا	سَرُوَتَا	لَقِیَتَا	اِرْتَضَتَا	اِلْتَقَتَا
دَعَوْنَ	رَمَیْنَ	سَرُوْنَ	لَقِیْنَ	اِرْتَضَیْنَ	اِلْتَقَیْنَ
دَعَوْتَ	رَمَیْتَ	سَرُوْتَ	لَقِیْتَ	اِرْتَضَیْتَ	اِلْتَقَیْتَ
دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا	سَرُوْتُمَا	لَقِیْتُمَا	اِرْتَضَیْتُمَا	اِلْتَقَیْتُمَا
دَعَوْتُمْ	رَمَیْتُمْ	سَرُوْتُمْ	لَقِیْتُمْ	اِرْتَضَیْتُمْ	اِلْتَقَیْتُمْ

[1] اس نے بلایا ۔ [2] اس نے پھینکا ۔ [3] وہ شریف ہوا ۔ [4] اس نے ملاقات کی ۔ [5] اس نے پسند کیا ۔ [6] آمنے سامنے ہوا ۔

آخر تک صحیح کے جیسی گردان کرلو: دَعَوْتِ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا۔ اسی طرح دوسری گردانیں کرلو ٭

تنبیہ ۱۔ اوپر تین گردانیں ناقص واوی کی ہیں اور تین یائی کی ہیں۔ ہر ایک کی اصلیت پہچان کر تغیرات میں غور کرو۔
اِرْتَضٰی اصل میں اِرْتَضَوَ ہے مگر ثلاثی مزید میں ناقص واوی اور یائی کی گردان یکساں ہوجاتی ہے ٭

ماضی ناقص کے تغیرات

۲۔ مذکورہ گردانیں دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ ناقص کی ماضی میں صرف غائب کے چار صیغوں یعنی واحد و جمع مذکر اور واحد مؤنث و تثنیہ مؤنث میں تغیر ہوا ہے ٭

مگر سَرُوَ اور لَقِيَ کی گردانوں میں تو صرف ایک جمع مذکر غائب میں تغیر ہوا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے :۔

(۱) واحد مذکر غائب کے صیغے میں حسب قاعدۂ تعلیل نمبر(۱) واو اور ی کو الف سے بدل دیا گیا ہے: دَعَوَ سے دَعَا، رَمَيَ سے رَمٰی وغیرہ ٭

تنبیہ ۲۔ ماضی ناقص میں واو کو الف سے بدلیں تو ثلاثی مجرد میں اسے الف ہی کی شکل میں لکھا جاتا ہے:

دَعَا۔ عَفَا۔ اور مزید میں ی کی شکل میں: اِرْتَضٰی اور ی کو الف سے بدلیں تو ہر جگہ ی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمٰی، اِلْتَقٰی۔
مگر ضمیر منصوب متصل لاحق ہو تو الف ہی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمَاهُ (اس نے اس کو پھینکا) اِرْتَضَاكَ (اس نے تجھے پسند کیا) ٭

(۲) جمع مذکر غائب میں واو اور ی کو حسب قاعدۂ تعلیل نمبر(۶) و (۷) حذف کردیا گیا ہے دَعَوُوْا سے دَعَوْا، رَمَيُوْا سے رَمَوْا، سَرُوُوْا سے سَرُوْا، لَقِيُوْا سے لَقُوْا، اِرْتَضَيُوْا سے اِرْتَضَوْا، اِلْتَقَيُوْا سے اِلْتَقَوْا ٭

(۳) واحد اور تثنیہ مؤنث میں الف گرادیا جاتا ہے: دَعَتْ، دَعَتَا ٭

(۴) ماضی مجہول میں واو کے ماقبل کسرہ آجاتا ہے اس لئے واو کو ي سے بدل دیا جاتا ہے: دُعِوَ سے دُعِيَ، دُعِيَا، دُعُوْا، دُعِيَتْ، دُعِيَتَا، دُعِيْنَ، دُعِيْتَ الخ اسی طرح رُمِيَ سے رُمِيَا، رُمُوْا، رُمِيَتْ الخ۔ دیکھو مجہول میں ناقص واوی اور یائی ہمشکل ہوجاتے ہیں ٭

تَصْرِيْفُ الْمُضَارِعِ الْمَعْرُوْفِ مِنَ النَّاقِصِ

الواوی	الیائی	الواوی	الیائی	الواوی	الیائی
يَدْعُوْ	يَرْمِيْ	يَسْرُوْ	يَلْقٰى	يَرْتَضِيْ	يَلْتَقِيْ

الواوی	الیائی	الواوی	الیائی	الواوی	الیائی
يَدْعُوَانِ	يَرْمِيَانِ	يَسْرُوَانِ	يَلْقَيَانِ	يَرْتَضِيَانِ	يَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ م	يَرْمُوْنَ	يَسْرُوْنَ م	يَلْقَوْنَ	يَرْتَضُوْنَ	يَلْتَقُوْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تَلْقٰى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ م	يَرْمِيْنَ	يَسْرُوْنَ م	يَلْقَيْنَ	يَرْتَضِيْنَ	يَلْتَقِيْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تَلْقٰى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمُوْنَ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقَوْنَ	تَرْتَضُوْنَ	تَلْتَقُوْنَ
تَدْعِيْنَ	تَرْمِيْنَ م	تَسْرِيْنَ	تَلْقَيْنَ م	تَرْتَضِيْنَ م	تَلْتَقِيْنَ م
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمِيْنَ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقَيْنَ م	تَرْتَضِيْنَ م	تَلْتَقِيْنَ م
اَدْعُوْ	اَرْمِيْ	اَسْرُوْ	اَلْقٰى	اَرْتَضِيْ	اَلْتَقِيْ
نَدْعُوْ	نَرْمِيْ	نَسْرُوْ	نَلْقٰى	نَرْتَضِيْ	نَلْتَقِيْ

تنبیہ ۳۔ اوپر کی گردانوں میں بعض الفاظ باہم متشابہ ہیں ان کے سامنے م لکھ دیا ہے۔ بعض میں تغیّر ہوا ہے بعض اپنی اصلیت پر قائم ہیں۔ تغیّر کی اصلیت ٹھیک پہچانو ؛

مضارع ناقص کے تغیّرات

۲۔ مضارع ناقص کی گردانوں میں غور کرو۔ معلوم ہوگا کہ چاروں تثنیہ اور دونوں جمع مؤنث کے سوا باقی تمام صیغوں میں تغیّر ہوا ہے

(۱) دیکھو مضارع مفتوح العین کے پہلے صیغے میں واو اور ی کو حسب قاعدۂ تعلیل (نمبر۱) الف سے بدل دیا گیا ہے اور مکسور العین و مضموم العین میں ساکن کر دیا گیا ہے: يَلْقَيُ سے يَلْقٰى، يَرْضَوُ سے يَرْضٰى، يَدْعُوُ سے يَدْعُوْ اور يَرْمِيُ سے يَرْمِيْ

یہی تغیّر اُن تین صیغوں میں ہوا ہے جو ضمیر بارز[1] سے خالی ہیں: تَدْعُوْ، اَدْعُوْ، نَدْعُوْ۔ تَرْمِيْ، اَرْمِيْ، نَرْمِيْ۔ تَلْقٰى، اَلْقٰى، نَلْقٰى ؛

تنبیہ ۴۔ يَرْضٰى کی گردان يَلْقٰى کے جیسی ہوتی ہے ؛

(۲) جمع مذکر غائب و حاضر میں آخر کا حرف علّت حذف کر دیا گیا ہے۔ حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۷) و نمبر (۶): يَدْعُوُوْنَ سے يَدْعُوْنَ، تَدْعُوُوْنَ سے تَدْعُوْنَ، يَرْمِيُوْنَ سے يَرْمُوْنَ، يَلْقَيُوْنَ سے يَلْقَوْنَ ؛

(۳) واحد مؤنث حاضر میں اُوِيْ اور اِيِيْ سے اِيْ بن گیا

---

[1] فِعْل کے آخر میں جو حروف صیغوں کا اختلاف بتلانے کے لئے لگے ہیں وہ سب ضمیر بارز (ظاہر) کہلاتے ہیں اور جن صیغوں کے آخر میں کوئی علامت نہیں لگی ہے ان میں ضمیر مستتر (پوشیدہ) فرض کر لی جاتی ہے ؛

ہے اور اَیِیْ سے اَیْ ہوگیا ہے : تَدْعُوِیْنَ سے تَدْعِیْنَ، تَرْمِیِیْنَ سے تَرْمِیْنَ، تَلْقَیِیْنَ سے تَلْقَیْنَ، تَرْتَضِیِیْنَ اور تَلْتَقِیِیْنَ سے تَرْتَضِیْنَ ، تَلْتَقِیْنَ ؛

(۴) مجہول میں ناقص واوی اور یائی ہمشکل ہوجاتے ہیں یُدْعٰی، یُدْعَیَانِ، یُدْعَوْنَ، تُدْعٰی، تُدْعَیَانِ، یُدْعَیْنَ الخ اسی طرح یُرْمٰی وغیرہ ہے ؛

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۰

اَتٰی (ض-ی) آنا (ا = اٰتٰی) دینا	خَفَّفَ (۲) ہلکا کرنا
اَجَابَ (ا-و) جواب دینا۔ قبول کرنا	خَلَا (ن-و) خالی ہونا / گذر جانا [ــ اِلَیْهِ، بِهٖ مَعَهٗ] کسی سے تنہائی میں ملنا
اَصَابَ (ا-و) پہنچنا۔ لگ جانا۔ آپڑنا	
اِشْتَرٰی (۷-ی) خریدنا	دَرٰی (ض-ی) جاننا (ا) بتلانا
اَعْطٰی (ا-ی) دینا۔ عطا کرنا	دَعَا (ن-و) بُلانا [ــ لَهٗ] کسی کے لئے دعائے خیر کرنا [ــ عَلَیْهِ] بد دعا کرنا
بَقِیَ (س-ی) باقی رہنا (ا) باقی رکھنا	
بَکٰی (ض-ی) رونا (ا) رُلانا	رَضِیَ (س-ی) راضی ہونا (ا) راضی کرنا
بَلَا (ن-و) مبتلا کرنا۔ آزمانا	سَقٰی (ض-ی) پلانا
بَنٰی (ض-ی) بنا کرنا۔ تعمیر کرنا	سَمّٰی (۲-و) نام رکھنا
خَشِیَ (س-ی) ڈرنا	عَفَا (ن-و) مٹ جانا [ــ عَنْهُ] معاف کرنا
	کَفٰی (ض-ی) کافی ہونا۔ بچا لینا

بُنْدُقَةٌ گولی (بندوق کی)	طَهُوْرٌ بہت پاک
رُعْبٌ دھاک۔ دبدبہ	فَصٌّ (ج فصوص) نگینہ
سَهْمٌ تیر۔ حصّہ	قُنْبُلَةٌ (ج قَنَابِلُ) بم گولے
شَتّٰی متفرق۔ مختلف	مَزْرَعَةٌ (ج مَزَارِعُ) کھیتی

مشق نمبر ۳۲

(۱) دَعَا الرَّشِیْدُ اَبَا الْفَضْلِ فَاَتَاهُ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَاَتَاهُ خَاتَمًا فِیْ فَصِّهٖ اَلْمَاسٌ[1] (۲) کُنْتُ دَعَوْتُ الْاُسْتَاذَ اِلَی الطَّعَامِ فَمَا اَجَابَ (۳) اَرْضٰی حَامِدٌ اَبَاهُ بِخِدْمَتِهٖ فَدَعَا لَهٗ (۴) مَا کَانَتْ اُمُّ جَعْفَرَ رَاضِیَةً عَنْهُ فَدَعَتْ عَلَیْهِ (۵) رَمٰی هَاشِمٌ السَّهْمَ اِلَی الْاَسَدِ فَاَصَابَهٗ وَمَاتَ حَالًا (۶) لِمَاذَا تَبْکِیْنَ یَا بِنْتُ مَا اَبْکَاكِ؟ (۷) کَانَ الْوَلَدُ یَرْمِی الْحِجَارَةَ فِیْ جِهَاتٍ شَتّٰی وَاِذَا [ناگہاں] اَصَابَتْ حَجَرَةٌ اَخَاهُ الصَّغِیْرَ فَقَعَدَ یَبْکِیْ (۸) مَا بَقِیَ لَهٗ عُذْرٌ (۹) مَا [استفہامیہ] اَبْقَیْتَ لِنَفْسِكَ ؟ (۱۰) کَفَانِیْ مَا [موصولہ = جو] اَعْطَانِیَ اللّٰهُ مِنَ الْمَالِ (۱۱) بَقِیَتِ الْاُمُوْرُ عَلٰی حَالِهَا (۱۲) عَفَتِ الدِّیَارُ فِیْ اُوْرُبَّا بِالْقَنَابِلِ النَّارِیَّةِ (۱۳) عَفَوْنَا عَنْهُ (۱۴) عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ (۱۵) عُفِیَ عَنْهُ (۱۶) اَتَانَا اَخُوْكَ فَاٰتَیْنَا کِتَابًا وَمِحْبَرَةً (۱۷) تِلْكَ الْبَسَاتِیْنُ تُسْقٰی مِنْ مَاءِ النَّهْرِ (۱۸) هَلْ تَدْرِیْ کَمْ

[1] اَلْمَاس = ہیرا ؛

يَوْمًا مَضٰى مِنْ اَيَّامِ هٰذَا الشَّهْرِ (١٩) لَا اَدْرِيْ يَا سَيِّدِيْ لٰكِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّ الْيَوْمَ يَكُوْنُ التَّارِيْخُ الْعَاشِرُ (٢٠) دُعِيْتُ الْيَوْمَ اِلَى الْاَمِيْرِ (٢١) سُمِّيَتْ بِنْتُهٗ بِزَيْنَبَ (٢٢) اَحْسَنُ الْمَسَاجِدِ فِي الْهِنْدِ الْجَامِعُ الَّذِيْ بُنِيَ بِاَمْرِ السُّلْطَانِ شَاه جَهَان فِيْ دِهْلِي وَمِنْ عَجَائِبَاتِ الدُّنْيَا الْعِمَارَةُ الْمُسَمَّاةُ بِالتَّاج محل فِيْ اٰگره اَلَّتِيْ بَنَاهَا السُّلْطَانُ الْمَوْصُوْفُ [رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى]

(٢٣) رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا ✦ لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالٌ
فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ ✦ وَاِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ[1]

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(١) وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا (٢) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ (٣) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (٤) سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (٥) وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَكُمْ، اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ (٦) مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ (٧) وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (٨) فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (٩) وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا [اَنْ لَا] تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ (١٠) وَمَنْ يُّؤْتَى الْحِكْمَةَ

[1] لَا يَزَالُ یعنی ہمیشہ

فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا (١١) اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ (١٢) اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ[1] ✦

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میں نے رشید کو بُلایا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا تو میں نے اسے ایک کتاب دی (۲) ہم نے اپنے ساتھیوں کو کھانے کے لئے بلایا تو انھوں نے ہماری دعوت قبول کر لی (۳) پیر صاحب [شیخ] نے میرے لئے دعا [دعائے خیر] کی (۴) اس کا باپ اس سے راضی نہ تھا پس اسے بد دعا دی (۵) حامد نے بھیڑیے کی طرف ایک گولی پھینکی تو اسے لگی اور مر گیا (۶) اے لڑکے! تو کیوں روتا ہے تجھے کس نے رُلایا؟ (۷) اب اس [عورت] کے لئے کچھ مال باقی نہیں رہیگا (۸) تم اپنے بھائی کے لئے کیا باقی رکھوگے؟ (۹) ہمیں جو کچھ مال اللہ نے دیا ہے وہ ہمیں کافی ہوگا (۱۰) اس کے لڑکے کا نام محمود رکھا گیا (۱۱) یہ مدرسہ وزیر کے حکم سے تعمیر کیا گیا (۱۲) ہماری کھیتیاں بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہیں ✦

[1] اس جملے میں لفظ الجَنَّةَ مبتدا ہے۔ اگرچہ مؤخر ہے پھر بھی اَنَّ کی وجہ سے نصب دیا گیا ہے۔ لَهُمْ خبر مقدم ہے ✦

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

دَعَا الرَّشِيْدُ اَبَا الْفَضْلِ اِلٰى بَيْتِهٖ

اس طرح: (دَعَا) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب ازقسم ناقص واوی دراصل دَعَوَ، قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق واو کو الف سے بدل دیا گیا ہے، ثلاثی مجرد،

(الرَّشید) اَلْ حرف تعریف ہے، (رشید) اسم صفة، مشتق ہے رَشَدَ [سمجھ دار ہونا] سے، مگر یہاں اسم علم ہے۔ واحد مذکر ازقسمِ صحیح، کیونکہ اس کے حروفِ اصلیہ میں کوئی حرف علت یا ہمزہ نہیں اور دو حرف ایک جنس کے بھی نہیں ہیں۔ معرب ہے۔

(اَبَا) اسم جامد، واحد مذکر۔ ازقسم ناقص کیونکہ اصل میں اَبَوٌ ہے، واو حذف کرکے اَبٌ بولا جاتا ہے۔ مضاف ہے اور حالتِ نصبی میں ہے اس لئے اَبَا پڑھا جاتا ہے، معرب۔

(الفضلِ) اسم مصدر ہے۔ یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر ازقسمِ صحیح، معرب۔

(اِلٰی) حرف جرّ، مبنی۔

(بَیْت) اسم، واحد، مذکر، نکرہ ہے مگر ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے۔ ازقسمِ اجوف کیونکہ درمیانی حرف یٰ ہے

معرب ہے۔

( ) ضمیر مجرور، واحد مذکر غائب، مبنی ؞

تحلیلِ نحوی اس طرح

(دَعَا) فعل ماضی، مبنی (الرشید) فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے (اَبَا) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے مضاف بھی ہے اس لئے اس کا نصب الف سے آیا ہے (دیکھو سبق ۱۱-۲)، (الفضل) مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ (اِلٰی) حرف جارّ، (بیت) مجرور (ہٖ) ضمیر مجرور، مضاف الیہ ہے بیت کا اس لئے وہ حالت جرّی میں ہے۔ جار ومجرور مِل کر متعلقِ فعل،

فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ؞

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ مِنَ النَّاقِصِ			اَلْاَمْرُ الْحَاضِرُ مِنَ النَّاقِصِ
لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَلْقَ	
لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَرْمِيَا	لَمْ يَلْقَيَا	
لَمْ يَدْعُوْا	لَمْ يَرْمُوْا	لَمْ يَلْقَوْا	

اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ مِنَ النَّاقِصِ			اَلْاَمْرُ الْحَاضِرُ مِنَ النَّاقِصِ		
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ			
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا			
لَمْ يَدْعُوْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ يَلْقَيْنَ			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ	اُدْعُ[1]	اِرْمِ[2]	اِلْقَ[3]
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَلْقَوْا	اُدْعُوْا	اِرْمُوْا	اِلْقَوْا
لَمْ تَدْعِيْ	لَمْ تَرْمِيْ	لَمْ تَلْقَيْ	اُدْعِيْ	اِرْمِيْ	اِلْقَيْ
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِيْنَ	لَمْ تَلْقَيْنَ	اُدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	اِلْقَيْنَ
لَمْ اَدْعُ	لَمْ اَرْمِ	لَمْ اَلْقَ			
لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَلْقَ			

تنبیہ ۱۔ حالتِ جزمی میں فعل ناقص کے مضارع اور امر کا لام کلمہ (حرفِ علت) پانچ صیغوں سے حذف کردیا جاتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرادیا جاتا ہے مگر جمع مؤنث کے دو صیغوں میں تغیر نہیں ہوتا کیونکہ وہ مبنی ہیں۔

[1] تو بلا [2] تو پھینک [3] تو ملاقات کر

اَلْمُضَارِعُ الْمَنْصُوْبُ مِنَ النَّاقِصِ			اَلْمُضَارِعُ الْمُؤَكَّدُ مِنَ النَّاقِصِ	
لَنْ يَدْعُوَ[1]	لَنْ يَرْمِيَ[2]	لَنْ يَلْقٰى[3]	لَيَدْعُوَنَّ[4]	لَيَلْقَيَنَّ[5]
لَنْ يَدْعُوَا	لَنْ يَرْمِيَا	لَنْ يَلْقَيَا	لَيَدْعُوَانِّ	لَيَلْقَيَانِّ
لَنْ يَدْعُوْا	لَنْ يَرْمُوْا	لَنْ يَلْقَوْا	لَيَدْعُنَّ	لَيَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقٰى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ يَدْعُوْنَ	لَنْ يَرْمِيْنَ	لَنْ يَلْقَيْنَ	لَيَدْعُوْنَانِّ	لَيَلْقَيْنَانِّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقٰى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَلْقَوْا	لَتَدْعُنَّ	لَتَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعِيْ	لَنْ تَرْمِيْ	لَنْ تَلْقَيْ	لَتَدْعِنَّ	لَتَلْقَيِنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِيْنَ	لَنْ تَلْقَيْنَ	لَتَدْعُوْنَانِّ	لَتَلْقَيْنَانِّ
لَنْ اَدْعُوَ	لَنْ اَرْمِيَ	لَنْ اَلْقٰى	لَاَدْعُوَنَّ	لَاَلْقَيَنَّ
لَنْ نَدْعُوَ	لَنْ نَرْمِيَ	لَنْ نَلْقٰى	لَنَدْعُوَنَّ	لَنَلْقَيَنَّ

تنبیہ ۲۔ يَرْمِيْ سے مضارع مؤکّد: لَيَرْمِيَنَّ، لَيَرْمِيَانِّ، لَيَرْمُنَّ، لَتَرْمِيَنَّ، لَتَرْمِيَانِّ، لَيَرْمِيْنَانِّ الخ

[1] وہ ہرگز نہیں بلائیگا [2] وہ ہرگز نہیں پھینکیگا [3] وہ ہرگز نہیں ملیگا [4] وہ ضرور ہی بلائیگا [5] وہ ضرور ہی ملیگا

اِسْمُ الْفَاعِلِ

دَاعٍ (دراصل دَاعِوٌ) دَاعِيَانِ دَاعُوْنَ دَاعِيَةٌ دَاعِيَتَانِ دَاعِيَاتٌ

رَمٰی سے رَامٍ، لَقِيَ سے لَاقٍ، مگر اَلْ لگایا جائے تو اَلدَّاعِيْ وغیرہ ہوگا[1]

اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ

مَدْعُوٌّ مَدْعُوَّانِ مَدْعُوُّوْنَ مَدْعُوَّةٌ مَدْعُوَّتَانِ مَدْعُوَّاتٌ

رَمٰی سے مَرْمِيٌّ مَرْمِيَّانِ الخ اور لَقِيَ سے مَلْقِيٌّ ہوگا

اِسْمُ الظَّرْفِ

مَدْعًی (دراصل مَدْعَوٌ) مَدْعَيَانِ
مَدْعَاةٌ (دراصل مَدْعَوَةٌ) مَدْعَاتَانِ
} مَدَاعٍ (دراصل مَدَاعِوُ)

رَمٰی سے مَرْمًی اور لَقِيَ سے مَلْقًی ہوگا

اِسْمُ الْاٰلَةِ

مِدْعًی (= مِدْعَوٌ) مِدْعَيَانِ
مِدْعَاةٌ (= مِدْعَوَةٌ) مِدْعَاتَانِ
} مَدَاعٍ (= مَدَاعِوُ)

مِدْعَاءٌ (= مِدْعَاوٌ) مِدْعَاوَانِ مَدَاعِيُّ (= مَدَاعِيْوُ)

اسی طرح مِرْمًی اور مِلْقًی وغیرہ ہوگا

اِسْمُ التَّفْضِيْلِ

اَدْعٰی (اَدْعَوُ) اَدْعَيَانِ اَدْعَوْنَ یا اَدَاعٍ

دُعْوٰی یا دُعْيَا دُعْوَيَانِ دُعْوَيَاتٌ یا دُعًی

[1] دیکھو سبق ۱۰-۹

الصَّرْفُ الصَّغِيْرُ مِنَ النَّاقِصِ لِلثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۱۔ اَلْقٰی	يُلْقِيْ	اَلْقِ	مُلْقٍ	مُلْقًی	اِلْقَاءٌ[1]
۲۔ لَقّٰی	يُلَقِّيْ	لَقِّ	مُلَقٍّ	مُلَقًّی	تَلْقِيَةٌ[2]
۳۔ لَاقٰی	يُلَاقِيْ	لَاقِ	مُلَاقٍ	مُلَاقًی	مُلَاقَاةٌ یا لِقَاءٌ[3]
۴۔ تَلَقّٰی	يَتَلَقّٰی	تَلَقَّ	مُتَلَقٍّ	مُتَلَقًّی	تَلَقٍّ[4]
۵۔ تَلَاقٰی	يَتَلَاقٰی	تَلَاقَ	مُتَلَاقٍ	مُتَلَاقًی	تَلَاقٍ[5]
۶۔ اِنْقَضٰی	يَنْقَضِيْ	اِنْقَضِ	مُنْقَضٍ	مُنْقَضًی	اِنْقِضَاءٌ[6]
۷۔ اِلْتَقٰی	يَلْتَقِيْ	اِلْتَقِ	مُلْتَقٍ	مُلْتَقًی	اِلْتِقَاءٌ[7]
۸۔ اِرْعَوٰی	يَرْعَوِيْ	اِرْعَوِ	مُرْعَوٍ	مُرْعَوًی	اِرْعِوَاءٌ[8]
۱۰۔ اِسْتَلْقٰی	يَسْتَلْقِيْ	اِسْتَلْقِ	مُسْتَلْقٍ	مُسْتَلْقًی	اِسْتِلْقَاءٌ[9]

مذکورہ گردانیں دیکھ کر تعلیل کے چند نئے قاعدے تم بخوبی سمجھ سکتے ہو جو حسبِ ذیل ہیں:-

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۸) اِوٌ، اِیٌ، اُوٌ اور اُیٌ سے اٍ ہو جاتا ہے: دَاعِوٌ سے دَاعٍ، تَلَاقُيٌ (بروزن تفاعُلٌ) سے تَلَاقٍ

مگر آخر میں تنوین نہ ہو تو اِیْ بن جائیگا: اَلدَّاعِيْ، اَلتَّلَاقِيْ

اسی طرح مَدَاعِوُ سے مَدَاعِيْ (جمع اسم ظرف از دَعَا) مَرَامِيُ سے مَرَامِيْ

[1] ڈالنا [2] کسی کو کوئی چیز دے دینا [3] ملاقات کرنا [4] ملنا۔ سیکھ لینا [5] آمنے سامنے آنا [6] ختم ہو جانا [7] آمنے سامنے آنا [8] باز آنا [9] چت لیٹنا

تنبیہ ۳۔ ناقص سے ہر ایک اسم فاعل[1] میں اور باب ۴ اور ۵ کے مصادر میں یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے ؛

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۹) اَوٌ اور اَیٌ سے اًی بن جاتا ہے: مَدْعَوٌ سے مَدْعًی (واحد اسم ظرف) مُلْقَیٌ سے مُلْقًی (اسم مفعول از اَلْقٰی ؛

تنبیہ ۴۔ ناقص سے ثلاثی مزید کے ہر ایک اسم مفعول میں یہ قاعدہ جاری ہوگا ؛

قاعدۂ تعلیل نمبر (۲۰) اُوْیٌ سے اِیٌّ ہو جاتا ہے جیسے مَرْمُوْیٌ سے مَرْمِیٌّ (اسم مفعول از رَمٰی)، مَرْضُوْیٌ سے مَرْضِیٌّ از رَضِیَ ؛

تنبیہ ۵۔ مذکورہ گردانوں کے مصادر میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۳) جاری کیا گیا ہے: اِلْقَایٌ سے اِلْقَاءٌ وغیرہ ؛

تنبیہ ۶۔ ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر بجائے تَفْعِیْلٌ کے تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے: لَقّٰی سے تَلْقِیَةٌ، سَمّٰی سے تَسْمِیَةٌ ؛

تنبیہ ۷۔ ناقص واوی ثلاثی مجرد کے باب نَصَرَ، سَمِعَ اور کَرُمَ سے آیا کرتا ہے: دَعَا یَدْعُوْ،

[1] نیز اسم ظرف اور اسم آلہ کی جمع میں ؛

رَضِیَ یَرْضٰی اور سَرُوَ یَسْرُوْ۔ اور ناقص یائی باب ضَرَبَ، فَتَحَ اور سَمِعَ سے آتا ہے: رَمٰی یَرْمِیْ، سَعٰی یَسْعٰی اور لَقِیَ یَلْقٰی ؛

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۱

بَغٰی (ض۔ی) چاہنا۔ بَغِیَ (س) باغی ہونا

اِبْتَغٰی (۷۔ی) چاہنا

اِنْبَغٰی (۶۔ی) مناسب ہونا۔ اس کا مضارع (یَنْبَغِیْ) ہی کثیر الاستعمال ہے

اِسْتَجَابَ (۱۰۔و) قبول کرنا

بَالٰی (۳۔ی) پروا کرنا

بَلَّغَ (۲) پہنچا دینا

تَحَابَّ (۵) باہم محبت رکھنا

تَمَنّٰی (۴۔ی) آرزو کرنا

سَعٰی (ف۔ی) کوشش کرنا۔ دوڑنا

صَبَّحَ (۲) صبح کا سلام کرنا یعنی صَبَّحَكَ اللّٰهُ بِالْخَیْرِ کہنا

صَلّٰی (۲۔ی) نماز پڑھنا۔ [علیه] درود پڑھنا۔ رحمت بھیجنا

قَضٰی (ض۔ی) حکم کرنا۔ فیصلہ کرنا

لَاقٰی (۳۔ی) ملاقات کرنا۔ سامنے آنا

مَسّٰی (۲۔ی) شام کا سلام کرنا یعنی مَسَّاكَ اللّٰهُ بِالْخَیْرِ کہنا

مَشٰی (ض۔ی) چلنا

مَضّٰی (۲۔ی) گذارنا

نَادٰی (۳۔ی) پکارنا۔ منادی کرنا

نَهٰی (ف۔ی) روکنا۔ منع کرنا، (۷) رک جانا

هَدٰی (ض۔ی) ہدایت کرنا۔ ٹھیک راستہ بتلانا (۷) ہدایت قبول کرنا۔ ٹھیک راہ پر چلنا (۱) ہدیہ دینا (۵) باہم ایک دوسرے کو تحفہ تحائف بھیجنا

اَبْلَقُ چتلا	غَالٍ مہنگا
مُنْيَةٌ خواہش۔ آرزو	غَايَةٌ انتہا
بَيْعٌ (مصدر ہے بَاعَ کا) بیچنا۔ خرید و فروخت	غَيٌّ (غَوٰی کا مصدر ہے) بھٹکنا۔ گمراہی
تَهْلُكَةٌ ہلاکی	مَرَحًا اِتراتے ہوئے۔ اکڑتے ہوئے
جِبْهَةٌ پیشانی	مِيلَادٌ پیدائش۔ پیدائش کا وقت یا دن
رَخِيصٌ سستا	هَلَّا کیوں نہیں؟
عَسٰى غالبًا۔ اُمید ہے	

مشق نمبر ۳۳

(۱) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، مَسَّاكُمُ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ	وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُ يُمَسِّيكَ بِالْخَيْرِ
(۲) عَسٰى اَنْ تَكُوْنَ مَضَّيْتَ اَيَّامَ الْعُطْلَةِ بِالْهَنَاءِ وَالْعَافِيَةِ يَا حَامِدُ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا اُسْتَاذِیْ مَضَّيْتُ اَيَّامَ الْعُطْلَةِ عَلٰى جَبَلِ شِمْلَه فِیْ اَحْسَنِ الْاَحْوَالِ
(۳) هَلْ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ
(۴) هَلْ تُصَلُّوْنَ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟	نَعَمْ يُصَلِّیْ بِنَا[1] اَبُوْنَا
(۵) اُدْعُ اَخَاكَ	دَعَوْتُهٗ فَقَالَ اَنَا اٰتِیْ خَلْفَكَ
(۶) مَنْ اَعْطَاكَ هٰذَا الْكِتَابَ؟	اَعْطَانِيْهِ صَدِيْقِیْ خَالِدٌ

[1] يُصَلِّیْ بِنَا۔ ہمارے ساتھ نماز پڑھتا ہے یعنی ہمیں نماز پڑھاتا ہے۔

(۷) فَمَا اَعْطَيْتَهٗ فِی الْعِوَضِ	لَمْ اُعْطِهٖ شَيْئًا، هُوَ لَا يَقْبَلُ الْعِوَضَ
(۸) يَنْبَغِیْ لَكَ اَنْ تُهْدِيَهٗ يَوْمَ مِيْلَادِهٖ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَادُوْا تَحَابُّوْا	نَعَمْ اُرِيْدُ اَنْ اُهْدِيَهٗ شَيْئًا يُحِبُّهٗ وَيَرْضٰى بِهٖ
(۹) هَلْ تَمْشِیْ مَعَنَا اِلٰى بَيْتِ الْاُسْتَاذِ السَّيِّدِ سَعِيْدٍ الْهَاشِمِیِّ	نَعَمْ اَمْشِیْ مَعَكَ بِالرِّضَا وَالسُّرُوْرِ لِاَنِّیْ مُتَمَنٍّ لِقَاءَ حَضْرَةِ الْهَاشِمِیِّ
(۱۰) فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فِی الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ وَامْشِ مَعِیَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ	عَلَى الْعَيْنِ وَالرَّاْسِ، سَاُصَلِّیْ هُنَاكَ
(۱۱) بِكَمْ اِشْتَرَيْتَ هٰذَا الْحِصَانَ الْاَبْلَقَ يَا فُؤَادُ؟	اِشْتَرَيْتُهٗ بِمِئَةٍ وَعِشْرِيْنَ رُبِيَّةً
(۱۲) رَخِيْصٌ، مَا هُوَ بِغَالٍ اِشْتَرِ لِیْ مِنْ فَضْلِكَ مِثْلَ هٰذَا الْحِصَانِ	طَيِّبٌ، لَاَشْتَرِيَنَّ لَكَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
(۱۳) لٰكِنْ لَا تَشْتَرِ لِیْ حِصَانًا اَبْلَقَ اِنِّیْ اُحِبُّ الْاَسْوَدَ الَّذِیْ فِیْ غُرَّتِهٖ بَيَاضٌ	اَحْسَنْتَ! سَاَشْتَرِیْ لَكَ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى يَا سَيِّدِیْ
(۱۴) كَمْ تَتَعَلَّمُ الْاِنْكِلِيْزِيَّ وَاَيْشٍ تَبْغِیْ مِنْهُ يَا اَحْمَدُ؟	اَتَمَنّٰى اَنْ اَكُوْنَ دُكْتُوْرًا مَاهِرًا لِاَخْدِمَ الْمَرْضٰى

(۱۵) هَلْ سَمِعْتَ "مَا كُلُّ مَا يَتَمَنَّى الْمَرْءُ يُدْرِكُهُ"

نعم سمعتُ، لٰكِنْ لَسْتُ بِقَانِطٍ وَلَا اُبَالِيْ بِهٖ، اُرِيْدُ اَنْ اَسْعٰى حَتّٰى اُدْرِكَ مَا اَتَمَنَّاهُ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ

(۱۶) اَحْسَنْتَ يا احمدُ، مُنْيَتُكَ مُبَارَكَةٌ، جَعَلَ اللّٰهُ سَعْيَكَ مَشْكُوْرًا وَبَلَّغَكَ غَايَةَ مَا تَتَمَنَّاهُ

آمين، اُدْعُ لِيْ يَا شَيْخُ دَائِمًا فِيْ اوقاتِكَ المخصوصةِ فَاِنَّ دَعْوَةَ الصَّالِحِيْنَ مُسْتَجَابَةٌ۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (۲) اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (۳) اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً (۴) لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ [وَاخْشَوْنِيْ] اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۵) مَا[1] اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (۶) وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (۷) لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا (۸) لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا (۹) قَالَ اَلْقِهَا يَا مُوْسٰى فَلَمَّا اَلْقٰهَا فَاِذَا[2] هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى (۱۰) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ

[1] پہلا مَا نافیہ ہے یعنی "نہیں" دوسرا مَا موصولہ ہے یعنی "جو کچھ"۔ [2] یہاں اذا کے معنی ہیں "ناگہاں"

لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ (۱۱) فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا (۱۲) فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (۱۳) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (۱۴) اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ[1] [حِسَابِيْ] (۱۵) يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً

اشعار

يَا اَيُّهَا الرَّجُلُ الْمُعَلِّمُ غَيْرَهٗ — هَلَّا لِنَفْسِكَ كَانَ ذَا[2] التَّعْلِيْمُ
اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَانْهَهَا عَنْ غَيِّهَا — فَاِذَا انْتَهَتْ عَنْهُ فَاَنْتَ حَكِيْمُ
فَهُنَاكَ يُسْمَعُ مَا تَقُوْلُ وَيُهْتَدٰى — بِالْقَوْلِ مِنْكَ وَيَنْفَعُ التَّعْلِيْمُ

(ابو الاسود الدُّؤَلِي۔ المتوفی سنہ ۶۹ھ)

ذیل کے جملے میں جتنے افعال ہیں ان کے صیغے، اقسام اور اصلیت پہچانو:

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ، ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

[1] اس کے آخر کی ھ زائد ہے اس کے کچھ معنی نہیں ہیں۔ [2] ذَا اسم اشارہ ہے = "وہ"۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْفِعْلُ اللَّفِيْفُ وَفِعْلُ رَءٰى

ا ۔ لفیف وہ فعل یا اسم ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علت ہوں اس کی دو قسمیں ہیں :۔

(۱) لفیف مقرون جس میں دونوں حرف علت باہم قرین (متصل) ہوں : رَوٰی (= رَوَیَ ۔ روایت کرنا) گویا یہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے ؛

(۲) لفیف مفروق جس میں دونوں حرفِ علت کے درمیان کوئی حرفِ صحیح حائل ہو : وَقٰی (= وَقَیَ ۔ بچانا) گویا یہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے ؛

۲ ۔ لفیف مقرون میں تو صرف ناقص کے تغیرات ہونگے اور مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے ۔ پس رَوٰی کی گردان رَمٰی کے قیاس پر تم خود کر سکتے ہو ۔ اور وَقٰی کی صرف صغیر ہم نیچے لکھ دیتے ہیں اس کی صرف کبیر تم خود بنا لینا :۔

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
وَقٰی	يَقِيْ (= يَوْقِيْ)	قِ (= اِوْقِيْ)	وَاقٍ	مَوْقِيٌّ	وِقَايَةٌ

تنبیہ ۱ ۔ قِ (امر) اصل میں اِوْقِيْ تھا ۔ واو بروئے قاعدۂ تعلیل (۱۴) حذف کر دیا گیا اور ی حالت جزمی کی وجہ سے گرا دی گئی ؛

امر کی پوری گردان اس طرح ہوگی : قِ ، قِيَا ، قُوْا ، قِيْ ، قِيَا ، قِيْنَ

باب اِفْتَعَلَ سے وَقٰی کی صرف صغیر اِتَّقٰی (= اِوْتَقَیَ) ، يَتَّقِيْ ، اِتَّقِ ، مُتَّقٍ ، مُتَّقًی ، اِتِّقَاءٌ (ڈرنا ۔ بچنا ۔ پرہیز کرنا) ؛

تنبیہ ۲ ۔ اِتَّقٰی اصل میں اِوْتَقَیَ تھا ۔ حسب قاعدۂ تعلیل (۱۲) واو کو ت سے بدل دیا گیا اور ی کو حسب قاعدۂ تعلیل (۱) الف سے بدلا گیا ؛

۳ ۔ فعلُ رَءٰى (دیکھنا ۔ سمجھنا)

(۱) ظاہر ہے کہ رَءٰى میں عین کلمہ ہمزہ ہونے کی وجہ سے مہموز العین ہے اور لام کلمہ ی ہونے کی وجہ سے ناقص ہے ۔

(۲) اس کی ماضی کی گردان تو رَمٰی جیسی ہوگی ۔ مگر مضارع اور امر سے ہمزہ حذف کر دیا جاتا ہے چنانچہ مضارع کی گردان اس طرح ہوگی :۔

یَرٰی، یَرَیَانِ، یَرَوْنَ، تَرٰی، تَرَیَانِ، یَرَیْنَ، تَرٰی،
تَرَیَانِ، تَرَوْنَ، تَرَیْنَ، تَرَیَانِ، تَرَیْنَ، اَرٰی، نَرٰی ۔

تنبیہ ۳۔ فعل رَاٰی کا مضارع مجہول یعنی یُرٰی
تُرٰی کبھی گمان کرنے کے معنی میں آتا ہے اور اکثر تعجب کے موقع پر
استعمال ہوتا ہے: ھَلْ تُرٰی (کیا تو خیال کرتا ہے؟) اسی مطلب
کے لئے کبھی یا تُرٰی بھی بولتے ہیں ۔

(۳) اور امر حاضر کی گردان یوں کی جائیگی:
رَ رَیَا رَوْا رَیْ رَیَا رَیْنَ

تنبیہ ۴۔ رَاٰی کا ماضی اور مضارع ہی کثیر الاستعمال
ہے۔ امر حاضر کا استعمال شاید ہی ہوتا ہو۔ اس معنی میں اکثر
اُنْظُرْ کا استعمال کرتے ہیں اور جدید محاورے میں اکثر لفظ شُفْ
(دیکھ) کا استعمال ہوتا ہے ۔

(۴) اسم فاعل "رَاءٍ" مثل رَامٍ کے اور اسم مفعول
مَرْءِیٌّ مثل مَرْمِیٌّ کے ۔

(۵) ابواب ثلاثی مزید میں سے صرف باب اَفْعَلَ میں
ہمزہ گرا دیا جاتا ہے:۔
اَرٰی یُرِیْ اَرِ مُرِیٌّ مُرَاءٌ اِرَاءَةٌ[۱]

۱ دکھانا۔ بتلانا۔

تنبیہ ۵۔ آخر کے تین صیغوں میں خلاف قیاس ھمزہ کو عین
کلمہ کی جگہ سے ہٹا کر لام کلمہ کی جگہ لایا گیا ہے اور ی کو عین
کلمہ بنا کر اجوف (مُرِیْدٌ۔ مُفِیْدٌ) کی مانند یہ صیغے بنائے
گئے ہیں ۔

تنبیہ ۶۔ ابواب مزید سے امر حاضر بھی برابر مستعمل ہے ۔

(۶) باقی ابواب مزید میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا۔ ان کی
گردانیں ناقص کی طرح کر لو:۔
باب فَاعَلَ سے رَاءٰی، یُرَاءِیْ، رَاءِ، مُرَاءٍ، مُرَاءًی، رِئَاءٌ[۱]
باب اِفْتَعَلَ سے اِرْتَاٰی، یَرْتَاْئِیْ، اِرْتَأْ، مُرْتَاءٍ، مُرْتَاءًی، اِرْتِیَاءٌ[۲]

۴۔ رَوِیَ یَرْوٰی (سیراب ہونا)، قَوِیَ یَقْوٰی (قوی ہونا)،
سَوِیَ یَسْوٰی (برابر ہونا) لفیف مقرون ہیں۔ ان کی گردانیں
ناقص یائی (لَقِیَ یَلْقٰی) جیسی ہونگی۔ چونکہ یہ سب لازم ہیں اس
لئے اسم فاعل کی بجائے ان سے اسم صفة فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا
ہے: رَوِیٌّ (سیراب) قَوِیٌّ (مضبوط) سَوِیٌّ (برابر) ۔

۵۔ حَیِیَ (در اصل حَیِوَ (زندہ ہونا)، مضارع یَحْیٰی، اسم صفة
حَیٌّ (زندہ) ۔

۱ محض دکھاوے کے لئے کوئی کام کرنا ۔ ۲ غور کرنا۔ شک کرنا ۔

بابِ اَفْعَلَ سے اَحْیٰی، یُحْیِیْ، اَحْیِ، مُحْیٍ، مُحْیً، اِحْیَاءٌ (زندہ کرنا)۔

بابِ فَعَّلَ سے حَیّٰی، یُحَیِّیْ، حَیِّ، تَحِیَّۃٌ [مصدر]۔ (زندہ رکھنا۔ مراسم آداب و سلام بجالانا)۔

بابِ اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَحْیٰی، یَسْتَحْیِیْ، اِسْتَحْیِ، اِسْتِحْیَاءٌ (شرمانا۔ زندہ رہنے دینا)۔

اس میں سے پہلی ی گرا کر یوں بھی کہتے ہیں: اِسْتَحٰی، یَسْتَحِیْ، اِسْتَحِ۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۲

اَبْدٰی (ا-ی) ظاہر کرنا
تَجَرَّعَ (۴) گھونٹ گھونٹ پینا
حَالَ (ن-و) حائل ہونا۔ آڑے آنا
اِرْتَاحَ (یَرْتَاحُ-،-و) راحت پانا
رَوٰی (ض) روایت کرنا
رَوِیَ (س) سیراب ہونا (۱) سیراب کرنا
زَالَ (زُوْلٌ) زائل ہونا۔ دفع ہونا
سَهَا (ن-و) بھولنا۔ غفلت کرنا
سَاہٍ (اسم فاعل) بھولنے والا

طَرَحَ (ف) پھینک دینا۔ ڈال دینا
عَتَبَ (ض) عتاب کرنا۔ ملامت کرنا
لَقّٰی (۲-ی) کسی کو کوئی چیز دے دینا
(۴) حاصل کرنا
مَاتَ (ن-و) مرنا (۱) مار ڈالنا
وَلِیَ (یَلِیْ-ح-ی) قریب ہونا۔ متصل ہونا (۲) والی بنانا۔ پیٹھ پھیرنا
(۴) والی ہونا۔ دوست رکھنا۔ پیٹھ پھیرنا

اِرْتِقَاءٌ (مصدر) ترقی کرنا
اُسْبُوْعٌ (ج اَسَابِیْعُ) ہفتہ۔ سات دن
اُسْرَۃٌ خاندان۔ کُنبہ۔ گھر والے
اَلْاٰنٰی (ج اٰنَاءٌ) دن کا حصہ۔ دن بھر
جِھَۃٌ طرف۔ سبب
حَزِیْنٌ غمگین
حَیْثُ جبکہ
حَنُوْنٌ مہربان
رَشَادٌ سیدھا
سَیْرٌ رفتار
غُصَّۃٌ (ج غُصَصٌ) گلے میں رُکنے والا گھونٹ یا لقمہ
غِنٰی تونگری۔ بے نیازی

فُسُوْقٌ، سَبٌّ، شَتْمٌ گالی گلوج
فِرَاسَۃٌ عقل کی تیزی
قَفَا (ج اَقْفِیَۃٌ) پیٹھ
قَطُّ کبھی نہیں (زمانۂ ماضی کی نفی کے لئے آتا ہے)
کِتَابٌ۔ رِسَالَۃٌ۔ مَکْتُوْبٌ خط
لَاسِیَّمَا خصوصًا
کَاَنَّکَ گویا کہ تُو
مَنَامٌ نیند
نَضْرَۃٌ تازگی
وَقُوْدٌ ایندھن
وَیْلٌ بڑی مصیبت۔ عذاب
مَاعُوْنٌ گھر میں برتنے کی چیزیں۔ کارِ خیر

مشق نمبر ۳۴

(۱) قِ قَفَاکَ [دیکھو درس] کَیْ لَا یُضْرَبَ قَفَاکَ (۲) اِسْتَحِ مِنَ اللّٰہِ (۳) ھَلَّا تَسْتَحْیُوْنَ یَا اَوْلَادُ؟ (۴) لِمَ لَا تَقِیْ لِسَانَکَ مِنَ الْکِذْبِ وَالْفُسُوْقِ (۵) اِتَّقِ اللّٰہَ وَاتَّقِ الْمَعْصِیَۃَ

(۶) کَانَ وَلّٰی هٰرُوْنُ الرَّشِیْدُ عَبْدًا حَبَشِیًّا عَلٰی مِصْرَ (۷) لَمْ اَرَ مِثْلَ هٰذِهِ الْاِبْنَةِ قَطُّ (۸) مَالِیَ[1] اَرَاكَ حَزِیْنًا؟ (۹) هَلْ رَأَیْتُمُوْنِیْ اٰتِیًا اِلَیْكُمْ؟ (۱۰) مَا[2] تَرٰی فِیْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ اَیُّهَا الْفَاضِلُ؟ (۱۱) اَرٰی اَنَّ رَأْیَكُمْ صَحِیْحٌ (۱۲) اَرِنِیْ كِتَابَكَ (۱۳) اُعْبُدِ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاكَ [اَلْحَدِیْثُ] (۱۴) اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَرٰی بِنُوْرِ اللّٰهِ [الحدیث] (۱۵) اَتَرَوْنَ هٰذِهِ [الْمَرْءَةُ] طَارِحَةً وَلَدَهَا فِی النَّارِ؟ [الحدیث] (۱۶) كَانَ فِرْعَوْنُ یَقْتُلُ اَبْنَاءَ بَنِیْ اِسْرَاءِیْلَ وَیَسْتَحْیِیْ بَنَاتِهِمْ (۱۷) رَوَیْنَا هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (۱۸) هٰذِهِ الْحِكَایَةُ مَرْوِیَّةٌ عَنِ الْاَصْمَعِیِّ (۱۹) نَهْرُ النِّیْلِ یُرْوِیْ مَزَارِعَ مِصْرَ

اَشْعَارٌ

(۲۰) وَلَمْ اَرَ بَعْدَ الدِّیْنِ خَیْرًا مِنَ الْغِنٰی + وَلَمْ اَرَ بَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ
(۲۱) قُلُوْبُ الْاَصْفِیَاءِ لَهَا عُیُوْنٌ + تَرٰی مَا[3] لَا یَرَاهُ النَّاظِرُوْنَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَقُوْدُهَا

[1] مَالِیْ کیا ہے مجھے، یعنی کیا سبب؛ [2] اس میں مَا استفہام کے لئے ہے؛ [3] مَا موصولہ ہے، یعنی جو چیز

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (۲) فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَسُرُوْرًا (۳) اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ؟ (۴) قَالَ [اِبْرَاهِیْمُ] یَا بُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی؟ (۵) قَالَ [مُوْسٰی] رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْكَ، قَالَ لَنْ تَرَانِیْ (۶) فَوَیْلٌ لِلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَاءُوْنَ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ (۷) اِذْ قَالَ [اِبْرَاهِیْمُ] رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ قَالَ [الْمَلِكُ الْكَافِرُ] اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ (۸) وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اپنا منہ بچاؤ تاکہ تمھاری پیٹھ پر مار نہ پڑے [تمھاری پیٹھ ماری نہ جائے] (۲) تم اپنی زبان گالی گلوج سے کیوں نہیں بچاتے؟ (۳) اے میری بہن! اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ (۴) ہم نے کبھی مثل اس پھول کے نہ دیکھا (۵) کیا تو دیکھ رہا تھا کہ ہم تیری طرف آ رہے ہیں؟ (۶) اے عالمو! اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے [آپ کیا دیکھتے ہیں؟] (۷) ہماری رائے ہے [ہم دیکھتے ہیں] کہ وہ صحیح نہیں ہے (۸) اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر

تم اُس کو نہیں دیکھتے تو وہ [تو] تمھیں بیشک دیکھ رہا ہے (۹) ایمان والے اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں پس تم اُن کی تیز بینی [فراسة] سے ڈرو (۱۰) مجھے تم اپنی کتابیں بتاؤ [دکھلاؤ] (۱۱) مسلمانوں کے خلیفہ نے مجھے بغداد پر گورنر [والی] بنایا (۱۲) ایمان والے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو [دوزخ کی] آگ سے بچائیں (۱۳) اے لڑکیو! اللہ سے شرم کیا کرو اور اسی سے ڈرا کرو ؞

«كِتَابٌ مِنْ وَالِدٍ اِلٰى وَلَدِهٖ»

وَلَدِى الْعَزِيْزَ[1]

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ـ مَالَكَ يَا بُنَىَّ مَضَّيْتَ شَهْرَيْنِ وَلَمْ تَكْتُبْ لَنَا سَطْرَيْنِ ؛ حَتّٰى نَقِفَ عَلٰى اَحْوَالِكَ وَسَيْرِكَ فِى الْعِلْمِ ـ اَمَرَضٌ حَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اِرْسَالِ الْمَكْتُوْبِ ؟ اَمْ عَدَمُ نَجَاحِكَ فِى الْاِمْتِحَانِ دَعَاكَ اِلٰى هٰذَا السُّكُوْتِ الْمَعْتُوْبِ ؟

كَيْفَ نُبْدِىْ عَلَى الْقِرْطَاسِ حَالَ قُلُوْبِنَا ، لَا سِيَّمَا

[1] اصل میں یَا وَلَدِی الْعَزِیْزَ ہے۔ حرف ندا محذوف ہے۔ [وَلَدَ] منادیٰ مضاف ہونے کی وجہ سے حالت نصبی میں ہے (دیکھو درس ۱۱-۶) مگر ضمیر متکلم کی وجہ سے زبر نہیں پڑھا جا سکتا [العزیز] ولد کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب ہے ؞

حَالَ اُمِّكَ الْحَنُوْنَةِ يَا لَيْتَ كُنْتَ تَدْرِىْ كَيْفَ تَتَجَرَّعُ اُمُّكَ غُصَصَ الْهُمُوْمِ وَالْاَفْكَارِ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ ـ

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رُفَقَاءِكَ السُّعَدَاءِ كَيْفَ يَكْتُبُوْنَ كُلَّ اُسْبُوْعٍ مَكْتُوْبًا اِلٰى اُسْرَتِهِمْ ، فَتَرْتَاحُ صُدُوْرُهُمْ وَتُسَرُّ قُلُوْبُهُمْ ـ وَنَحْنُ مِنْ جِهَتِكَ مُبْتَلَوْنَ فِى الْهُمُوْمِ وَالْاَحْزَانِ ، لَا يَهْنَاُ لَنَا طَعَامٌ وَلَا رُقَادٌ ـ

اِرْحَمْنَا يَا بُنَىَّ وَاَفِدْنَا عَمَّا اَنْتَ عَلَيْهِ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَتَزُوْلَ عَنَّا الْاَفْكَارُ ـ

نَدْعُوْلَكَ دَائِمًا اَنْ يَحْفَظَكَ اللّٰهُ مَعَ الْعَافِيَةِ وَالْهَنَاءِ وَيَرْزُقَكَ عِلْمًا يَهْدِيْكَ اِلٰى سَبِيْلِ الرَّشَادِ وَالْاِرْتِقَاءِ وَالسَّلَامُ

وَالِدُكَ

خالد

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ

بَقِيَّةُ اَبْوَابِ الثُّلَاثِىِّ الْمَزِيْدِ

۱ - پہلے حصّے میں ثلاثی مزید کے دس ابواب لکھے گئے ہیں وہی کثیر الاستعمال ہیں اور قرآن مجید میں انہی کا استعمال ہوا ہے ؞

باقی دو باب یعنی ثلاثی مزید کا گیارہواں اور بارہواں باب جو قلیل الاستعمال ہیں ذیل میں لکھے جاتے ہیں :-

(۱۱) اِفْعَوْعَلَ : اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

اِخْشَوْشَنَ يَخْشَوْشِنُ اِخْشَوْشِنْ مُخْشَوْشِنٌ اِخْشِيْشَانٌ

(۱۲) اِفْعَوَّلَ : اِجْلَوَّذَ (تیز دوڑنا)

اِجْلَوَّذَ يَجْلَوِّذُ اِجْلَوِّذْ مُجْلَوِّذٌ اِجْلِوَّاذٌ

تنبیہ ۱- مذکورہ دونوں ابواب لازم ہیں اس لئے اسم مفعول نہیں لکھا گیا- دونوں ابواب کے معنی میں مبالغہ پایا جاتا ہے ۔

۲- کتب صرف میں ثلاثی مزید کے اور بھی کئی ابواب لکھے ہیں- ان میں سے اکثر فَعْلَلَ (رباعی مجرّد) کے ہم وزن ہیں- اور باقی چند ابواب رباعی مزید کے تینوں ابواب (تَفَعْلَلَ، اِفْعَنْلَلَ اور اِفْعَلَّلَ) کے ہم وزن ہیں- فرق اتنا ہے کہ ان میں اصلی حروف تین ہی ہیں- وہ تمام ابواب بہت کم استعمال ہوتے ہیں- اس لئے اس ابتدائی کتاب میں انھیں درج کرنے کی ضرورت نہیں ۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۳

اِحْدَوْدَبَ (۱۱) کوزہ پُشت ہونا	اِجْلَوْلٰى گاؤں گاؤں پھرتے رہنا
اِخْلَوْلَقَ (۱۱) کپڑے کا پُرانا ہونا	اِخْرَوَّطَ (۱۲) لکڑی کا تراشنا

اِعْلَوَّطَ (۱۲) اونٹ کی گردن پکڑ کے چڑھنا	زِيٌّ ہیأت. فیشن
اِمْلَوْلَحَ (۱۱) پانی کا کھارا ہونا	ظَهْرٌ (ج اَظْهَارٌ) پیٹھ
سَبَقَ (ض) آگے بڑھنا	غُرْفَةٌ (ج غِرَافٌ) پانی کا گھونٹ
كَادَ (يَكَادُ) قریب ہونا	(ج غُرَفٌ) کمرہ- بالاخانہ
اَرِيْكَةٌ (ج اَرَائِكُ) زینت دار کرسی	فَاخِرَةٌ اعلیٰ درجے کی- امیرانہ
جَوَادٌ (ج جِيَادٌ) گھوڑا تیز رفتار، سخی آدمی	

مشق نمبر ۳۵

(۱) اِحْدَوْدَبَ الرَّجُلُ وَاخْشَوْشَنَ ظَهْرُهٗ (۲) اِخْلَوْلَقَتْ ثِيَابُ الْعَبْدِ (۳) اِعْلَوَّطْنَا النَّاقَةَ فَاجْلَوَّذَتْ وَكَادَتْ تَسْبِقُ الْاَفْرَاسَ (۴) اِخْرَوِّطْ اَيُّهَا النَّجَّارُ ذَاكَ الْخَشَبَ وَاصْنَعْ مِنْهُ اَرِيْكَةً فَاخِرَةً (۵) اِمْلَوْلَحَ مَاءُ النَّهْرِ حَتّٰى لَا يَقْدِرَ[1] اَحَدٌ اَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ غُرْفَةً وَاحِدَةً (۶) قَدْ تَجْلَوِّذُ النَّاقَةُ حَتّٰى تَسْبِقَ[1] الْجِيَادَ (۷) اِجْلَوْلَيْنَا بِلَادًا وَقُرًى كَثِيْرَةً لِنَلْتَقِيَ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِيْنَ فِيْ خِدْمَةِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ لٰكِنْ مَا وَجَدْنَا غَيْرَ رَجُلٍ وَهُوَ فِيْ زِيِّ الْاَغْنِيَاءِ فَاَلْفَيْنَاهُ[2] مُخْلِصًا، غَيْرَ مُرَاءٍ، حَرِيْصًا عَلٰى اِحْيَاءِ عَظَمَةِ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

[1] حتّٰی کے بعد مضارع کو نصب دیا جاتا ہے (دیکھو درس ۲-۴) ۔
[2] اَلْفٰی (ا-ی) پانا ۔

«کِتَابٌ مِنْ تِلْمِیْذٍ اِلٰی اَبِیْهِ»

اِلٰی حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمُکَرَّمِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔ وَصَلَنِیْ یَا اَبِی الْعَطُوْفِ کِتَابُكَ الْعَزِیْزُ بِالْاَمْسِ، فَعَلِمْتُ مِنْ عُنْوَانِ الْغِلَافِ مَصْدَرَهُ الشَّرِیْفَ، فَقَبَّلْتُهٗ اِکْرَامًا، ثُمَّ فَضَضْتُهٗ مُشْتَاقًا اِلٰی اَخْبَارِکُمُ السَّارَّةِ وَاِذَا هُوَ یَرْمِیْنِیْ بِسِهَامِ الْعِتَابِ وَیُنَبِّهُنِیْ عَلَی الْقَلَقِ وَالْاَلَمِ مَا لَحِقَکُمْ وَلَا سِیَّمَا الْاُمِّی الْحَنُوْنَةِ، فَمَا تَمَّمْتُ قِرَاءَتَهٗ حَتّٰی اَمْطَرَتْ عَیْنَایَ دُمُوْعَ النَّدَمِ وَاَخَذْتُ اَلُوْمُ نَفْسِیْ، فَالْعَفْوَ الْعَفْوَ یَا اَبَتِ

فَاِنَّ لِیْ عُذْرًا وَالْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ

وَهُوَ اَنِّیْ مَا اَحْبَبْتُ اَنْ اُکَدِّرَ خَاطِرَکُمْ بِاِطْلَاعِکُمْ عَلٰی مَا لَا یَسُرُّکُمْ، وَذٰلِكَ اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ نَاجِحًا فِی الْاِمْتِحَانِ الشَّهْرِ الْمَاضِیْ، وَسَبَبُهٗ اَنِّیْ رَجَعْتُ اِلَی الْمَدْرَسَةِ مُتَاَخِّرًا بَعْدَ عُطْلَةِ رَمَضَانَ لِکَوْنِیْ مَرِیْضًا، فَرُفَقَائِیْ سَبَقُوْنِیْ وَخَلَّفُوْنِیْ، اَذْرِفُ مِنَ النَّدَمِ دَمَعَاتٍ، لٰکِنْ لَا یَرُدُّ الدَّمْعُ مَا قَدْ فَاتَ، فَتَفَرَّغْتُ عَنْ جَمِیْعِ الْاُمُوْرِ لِتَلَافِیْ مَا فَاتَنِیْ، وَعَزَمْتُ اَنْ اَکُوْنَ فِی الْاِمْتِحَانِ الْاٰتِیْ مِنَ النَّاجِحِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ۔ اَرْجُوْ مِنَ اللهِ اَنْ اُبَشِّرَکُمْ فِی الْقَرِیْبِ بِمَا یَسُرُّکُمْ، وَاَسْاَلُكَ وَاُمِّیَ الْمُکَرَّمَةَ اَنْ تَشْمَلَانِیْ بِدُعَائِکُمْ۔ اَطَالَ اللهُ بَقَاءَکُمَا لِاِبْنِکُمَا الْمُطِیْعِ ۔

محمّد رفیع

---

١ بڑا مہربان ۔ ٢ پتہ ۔ ٣ لفافہ ۔ ٤ نکلنے کی جگہ جہاں سے وہ آیا ہے ۔ ٥ میں نے اس کو بوسہ دیا ۔ ٦ فَضَّ (ن) کھولنا۔ توڑنا ۔ ٧ خوش کرنے والی ۔ ٨ یہاں اِذَا مفاجاۃ کا ہے یعنی یکایک ۔ ٩ نَبَّهَ: آگاہ کرنا ۔ ١٠ لاحق ہوا ۔ ١١ برسایا ۔ ١٢ دَمْعٌ: آنسو ۔ ١٣ کَدَّرَ: میلا کرنا ۔ ١٤ پیچھے ڈال دیا ۔ ١٥ ذَرَفَ (ض) آنسو بہانا ۔ ١٦ جو کچھ فوت ہوگیا ۔ ١٧ تَفَرَّغَ: سب کچھ چھوڑ کر ایک کام کے درپے ہوجانا ١٨ شَمِلَ (س) شامل کرلینا ۔

سوالات نمبر ۱۵

(۱) ناقص کا دوسرا نام کیا ہے؟

(۲) حالتِ جزمی میں فعلِ ناقص کے لام کلمہ کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟

(۳) ناقص سے مضارع معروف ومجہول کی گردانوں میں کون کون صیغے باہم مشابہ ہیں؟

(۴) ناقص سے بابِ فَعَّلَ کا مصدر کس وزن پر آتا ہے؟

(۵) ناقص سے بابِ تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کے مصدروں میں کیا تغیّر ہوتا ہے؟

(۶) اجوف سے بابِ اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر کیسا ہوتا ہے؟

(۷) لفیف کی تعریف کرو۔

(۸) لفیف کی کون سی قسم میں تغیّر زیادہ ہوتا ہے؟

(۹) ذیل کے صیغے پہچانو اور اُن کی اصلیت بتاؤ:-

دَعَوْنَ، رَضُوْا، یَدْعُوْنَ، تَدْعُوْنَ، تَرْضَیْنَ، تُلْقَیْنَ، اِرْمِ، اِرْمِیْ، لَقُوْا، مَدْعِیٌّ، مِدْعَاءٌ، مَرَامِیْ، مُرَامِیٌّ، اَدْعٰی، اَلْقٰی، قِ، قُوْا، قِیْنَ، اِتَّقُوْا، اَلْمَوْلٰی، دَاعُوْنَ، اَرِ، اَرِیْ، یَرَوْنَ، حَیُّوْا، اَسْتَحِیْ، اِسْتَحْیِیْ، یَحْیٰی، تَحِیَّةٌ

(۱۰) ثلاثی مزید کے کُل ابواب تم نے کتنے پڑھے ہیں اُن میں کثیر الاستعمال کتنے ہیں اور قلیل الاستعمال کتنے ہیں؟

الدَّرسُ السَّادِسُ وَالثَّلٰثُونَ

خَاصِّیَاتُ الْاَبْوَابِ

۱- فعل مجرّد کو ابواب مزید کی طرف نقل کرنے سے ان میں کئی خاص معانی پیدا ہوتی ہیں جو ان ابواب کی خاصِّیَّت کہلاتی ہیں +

۲- خود مجرّد کے ابواب میں سے ہر ایک باب کی کچھ خصوصیتیں ہیں لیکن اُن کی طرف توجّہ بہت کم جاتی ہے۔ البتّہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ باب سَمِعَ میں زیادہ تر اوصاف عارضی اور عوارضِ نفسانی کے معنی پائے جاتے ہیں: فَرِحَ (خوش ہونا) حَزِنَ (غمگین ہونا) وَجِلَ (ڈرنا) دوسرے یہ کہ باب مذکور اکثر لازم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے +

باب کَرُمَ میں اوصافِ دائمی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے: حَسُنَ (خوبصورت ہونا) شَجُعَ (بہادر ہونا) جَبُنَ (بزدل ہونا) +

باب فَتَحَ میں ایک لفظی خصوصیت ہے کہ اِس باب سے جتنے فعل آتے ہیں اُن کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی (دیکھو درس ۲۹ تنبیہ ۳) ضرور ہوگا۔ صرف چند مادّے اس سے مستثنٰی ہیں +

باب حَسِبَ سے صرف دو فعل صحیح آئے ہیں: حَسِبَ، نَعِمَ (ترو تازہ ہونا) اور چند افعال مثال واوی کے آئے ہیں: وَرِمَ (سوج جانا)

وَرِثَ (وارث ہونا) +

۳- ابواب ثلاثی مزید کی خاصیّات حسبِ ذیل ہیں:-

تنبیہ ۱- ذیل میں لفظ مَاخذ بہت جگہ آئیگا۔ اس سے مُراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو اور اس سے کوئی فعل بنایا جائے: عِرَاق سے اَعْرَقَ (عراق میں پہنچنا) پس لفظ عراق اَعْرَقَ کا ماخذ ہے +

(۱) بابُ اَفْعَلَ

خاصیّات	امثلہ
۱- تَعْدِیَہ = لازم کو متعدّی بنانا	ذَهَبَ (جانا) سے اَذْهَبَ (لیجانا)
۲- بُلوغ = ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا	اَصْبَحَ زَيْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) ماخذ صُبح، اَعْرَقَ خَالِدٌ (خالد عراق میں پہنچا) ماخذ عراق
۳- وِجْدَان = ماخذ سے متصف پانا	اَعْظَمْتُهُ (میں نے اسے صاحبِ عظمت پایا) ماخذ عظمت
۴- صَیرورت = صاحب ماخذ ہونا	اَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھلدار ہوا) ماخذ ثمر
۵- نِسْبَةٌ اِلَى الْمَاخَذ = ماخذ کی طرف نسبت کرنا	اَكْفَرْتُهُ (میں نے کفر کی طرف اس کو منسوب کیا) ماخذ کفر
۶- اِبتداء = نئے معنی کے لئے آنا جو مجرّد کے معنی سے بالکل الگ ہوں	اَشْفَقَ زَيْدٌ (زید ڈرا) مادہ مجرّد شَفِقَ = (مہربانی کرنا)

(۲) بَابُ فَعَّلَ

خاصیات	امثلہ
۱۔ تَعْدِیَه	فَرِحَ (خوش ہونا) سے فَرَّحَ (خوش کرنا)۔
۲۔ بُلوغ	عَمَّقَ الْمَاءُ (پانی عُمُق [گہرائی] میں پہنچا)
۳۔ صَیرورت	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نَورٌ = کلی شگوفہ
۴۔ نِسْبَة اِلَى الْمَاْخَذ	فَسَّقْتُهٗ (میں نے اُسے فِسق کی طرف منسوب کیا)
۵۔ اِبتدا	كَلَّمْتُهٗ (میں نے اُس سے کلام کیا) مادہ كَلِمَ = زخمی کرنا
۶۔ تَحْوِیْل = کسی چیز کو پھیر کر ماخذ یا مثل ماخذ بنانا	نَصَّرَ زَيْدٌ يَهُوْدِيًّا (زید نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا) ماخذ نَصْرَانِيٌّ = عیسائی
۷۔ تَكْثِيْر = کثرت ظاہر کرنا	قَطَّعَ (ٹکڑے ٹکڑے کر دینا) یعنی بہت سے ٹکڑے کر ڈالنا
۸۔ قَصْر = بڑی بات کو کوتاہ کر دینا	كَبَّرَ (اَللّٰهُ اَكْبَر کہنا)، سَبَّحَ (سُبْحَانَ اللّٰه کہنا)

(۳) بابُ فَاعَلَ

خاصیات	امثلہ
۱۔ مُشَارَکت = کسی کام میں دو شخصوں کا باہم شریک ہونا	قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو باہم لڑے)
۲۔ مُوَافَقَتِ مجرّد = مجرّد کے ہم معنی ہونا	سَافَرَ حَامِدٌ۔ سَفَرَ کا ہم معنی ہے (حامد نے سفر کیا)
۳۔ مُوَافَقَتِ اَفْعَلَ	بَاعَدْتُهٗ بمعنی اَبْعَدْتُهٗ (میں نے اُسے دُور کیا)

ل جن اصطلاحی الفاظ کے معنی پہلے لکھے جا چکے ہیں وہ دوبارہ نہیں لکھے جائینگے ؞

خاصیّات	امثلہ
۴۔ مُوَافَقَتِ فَعَّلَ	ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ (کئی چند کرنا)

(۴) بابُ تَفَاعَلَ

خاصیّات	امثلہ
۱۔ مُشَارَکت*	تَضَارَبَ خَالِدٌ وَعَابِدٌ (خالد اور عابد نے باہم مار پیٹ کی)
۲۔ تَخْيِيْل = خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو	تَمَارَضَ يُوْسُفُ (یوسف نے خود کو مریض ظاہر کیا)
۳۔ مُطَاوَعَتِ فَاعَلَ یعنی فَاعَلَ کے بعد اس لئے آنا کہ پہلے فعل کا اثر قبول کیا جانا سمجھا جائے	نَاوَلْتُهٗ فَتَنَاوَلَ (میں نے اُسے دیا تو اُس نے لے لیا)
۴۔ اِبتدا	تَبَارَكَ اللّٰهُ (اللہ برکت والا ہے) مادّہ بَرَكَ = اونٹ کا بیٹھنا

(۵) بابُ تَفَعَّلَ

خاصیّات	امثلہ
۱۔ تَكَلُّف = کسی صفت کو خود میں بہ تکلّف پیدا کرنا	تَشَجَّعَ مَحْمُوْدٌ (محمود بہ تکلف بہادر بنا)
۲۔ تَجَنُّب = ماخذ سے بچنا	تَاَثَّمَ عَلِيٌّ (علی گناہ سے بچا) ماخذ اِثْم = گناہ
۳۔ اِتِّخَاذ = کسی چیز کو ماخذ بنا لینا	تَبَنَّيْتُ اَحْمَدَ (میں نے احمد کو بیٹا بنا لیا) ماخذ اِبْن = بیٹا
۴۔ تَحَوُّل = کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ ہونا	تَنَصَّرَ يَهُوْدِيٌّ (ایک یہودی نصرانی ہو گیا) ماخذ نصرانيّ

* باب فَاعَلَ اور تَفَاعَلَ دونوں میں مشارکت کے معنی ہوتے ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ باب فَاعَلَ میں بظاہر پہلا اسم فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے اور تَفَاعَلَ میں دونوں فاعل ہوتے ہیں ؞

ل مُطاوعت اور مُوافقت کے معنوں کا فرق خوب سمجھ لو ؞ ۲ تکلّف اور تخییل کا فرق یاد رکھو ؞

خاصیّات	امثلہ
۵۔ صَیْرُوْرَت	تَمَوَّلَ (مالدار ہونا) ماخذ مَال
۶۔ اِبتدا	تَکَلَّمَ (کلام کرنا) مادّہ کَلْمٌ = زخمی کرنا
	(۶) بابُ اِنْفَعَلَ
۱۔ لُزُوم = لازم ہونا	کَسَرَ (توڑنا) سے اِنْکَسَرَ (ٹوٹنا)
۲۔ مُطَاوعتِ فَعَلَ	کَسَرْتُهٗ فَانْکَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)
۳۔ مطاوعتِ مجرّد	قَطَعْتُهٗ فَانْقَطَعَ (میں نے اُسے کاٹا تو وہ کٹ گیا)
۴۔ اِبتدا	اِنْطَلَقَ (چلنا) مادہ طَلَقَ = جُدا ہونا
	(۷) بابُ اِفْتَعَلَ
۱۔ اِتِّخَاذ	اِجْتَحَرَ الْفَأْرُ (چوہے نے بل بنایا) ماخذ جُحْرٌ = بِل
۲۔ مُطَاوعتِ فَعَلَ	حَمَلْتُهٗ فَاحْتَمَلَ (میں نے اُس پر لادا تو وہ لد گیا)
	(۸) و (۹) بابُ اِفْعَلَّ و اِفْعَالَّ
۱۔ لُزُوم } یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں اور	
ا } لَوْن یعنی رنگ کے معنی میں	اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ (سُرخ ہونا)
ب } یا عیب کے معنی میں آتے ہیں	اِحْوَلَّ، اِحْوَالَّ (بھینگا ہونا)

خاصیّات	امثلہ
	(۱۰) بابُ اِسْتَفْعَلَ
۱۔ اِتِّخَاذ	اِسْتَوْطَنْتُ الْهِنْدَ (میں نے ہندوستان کو وطن بنایا)
۲۔ طلب	اَسْتَغْفِرُ اللهَ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں)
۳۔ قَصْر	اِسْتَرْجَعَ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا)
۴۔ حِسْبَان = گمان کرنا	اِسْتَحْسَنْتُهٗ (میں نے اُسے اچھا گمان کیا)
	(۱۱) بابُ اِفْعَوْعَلَ
۱۔ لُزُوم } ۲۔ مُبَالَغَه	اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)
	(۱۲) بابُ اِفْعَوَّلَ
۱۔ لُزُوم } اکثر لازم ہوتا ہے	
۲۔ مُبَالَغَه } معنی میں مبالغہ ہوتا ہے	اِجْلَوَّذَ (تیزی سے دوڑنا)
۳۔ اِبتدا } اس باب کا کوئی فعل مادہ مجرد کے ہم معنی نہیں	

اَبْوَابِ رُبَاعیِ مُجَرَّد و مَزِیْد فِیْه

خاصیّات	امثلہ
	(۱) بابُ فَعْلَلَ
۱۔ قَصْر	حَمْدَلَ (الحمدللہ کہنا) بَسْمَلَ (بسم اللہ کہنا)

خاصیات	امثلہ
۲۔ اِلْبَاس = کسی کو ماخذ پہنانا	بَرْقَعْتُهُ (میں نے اُسے بُرقع پہنایا) ماخذ بُرْقُعٌ = بُرقع
۳۔ اِتِّخاذ	قَنْطَرَ (پُل بنانا) ماخذ قَنْطَرَةٌ
	(۲) بابُ تَفَعْلَلَ
۱۔ تَحَوُّل	تَزَنْدَقَ (زندیق ہوجانا) ماخذ زِنْدِيْقٌ = بے دین
۲۔ مُطاوعتِ فَعْلَلَ	دَحْرَجْتُ الْكُرَةَ فَتَدَحْرَجَ (میں نے گیند کو لُڑھکایا تو وہ لُڑھک گئی)
۳۔ تَلَبُّس = ماخذ کو پہن لینا	تَبَرْقَعَتْ زَيْنَبُ (زینب نے بُرقع پہنا)
	(۳) بابُ اِفْعَلَّلَ
۱۔ اِبْتِدا ۲۔ مُبالغہ	اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنا ہوا) رَأَيْتُ جَارِيَةً[1] تَشْرَأِبُّ كَالظَّبْيِ[2]
	(۴) بابُ اِفْعَنْلَلَ
۱۔ مُبالغہ	اِحْرَنْجَمَ (بہت جمع کرنا)
۲۔ اِبْتِدا	اِعْرَنْفَطَ الرَّجُلُ (مرد مُنقبض ہوگیا)

[1] جَارِيَةٌ لونڈی۔ لڑکی۔ [2] ظَبْيٌ ہرن۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۱

اِنْ اگر۔ نہیں
اَلْأَبُ الْيَسُوْعِيُّ پادری
اَسَفٌ افسوس
اِخْتَانَ (و۔۷) خیانت کرنا
اِسْتَغَاثَ (و۔۱۰) فریاد چاہنا
اَكْلٌ کھانا
اِنْتَشَرَ پھیل جانا
تِجَارَةٌ بیوپار
تَدَيَّنَ کسی دین پر چلنا
ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ ۳۳
سُوْءٌ بُرا
شُرْبٌ پینا
شَرْقِيٌّ مشرق کا رہنے والا
صِنَاعَةٌ ہنرمندی۔ کاریگری
صَنَمٌ بُت
عَابِدٌ (ج عَبَدَة) پُوجنے والا

عَلَيْكَ تجھ پر۔ تجھ پر لازم ہے
فِطْرَةٌ اصلی طبیعت۔ طبعی دین۔ اسلام
مَجَّسَ (۲) مجوسی بنانا
مُسْتَشْرِقٌ مغرب (یورپ) کا وہ شخص جو مشرق (ایشیا) میں رہ کر اہلِ مشرق کے علوم اور حالات سے اچھی واقفیت حاصل کرے
مَنَامٌ سونے کا وقت۔ نیند
مَنْسُوْخٌ رد کیا ہوا
مَوْلُوْدٌ بچہ
نَائِبَةٌ (ج نَوَائِبُ) آفت
نُصُبٌ (ج اَنْصَابٌ) تھان یا مقبرہ جسے پُوجا جائے
هَوَّدَ (۲) یہودی بنانا
هُنُوْدٌ (هِنْدِيٌّ کی جمع ہے) ہندوستان کے رہنے والے۔ یہ لفظ زیادہ تر ہندوؤں کے لئے بولا جاتا ہے

مشق نمبر ۳۴

(۱) فَلَمَّا رَاَیْنَهٗ اَکْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ کَرِیْمٌ (۲) لَمَّا اَصْبَحَتْ عَلَیْهِمُ الْمَصَائِبُ وَاَمْسَتْ عَلَیْهِمُ النَّوَائِبُ قَامُوْا یَسْتَغِیْثُوْنَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَاَعْرَضُوْا عَنْ اَصْنَامِهِمْ وَاَنْصَابِهِمْ (۳) کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ اَوْ یُنَصِّرَانِهٖ اَوْ یُمَجِّسَانِهٖ (۴) اَلْاٰبَاءُ الْیَسُوْعِیُّوْنَ انْتَشَرُوْا فِی الْبِلَادِ وَنَصَّرُوْا کَثِیْرًا مِنَ الْهُنُوْدِ وَعَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَالْاَسَفُ عَلٰی بَعْضِ الْمُسْلِمِیْنَ الَّذِیْنَ تَنَصَّرُوْا لِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ اَنَّ النَّصْرَانِیَّةَ دِیْنٌ مَنْسُوْخٌ لَا یَقْدِرُ الْیَسُوْعِیُّوْنَ بِاَنْفُسِهِمْ اَنْ یَتَدَیَّنُوْا بِهَا (۵) سَبِّحُوْا بَعْدَ کُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَثَلٰثِیْنَ مَرَّةً وَحَمِّدُوْا ثَلٰثًا وَثَلٰثِیْنَ وَکَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَثَلٰثِیْنَ وَهٰکَذَا عِنْدَ الْمَنَامِ (۶) لَا تُکَفِّرُوْا وَلَا تُفَسِّقُوْا اَحَدًا بِالظَّنِّ السُّوْءِ (۷) تَمَوَّلَ اَهْلُ اَمْرِیْکَا وَاَرُبَّا وَالْیَابَانِ بِالتِّجَارَةِ وَالصِّنَاعَةِ (۸) اِذَا سَمِعْتُمْ مَوْتَ اَحَدٍ اَوْ اَصَابَکُمْ مِنْ مُصِیْبَةٍ فَاسْتَرْجِعُوْا (۹) وَجَدْنَا کَثِیْرًا مِنَ الْمُسْتَشْرِقِیْنَ یَخْتَانُوْنَ فِیْ بَیَانِ اَحْوَالِ الشَّرْقِیِّیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ خُصُوْصًا (۱۰) عَلَیْكَ بِالْبَسْمَلَةِ قَبْلَ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ وَالْحَمْدَلَةِ بَعْدَهُمَا ؎

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْاَفْعَالُ التَّامَّةُ وَالنَّاقِصَةُ

۱ - افعال تامّہ وہ ہیں جو اگر لازم (دیکھو درس ۱-۱۸) ہوں تو صرف فاعل کے ساتھ مِل کر پُوری بات (مرکّب تام یا جملہ) بن جائیں اور متعدّی (دیکھو درس ۱۷) ہوں تو فاعل اور مفعول کے ساتھ مِلکر: جَاءَ زَیْدٌ (زید آیا) اور ضَرَبَ زَیْدٌ فَرَسًا (زید نے گھوڑے کو مارا)۔

عام افعال اسی قسم کے ہوتے ہیں ؎

۲ - افعال ناقصہ وہ، جو ہیں تو "لازم" لیکن فاعل پر تمام نہیں ہوتے بلکہ اُن کے فاعل کے متعلّق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے: صَارَ زَیْدٌ (زید ہوگیا) یہ کوئی پوری بات نہیں ہوتی جب تک کہ یہ نہ کہیں کہ وہ کیا ہوگیا؟ پس جب کہا جائیگا صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید غنی ہوگیا) تو یہ ایک بات پُوری ہوگی ؎

تنبیہ ا۔ پچھلے سبقوں میں جو افعال ناقصہ (= معتلّ اللّام) مذکور ہوئے ہیں وہ لفظ کے لحاظ سے ناقص ہیں یعنی اُن کے آخر میں حرف علّت آتا ہے اور یہ افعال ناقصہ معنی کے لحاظ سے ناقص ہیں ؎

۳ - فعل ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اُس کی

خبر کہتے ہیں ۞

۴ ۔ فعل ناقص کا اسم حالت رفعي میں ہوتا ہے اور خبر حالتِ نصبي میں : کانَ خالدٌ شجاعًا (خالد بہادر تھا) ۞

۵ ۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ افعال ناقصہ جملۂ اسمیّہ پر داخل ہوتے ہیں اس وقت مبتدا تو بدستور حالتِ رفعي میں رہتا ہے مگر خبر حالتِ نصبي میں آجاتی ہے ۞

۶ ۔ جملے کے اعراب میں تبدیلی پیدا کرا دینے کی وجہ سے افعالِ ناقصہ کو نواسخ جملہ (اگلی بات بَدَل دینے والے) بھی کہتے ہیں ۞

۷ ۔ اسی موقع پر یہ بھی سمجھ لینا مناسب ہے کہ اِنَّ[1] اور اُس کے اَخَوات (بہنیں) یعنی اَنَّ، کَاَنَّ، لَیْتَ، لٰکِنَّ اور لَعَلَّ بھی نواسخ جملہ کہلاتے ہیں۔ مگر اِن کا عمل فعل ناقص کے برعکس ہوتا ہے یعنی اِنَّ مبتدا کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع۔ دیکھو ذیل کی مثالیں اور ہر ایک کا فرق ذہن نشین کرلو :۔

جملۂ اسمیّہ	کَانَ داخل ہوتا ہے	اِنَّ داخل ہوتا ہے
اَلرَّجُلُ حَاضِرٌ	کَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا	اِنَّ الرَّجُلَ حَاضِرٌ
اَلرَّجُلَانِ حَاضِرَانِ	کَانَ الرَّجُلَیْنِ حَاضِرَیْنِ	اِنَّ الرَّجُلَیْنِ حَاضِرَانِ

[1] اِنَّ کا کچھ بیان حصۂ دوم سبق ۲۵ (ب) میں گذر چکا ہے۔ حصۂ چہارم میں بالتفصیل بیان ہوگا ۞

جملۂ اسمیّہ	کَانَ داخل ہوتا ہے	اِنَّ داخل ہوتا ہے
اَلرِّجَالُ حَاضِرُوْنَ	کَانَ الرِّجَالُ حَاضِرِیْنَ	اِنَّ الرِّجَالَ حَاضِرُوْنَ
اَلْاُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٌ	کَانَتِ الْاُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٍ	اِنَّ الْاُمَّهَاتِ حَاضِرَاتٌ

۸ ۔ افعال ناقصہ یہ ہیں :۔
کَانَ (تھا۔ ہُوا۔ ہے)، صَارَ (ہُوا)، اَصْبَحَ (صبح کے وقت ہُوا۔ ہُوا)، اَمْسٰی (شام کے وقت ہُوا۔ ہُوا)، اَضْحٰی (چاشت کے وقت ہُوا۔ ہُوا)، ظَلَّ (دن میں ہُوا۔ ہُوا)، بَاتَ (رات میں ہُوا۔ ہُوا)، دَامَ (ہمیشہ ہُوا۔ رہا)، مَازَالَ (ہمیشہ ہُوا۔ رہا)، مَابَرِحَ (ہمیشہ رہا)، مَافَتِئَ [مَافَتَأَ بھی آتا ہے] (ہمیشہ رہا)، مَاانْفَكَّ (ہمیشہ رہا)، مَادَامَ (جب تک رہا)، لَیْسَ (نہیں ہے) ۞

تنبیہ ۲ ۔ مذکورہ سب صیغے ماضي کے ہیں۔ ان کے مصدری معنی کے بجائے ماضي ہی کے معنی لکھنے مناسب معلوم ہوئے۔ لَیْسَ بھی فعل ماضي ہی ہے مگر زیادہ تر زمانۂ حال ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے:
لَیْسَ الْوَلَدُ کَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں ہے) ۞

۹ ۔ مَادَامَ[1] اور لَیْسَ کے سوا تمام افعال ناقصہ سے مضارع بھی بن سکتا ہے اور شروع کے آٹھ فعلوں سے امر اور نھي بھی بنتا ہے ۞

۱۰ ۔ لَیْسَ کی گردان اِس طرح ہوگی :۔ لَیْسَ، لَیْسَا، لَیْسُوْا، لَیْسَتْ، لَیْسَتَا، لَسْنَ، لَسْتَ، لَسْتُمَا، لَسْتُمْ، لَسْتِ، لَسْتُمَا،

[1] مَادَامَ سے مضارع بنا لیتے ہیں ۞

لَسْتُنَّ، لَسْتُ، لَسْنَا ؛

۱۱۔ دَامَ کے تو تمام افعال مستعمل ہیں۔ مگر مَادَامَ سے صرف ماضی کا استعمال ہوتا ہے ۔اس سے مضارع بہت کم آتا ہے ؛

۱۲۔ کَانَ یَکُوْنُ کی گردانیں قَالَ یَقُوْلُ جیسی ہوتی ہیں جو تم نے دوسرے حصے میں پڑھ لی ہیں۔ صَارَ یَصِیْرُ اور بَاتَ یَبِیْتُ کی گردانیں بَاعَ یَبِیْعُ جیسی ہونگی، اَصْبَحَ یُصْبِحُ کی اَکْرَمَ جیسی اَمْسٰی یُمْسِیْ اور اَضْحٰی یُضْحِیْ کی اَلْقٰی یُلْقِیْ جیسی ظَلَّ یَظِلُّ کی فَرَّ جیسی دَامَ یَدُوْمُ کی قَالَ جیسی زَالَ یَزَالُ کی خَافَ یَخَافُ جیسی بَرِحَ یَبْرَحُ اور فَتِئَ یَفْتَؤُ کی سَمِعَ جیسی اور اِنْفَكَّ یَنْفَكُّ کی گردانیں اِنْشَقَّ جیسی ہونگی ؛

۱۳۔ مذکورہ افعالِ ناقصہ کے متعلق چند ضروری باتیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں :۔

(۱) کَانَ سے زمانۂ ماضی میں کسی اسم کا کسی صفۃ سے مُتَّصِف ہونا سمجھا جاتا ہے : کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا (زید عالم تھا) یعنی زمانۂ ماضی میں زید علم کی صفۃ سے مُتَّصِف تھا ؛

تنبیہ ۳۔ مگر اَللّٰہ کے ساتھ زمانۂ ماضی کی یا کسی زمانے کی قید نہیں ہوتی : کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا (اللہ تعالیٰ بڑا علم والا ہے) ایسے

موقع پر لفظ کَانَ محض تحسینِ کلام یا تاکید کے طور پر استعمال ہوتا ہے ؛

(۲) صَارَ سے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا سمجھا جاتا ہے : صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا (کیچڑ ٹھیکری ہوگئی) یعنی کیچڑ ٹھیکری میں منتقل ہوگئی۔ صَارَ رَشِیْدٌ عَالِمًا (رشید عالم ہوگیا) یعنی رشید کی جَھْل کی صفۃ عِلْم سے مُبَدَّل ہوگئی ؛

(۳) افعال نمبر ۳ سے نمبر ۷ تک کے معنوں میں کبھی تو ان وقتوں کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں جو ان افعال میں پائے جاتے ہیں (یعنی صبح، شام، چاشت، دِن، رات) : اَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِیًّا (حامد صبح کے وقت غنی ہوگیا)، اَمْسٰی خَالِدٌ حَزِیْنًا (خالد شام کے وقت آزردہ ہوگیا)

کبھی صَارَ کی مانند محض "ہونے" کے معنی لئے جاتے ہیں : اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید غنی ہوگیا) اسی طرح اَضْحٰی، ظَلَّ اور بَاتَ کے معنی کئے جاتے ہیں ؛

(۴) نمبر ۸ "دَامَ" کو اکثر دُعا کے موقع پر استعمال کرتے ہیں : دَامَ عَدُوُّكَ مَخْذُوْلًا (تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے) ؛

(۵) نمبر ۹ سے ۱۲ تک اپنی خبر کے اِستمرار (ہمیشگی) کیلئے استعمال ہوتے ہیں : مَازَالَ زَاهِدٌ ذَكِیًّا (زاہد ہمیشہ تیز فہم رہا) ؛ اِن چار فعلوں میں "مَا" نافیہ (نفی کے معنی پیدا کرنے والا) ہے

چونکہ اِن چاروں فعلوں کے معنوں میں "قائم رہنے" کی نفی ہے۔ اس لئے اِن پر مائے نافیہ لگانے سے نفی کی نفی ہو جاتی ہے اور "قائم رہنا" کے معنی پیدا ہوتے ہیں: زَالَ کے معنی ہیں "زائل ہوا" یعنی "قائم نہ رہا" تو مَا زَالَ کے معنی ہونگے "زائل نہ ہوا یعنی قائم رہا"۔ اسی طرح مَا بَرِحَ وغیرہ ٭

(۶) مادام میں "ما" ظرفیہ ہے جس کے معنی ہیں "جب تک" اسی لئے مَادَامَ کے قبل یا بعد ہمیشہ ایک جملے کی ضرورت ہوتی ہے: قَامَ التَّلَامِذَةُ مَادَامَ الْأُسْتَاذُ قَائِمًا (شاگرد لوگ کھڑے رہے جب تک کہ اُستاد کھڑا رہا) ٭

تنبیہ ۴۔ فعلوں پر صرف مَا لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جاسکتے ہیں:
قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ یا مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ قَامَ التَّلَامِذَةُ (جب تک اُستاد کھڑا رہا شاگرد کھڑے رہے)٭

(۷) لَيْسَ نفی کے لئے آتا ہے: لَيْسَ الْوَلَدُ عَالِمًا (لڑکا عالم نہیں ہے)٭

تنبیہ ۵۔ لَيْسَ کی خبر پر عموماً بِ لگا کر مجرور کر دیتے ہیں: لَيْسَ الْوَلَدُ بِعَالِمٍ (لڑکا عالم نہیں ہے) مگر معنی میں فرق نہیں پڑتا (دیکھو سبق ۶-۸)٭

تنبیہ ۶۔ فعل ناقص کا کچھ اور بیان اگلے سبق میں دیکھو٭

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۵

حَامِضٌ کھٹا	عَرْجَاءُ (اَعْرَجُ کا مؤنث) لنگڑی
زِحَامٌ بھیڑ	غَزِيرٌ بہت زیادہ۔ موسلا دھار

غَمَامٌ ابر	مِصْبَاحٌ (ج مَصَابِيحُ) چراغ
قَصِيرٌ (ج قِصَارٌ) کوتاہ	مَطَرٌ (ج اَمْطَارٌ) بارش
قَمِيصٌ (قُمْصَانٌ) پیرہن	مُهَذَّبٌ تہذیب پایا ہوا
كَثِيفٌ گھنا	نَشِيطٌ خوش دل۔ چست
مُتَأَلِّمٌ دردناک۔ تکلیف زدہ	هَادِئٌ باآرام۔ باسکون
مُتَّقِدٌ سلگا ہوا۔ روشن	جَوٌّ فضا۔ زمین و آسمان کی درمیانی جگہ

مشق نمبر ۳۷

تنبیہ ۷۔ دیکھو ایک طرف جملۂ اسمیہ ہے۔ دوسری طرف اسی جملے پر فعل ناقص لگا کر خبر کی حالت نصبی میں بتلایا گیا ہے٭

(۱) اَلْبَيْتُ نَظِيفٌ	كَانَ الْبَيْتُ نَظِيفًا
(۲) اَلْقَمِيصُ قَصِيرٌ	صَارَ الْقَمِيصُ قَصِيرًا
(۳) اَلْجَوُّ مُعْتَدِلٌ	اَصْبَحَ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا
(۴) اَلْغَمَامُ كَثِيفٌ	اَمْسَى الْغَمَامُ كَثِيفًا
(۵) اَلزِّحَامُ شَدِيدٌ	اَضْحَى الزِّحَامُ شَدِيدًا
(۶) اَلْمَطَرُ غَزِيرٌ	ظَلَّ المطرُ غزيرًا
(۷) اَلْمِصْبَاحُ مُتَّقِدٌ	بَاتَ المصباحُ مُتَّقِدًا
(۸) هَلِ النَّهْرُ جَارٍ ؟	نعم! دَامَ النَّهْرُ جَارِيًا

(۹) هَلِ الْبَابُ مفتوحٌ	لَيْسَ الباب مفتوحًا
(۱۰) هل الشَّاةُ عَرْجَاءُ	لَيْسَتِ الشاة عَرْجاء
(۱۱) اَلْوَلَدُ صَالِحٌ	مَازَالَ الْوَلَدُ صَالِحًا
(۱۲) اَلْوَلَدَانِ صَالِحَانِ	مَازَالَ الْوَلَدَانِ صَالِحَيْنِ
(۱۳) اَلْاَوْلَادُ صَالِحُوْنَ	مَازَالَ الْاَوْلَادُ صَالِحِيْنَ یا صُلَحَاءَ
(۱۴) اَلْبِنْتُ مُهَذَّبَةٌ	مَازَالَتِ الْبِنْتُ مُهَذَّبَةً
(۱۵) اَلْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٌ	لَاتَزَالُ الْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ

تنبیہ ۸ - مذکورہ پندرہ جملوں پر اِنَّ داخل کرکے صحیح اعراب کے ساتھ تلفظ کرو۔

(۱۶) هَلِ التِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ	مَا فَتِئَ التِّلْمِيْذُ حَاضِرًا
(۱۷) اَاَنْتَ جَالِسٌ اِلَى الظُّهْرِ؟	انا اَجْلِسُ مَادَامَ اَبِیْ جَالِسًا
(۱۸) اَهٰذَا اَخِیْ	لَيْسَ هٰذَا اَخَاكَ
(۱۹) هَلِ الرُّمَّانُ حَامِضٌ	لَيْسَ الرُّمَّانُ بِحَامِضٍ

مشق نمبر ۳۸

مذکورہ الفاظ اور جملوں کی مدد سے ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو پُر کرو:

(۱) كَانَ الْوَلَدُ ..... (۳) كَانَ الرَّجُلَانِ .....

(۲) صَارَ الْجَوُّ ..... (۴) اَصْبَحَ الرِّجَالُ .....

(۵) كَانَتِ الْبِنْتُ ..... (۱۱) لَيْسَ الْقَمِيْصُ .....

(۶) صَارَتِ الْمَرْءَتَانِ ..... (۱۲) انا اَقُوْمُ مَادَامَ .....

(۷) اَصْبَحَتِ الْبَنَاتُ .... (۱۳) اَلَيْسَ ..... صَادِقًا

(۸) اَمْسَى الْمَطَرُ .... (۱۴) مَازَالَ الْغَمَامُ .....

(۹) بَاتَ الْمَرِيْضُ ..... (۱۵) اَلَيْسَتِ ..... مُهَذَّبَاتٍ

(۱۰) سَيَكُوْنُ التَّلَامِذَةُ .... (۱۶) ..... مَادَامَ الْاُسْتَاذُ جَالِسًا

مشق نمبر ۳۹ ذیل کے جملوں کی تحلیل نحوی کرو!

(۱) صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا

(صَارَ) فعل ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحہ پر

(الطِّيْنُ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے

(خَزَفًا) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے

فعل ناقص اسم وخبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) قَدْ يَصِيْرُ الْجَاهِلُوْنَ عَالِمِيْنَ (کبھی جاہل لوگ عالم بن جاتے ہیں)

(قَدْ) حرف تبعیض ہے۔ یہ حرف ماضی پر تحقیق کے معنی میں آتا ہے اور مضارع پر تبعیض[1] کے معنی میں۔

(يَصِيْرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے

(الجَاهِلُوْنَ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔ اس کے

[1] "بعض اوقات" کے معنی میں ہے

رفع کی علامت ـُـوْنَ ہے۔
(عَالِمِيْنَ) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے اس لئے نصب کی علامت ـِـيْنَ ہے۔

فعل ناقص اسم و خبر سے مِل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ❊

مشق نمبر ۴۰

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مکان کشادہ تھا (۲) خادم چُست تھا (۳) پیرہن لمبا ہوگیا (۴) شام کے وقت بھیڑ سخت ہوگئی (۵) بیمار نے آرام سے رات گذاری (۶) لڑکیاں ہمیشہ مہذّب رہیں (۷) ہمارے لڑکے ہمیشہ نیک رہتے ہیں (۸) بارش دن میں مُوسلا دھار رہی (۹) فضا رات میں کثیف رہی (۱۰) سڑک کے چراغ روشن نہیں تھے (۱۱) لڑکیاں ابھی حاضر ہونگی (۱۲) جب تک تم بیٹھے رہو گے میں کھڑا رہونگا ❊

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْاَفْعَالُ النَّاقِصَةُ

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۔ پچھلے سبق میں تم نے چودہ[۱۴] الفاظ فعل ناقص کے پڑھے ہیں۔ دراصل وہی افعال ناقصہ ہیں ❊

چند الفاظ اور ہیں جو ہیں تو افعال تامّہ (دیکھو درس ۳۷-۱) لیکن کبھی وہ صَارَ کے معنی میں بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت وہ افعال ناقصہ بن جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:—

عَادَ يَعُوْدُ (لَوٹنا۔ ہونا)، تَحَوَّلَ يَتَحَوَّلُ (پلٹ جانا۔ ہوجانا)، اِرْتَدَّ يَرْتَدُّ (پھر جانا۔ ہوجانا)، اِسْتَحَالَ يَسْتَحِيْلُ (محال یا مشکل ہونا۔ بن جانا)

اِن کے سِوا اور بھی کئی افعال فعل ناقص کے طور پر آجاتے ہیں ❊

ہر لفظ کے دو[۲] معنی لکھے ہیں۔ پہلے معنی کے لحاظ سے تامّہ ہیں اور دوسرے معنی کے لحاظ سے ناقصہ ہیں: عَادَ الْخَلِيْلُ مِنْ مَكَّةَ (خلیل مکّہ سے لَوٹا)، عَادَ الْخَلِيْلُ حَاجًّا (خلیل حاجی ہوگیا)، تَحَوَّلَ زَيْدٌ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ (زید مشرق سے مغرب کی طرف پھر گیا)، تَحَوَّلَ اللَّبَنُ جُبْنًا (دُودھ پنیر بن گیا)، اِرْتَدَّ زَيْدٌ عَنْ دِيْنِهٖ (زید اپنے دین سے

پھر گیا)، اِرْتَدَّ الْاَعْمٰی بَصِیْرًا (اندھا بینا ہو گیا)۔ اِسْتَحَالَ الْاَمْرُ (کام
مشکل ہو گیا)، اِسْتَحَالَتِ الْخَمْرُ خَلًّا (شراب سرکہ بن گئی)۔

۲۔ کبھی کَانَ بھی تامّہ ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے معنی ہوتے
ہیں "موجود ہونا" یا "پایا جانا": کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ غَیْرُہٗ (اللہ
[موجود] تھا اور اس کے سوا کوئی نہیں [موجود] تھا) اس مثال میں کَانَ
اور لَمْ یَکُنْ کا صرف فاعل آیا ہے۔ اور بغیر خبر کے جملہ پورا ہو گیا ہے
اس لئے وہ تامّہ کہلائیگا۔

۳۔ اَصْبَحَ اور اَمْسٰی بھی تامّہ ہو جاتے ہیں۔ جبکہ ان کے معنی
ہونگے "صبح کرنا" یا "صبح کے وقت آنا"۔ "شام کرنا" یا "شام کے وقت
آنا": اَصْبَحْنَا یا اَمْسَیْنَا بِالْخَیْرِ (ہم نے صبح کی یا شام کی خیریت سے)۔ اَصْبَحَ
یا اَمْسٰی عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانُ (صبح کے وقت یا شام کے وقت ان پر طوفان آپہنچا)۔

۴۔ دعا کے موقع پر دَامَ بھی تامّہ ہو جاتا ہے: دَامَ مَجْدُکُمْ (آپ کی
بزرگی ہمیشہ رہے)۔

۵۔ یاد رکھو دعا میں یا بددعا میں اکثر فعل ماضی ہی بولا جاتا ہے
مگر معنی مضارع کے لئے جاتے ہیں اور مائے نافیہ کی جگہ لَا کا استعمال
کرتے ہیں: کَانَ اللّٰہُ فِیْ عَوْنِکَ (اللہ تیری مدد میں رہے)۔ لَا زِلْتُمْ
سَالِمِیْنَ (تم ہمیشہ سلامت رہو)۔ طَالَ عُمْرُہٗ (اس کی عمر دراز ہو)۔ لَا بَارَکَ

اللّٰہُ فِیْکَ (اللہ تجھ میں برکت نہ دے۔ یہ بددعا ہے)۔ کبھی کبھی مضارع کا استعمال
بھی ہو جاتا ہے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ (اللہ تمہیں بخش دے)۔

۶۔ فعل ناقص کی خبر کو اس کے اسم (مبتدا) پر مقدم کر سکتے
ہیں: کَانَ قَائِمًا زَیْدٌ (زید کھڑا تھا)۔ اس کو کَانَ الْقَائِمَ زَیْدٌ بھی
کہہ سکتے ہیں۔ کبھی خبر کو خود فعل ناقص پر بھی مقدم کرتے ہیں صَغِیْرًا[۱] کَانَ اَوْ کَبِیْرًا۔
اور جب مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف تو عموماً
خبر کو مقدم کیا جاتا ہے: کَانَ لِیْ غُلَامٌ۔ کَانَ عِنْدِیْ غُلَامٌ (اس کا بیان
چوتھے حصے میں مفصّل ہوگا)۔

۷۔ یَکُوْنُ (کَانَ کا مضارع) پر کوئی حرف جازم (دیکھو سبق ۲۱-۲)
داخل ہو تو بعض اوقات اس کا نون حذف بھی کر دیا جاتا ہے یعنی لَمْ
یَکُنْ (وہ نہیں تھا) سے لَمْ یَكُ، لَا تَكُنْ سے لَا تَكُ، لَمْ اَكُنْ سے لَمْ اَكُ
ہو جاتا ہے: لَمْ اَكُ جَبَّارًا شَقِیًّا (میں جابر بدبخت نہیں تھا)۔

لیکن جب مابعد سے ملا کر پڑھنے کا موقع ہو تو حذف نہیں ہو سکتا:
لَمْ یَکُنِ الْوَلَدُ کَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں تھا) یہاں لَمْ یَكُ الْوَلَدُ نہیں کہا جائیگا۔

۸۔ اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں تمہیں کسی قدر معلوم
ہو چکا ہے اور چوتھے حصے میں زیادہ تفصیل سے معلوم ہوگا کہ جملۂ اسمیہ
میں خبر کبھی مفرد ہوتی ہے تو کبھی مرکب بھی ہوتی ہے (دیکھو سبق ۶-۷)

[۱] چھوٹا ہو یا بڑا۔

خبر کی جگہ جملہ (فعلیہ ہو یا اسمیہ) بھی آسکتا ہے اور شِبْہِ جملہ یعنی جار و مجرور اور ظرف بھی آسکتا ہے۔ اسی طرح فعل ناقص اور اِنَّ اور اُس کے اَخوات کی خبر کی جگہ بھی وہ سب کچھ آسکتا ہے۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:-

خَالِدٌ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ [1]	كَانَ خَالِدٌ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ [2]	اِنَّ خَالِدًا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ [3]
اَلشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ [4]	كَانَ الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ [5]	اِنَّ الشِّتَاءَ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ
اَلْهِرَّةُ فِى الْبَيْتِ	كَانَتِ الْهِرَّةُ فِى الْبَيْتِ	اِنَّ الْهِرَّةَ فِى الْبَيْتِ
اَلْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	كَانَ الْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	اِنَّ الْحَارِسَ عِنْدَ الْبَابِ

مذکورہ چاروں سطروں میں غور کرو۔ سمجھ جاؤ گے کہ پہلی سطر کی تینوں مثالوں میں خبر کی جگہ فعل آیا ہے۔ اس میں ضمیر هُوَ مُسْتَتِر (پوشیدہ) ہے جو مبتدا کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہی ضمیر فاعل ہے۔ القرآن مفعول ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہوگیا۔ یہ جملہ فعلیہ خبر ہے مبتدا (خَالِدٌ) کی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

پہلی اور تیسری مثال میں تو یہ جملہ حالتِ رفعی میں سمجھا جائیگا۔ مگر درمیانی مثال میں چونکہ یہ جملہ كَانَ کی خبر واقع ہوا ہے اس لئے حالتِ نصبی میں سمجھا جائیگا۔

دوسری سطر میں خبر کی جگہ جملہ اسمیہ آیا ہے۔ اس میں بھی ایک ضمیر مبتدا کی طرف لَوٹنے والی موجود ہے۔ تیسری سطر میں جار و مجرور

[1] خالد قرآن پڑھتا ہے۔ [2] خالد قرآن پڑھتا تھا۔ [3] بیشک خالد قرآن پڑھتا ہے۔ [4] موسم سرما کی سردی سخت [5] موسم سرما کی سردی سخت تھی۔

ہے۔ اور چوتھی میں (عِنْدَ) ظرف ہے۔ ان خبروں کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو پہلی سطر کی مثالوں کی بتائی گئی ہے۔

تنبیہ ۱۔ اعرابِ محلّی اور تقدیری

تم جانتے ہو کہ مبتدا ہو یا خبر، فاعل ہو یا مفعول ہر ایک کے لئے ایک اعرابی حالت مقرر ہوتی ہے۔ اگر یہ سب اسم معرب ہیں تو اُن پر اعراب کی حالت ظاہر کی جاسکتی ہے۔ اور اگر مَبْنِي ہیں یا مرکّب تو محلّ و موقع کے مطابق ان پر اعراب فرض کرلیا جاتا ہے ایسے فرضی اعراب کو اعرابِ محلّی کہتے ہیں مثلاً جَاءَ هٰذَا[1] میں "هٰذَا" فاعل ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے۔ مگر مَبْنِي ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی اعراب نہیں آسکتا۔ اس لئے اس جملے میں "هٰذَا" کو محلاً مرفوع یا مرفوع المحل کہینگے۔ رَأَيْتُ هٰذَا میں "هٰذَا" مفعول ہے اس لئے اسے محلاً منصوب یا منصوب المحل کہا جائیگا اور قُلْتُ لِهٰذَا میں "هٰذَا" حرف جرّ کے بعد آیا ہے اس لئے اسے محلاً مجرور یا مجرور المحل کہینگے۔ تم نے حصۂ اول (سبق ۱۰) میں پڑھ لیا ہے کہ اسم مقصور (جس اسم کے آخر میں الف ہوا کرتا ہے) پر تینوں حالتوں میں کوئی اعراب

[1] تم نے پڑھا ہے کہ اسم اشارہ مَبْنِي ہوتا ہے۔

نہیں پڑھا جاتا اور اسم منقوص (جس کے آخر میں ی ہو) پر
حالتِ رفعی و جرّی میں اعراب نہیں پڑھا جاتا ایسے اسموں
پر جو اعراب فرض کرلیا جائے، ہے تو وہ بھی محلّی، مگر کتبِ صرف
میں اسے تقدیری کہتے ہیں ؛

مشق نمبر ۱۴۱

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

۱۔ قَدْ يَصِيْرُ الْفَاسِقُ صَالِحًا (کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے)

(قَدْ) حرف تقلیل [قَدْ ماضی پر داخل ہو تو تاکید کے معنی ہوتے ہیں
اور مضارع پر داخل ہو تو تقلیل یعنی کم کرنے کے معنی میں آتا ہے]۔
(يَصِيْرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے۔
(الْفَاسِقُ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔
(صَالِحًا) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے۔
فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ؛

۲۔ بَاتَ الْمَرْضٰى مُتَاَلِّمِيْنَ (بیماروں نے دُکھ میں رات گذاری)

(بَاتَ) فعل ناقص، ماضی ہے مبنی ہے فتحہ پر۔
(الْمَرْضٰى) جمع ہے مَرِيْضٌ کی۔ اسم ہے فعل ناقص کا حالت رفعی
میں ہے مگر اسم مقصور ہونے کے سبب اس پر اعراب نہیں پڑھا جاسکتا

اس لئے اسے محلاً مرفوع کہا جائیگا۔
(مُتَاَلِّمِيْنَ) خبر ہے فعل ناقص کی اس لئے منصوب ہے۔ اس کے
نصب کی علامت ـِ يْنَ ہے۔ کیونکہ جمع مذکّر سالم ہے (دیکھو سبق ۱-۵)
فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملۂ فعلیہ ہوا ؛

۳۔ صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ (لفظی معنی = ہوا جاڑا اس کی سردی سخت یعنی جاڑے کی سردی سخت ہوگئی)

اس جملے میں (الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اور (بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ)
جملۂ اسمیہ ہو کر خبر ہے۔ تفصیل حسبِ ذیل ہے :۔
(صَارَ) فعل ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحہ پر۔
(الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اس لئے مرفوع ہے۔ دراصل یہ
پہلا مبتدا ہے۔
(بَرْدُهٗ) بَرْد دوسرا مبتدا ہے، مرفوع ہے۔ هٗ ضمیر مجرور ہے۔
مبنی ہے۔ مضاف الیہ ہے اس لئے محلاً مجرور کہینگے۔
(شَدِيْدٌ) خبر ہے دوسرے مبتدا کی مرفوع ہے۔
مبتدا ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے پہلے
مبتدا (الشِّتَاءُ) کی جو کہ اسم ہے فعل ناقص کا۔ اب یہ جملہ فعل
ناقص کی خبر کی جگہ واقع ہے اس لئے محلاً منصوب کہا جائیگا۔

فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مِل کر جملہ فعلیہ ہوا ؛

۴ ۔ مَازِلْنَا نَرٰی عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰهِ (ہم ہمیشہ اللہ کی مخلوقات کے عجائبات دیکھتے رہے) ۔

اِس جملے میں (مَازِلْنَا) فعل با فاعل ہے یعنی فعل ناقص اور اُس کا اسم ہے ۔ باقی سب جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی ۔ نیچے تفصیل دیکھو :۔

(مَازِلْنَا) فعل ناقص، ماضي جمع متکلّم مَازَال سے ۔ اِس میں (نَا) ضمیر ہے ۔ مَبْنِي ہے جو فاعل یعنی اسم ہے فعل ناقص کا اِس لئے محلّاً مرفوع

(نَرٰی) فعل مضارع ، محلّاً مرفوع ہے ۔ اس میں ضمیر جمع متکلّم کی پوشیدہ ہے وہی اس کا فاعل ہے اور محلّاً مرفوع

(عَجَائِبَ) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے ۔ مضاف بھی ہے ۔

(خَلْقِ اللّٰهِ) مضاف الیہ ہے اِس لئے مجرور ہے ۔

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مِل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی ۔ اس لئے اسے محلّاً منصوب کہا جائیگا ۔

فعل ناقص اسم و خبر سے مِل کر جملہ فعلیہ ہوا ؛

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۶

اِخْتَرَعَ (۷) کوئی نئی چیز ایجاد کرنا
اَوْصٰی (۱) وصیّت کرنا
تَدَارَكَ (۵) تلافی کر لینا ۔ اصلاح کر لینا
تَوَفَّقَ (۴) توفیق پانا ۔ مقصد کو پہنچنا
ثَابَرَ (۳) درپے ہو جانا ۔ لگاتار کوشش کرنا
جَادَ (ن ۔ د) سخاوت کرنا

عَبَرَ (ن) عبور کرنا ۔ پار کرنا
عَكَفَ (عَلَيْهِ) کسی چیز کے پاس ٹھیرے رہنا
حَقَّقَ (۲ ۔ اس کا مصدر تَحْقِيقٌ ہے) ثابت کر دکھانا
هَدَّدَ (۲ ۔ اس کا مصدر تَهْدِيدٌ ہے) ڈرانا ۔ دھمکانا

اَلْاَلْمَانُ جرمنی
اِدِيسُونَ ایڈیسن، امریکہ کا مشہور موجد
اَمَلٌ (ج اٰمَالٌ) اُمید
اَنّٰى (اسم استفہام ہے) کس طرح ؟
اِنْتِقَالٌ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا
بِسَاطٌ فرش ۔ غالیچہ
بَغِيٌّ سرکش ۔ بدکار
اَلْحَاكِيْ نقّال ۔ آج کل فونوگراف کے لئے استعمال ہوتا ہے

زَهْرَةٌ تازگی ۔ خوشنمائی ۔ پھول
سَمَاحَةٌ سخاوت ۔ چشم پوشی
سَوَاءٌ برابر
طَائِفَةٌ گروہ
طَائِرٌ پرندہ
طَائِرَةٌ یا طَيَّارَةٌ ہوائی جہاز
طَيَرَانٌ (مصدر ہے طَارَ کا) اُڑنا
طَيَّارٌ ہوائی جہاز چلانے والا
طِينٌ کیچڑ

عَزْمٌ پختہ ارادہ	مُذْنِبٌ گناہگار
فَتَاةٌ جوان عورت (اس کا مذکر فتیٰ ہے)	مِرْيَةٌ شک
	مُسْتَحِيْلٌ شکل۔ محال
فُضُوْلٌ ضرورت سے زیادہ۔ بچا ہوا	مُسْتَرِيْحٌ باآرام
لَدٰی پاس لَدَيْكَ تیرے پاس	مُنْتَصِرٌ مدد پانے والا
مَبْلَغٌ رسائی۔ پہنچنے کی حد	مَوَدَّةٌ دوستی
اَلْمُحِيْطُ بڑا سمندر	نَجَاحٌ کامیابی
اَلْمُحِيْطُ الْاَطْلَنْطِيُّ بحر اٹلانٹک	هَفْوَةٌ (ج هَفَوَاتٌ) لغزش غلطی

مشق نمبر ۴۲

ذیل کے جملوں میں افعالِ ناقصہ اور ان کے اسموں اور خبروں کو غور سے دیکھو۔

(۱) لَا اَخَافُ اَنْ اُصْبِحَ فَقِيْرًا لٰكِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُمْسِيَ مُذْنِبًا (۲) قَدْ يُضْحِي الْعَبْدُ سَيِّدًا (۳) يَا فَتَاةُ كُوْنِيْ مُطْمَئِنَّةً (۴) ظَلَّ الْكُفَّارُ عَاكِفِيْنَ عَلٰى اَصْنَامِهِمْ (۵) بَاتَ الْمَرِيْضُ مُسْتَرِيْحًا وَاَضْحٰى صَحِيْحًا (۶) دُمْتُمْ سَالِمِيْنَ (۷) اَلَسْتَ ابْنَ الْاَمِيْرِ؟ (۸) اَلنَّاسُ لَيْسُوْا سَوَاءً (۹) مَا زِلْنَا نَاظِرِيْنَ اِلٰى زَهْرَةِ الْوَرْدِ (۱۰) لَا نَزَالُ نَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ (۱۱) لَا يَبْرَحُ الْحَقُّ مُنْتَصِرًا (۱۲) مَا

اَنْفَكَّ الْبَاطِلُ مَهْزُوْمًا (۱۳) مَا فَتِئَتْ طَائِفَةٌ قَائِمَةً عَلَى الْحَقِّ (۱۴) اُسْكُتْ مَا[1] دَامَ السُّكُوْتُ نَافِعًا (۱۵) اِنِّيْ لَا اُبَالِيْ بِالتَّهْدِيْدِ مَا[2] دُمْتُ بَرِيْئًا (۱۶) مَا بَرِحَ اِدِيْسُوْنُ الْاَمْرِيْكِيُّ يُجَرِّبُ حَتّٰى تَوَفَّقَ اِلَى اخْتِرَاعِ الْحَاكِيْ [اَلْفُوْنُوْغِرَافِ] الَّذِيْ يَحْفَظُ الصَّوْتَ وَيُعِيْدُهٗ (۱۷) قَدْ يَسْتَحِيْلُ الْهَوَاءُ مَاءً (۱۸) كُوْنُوْا مُسْلِمِيْنَ وَلَا تَعُوْدُوْا كُفَّارًا (۱۹) لَا تَجْلِسْ مَا[3] لَمْ يَجْلِسْ اَبُوْكَ (۲۰) اَللّٰهُ فِيْ عَوْنِ عَبْدِهٖ مَا[4] كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ (۲۱) اِنَّ الْعَدَاوَةَ تَسْتَحِيْلُ مَوَدَّةً۔ بِتَدَارُكِ الْهَفَوَاتِ بِالْحَسَنَاتِ (۲۲) لَيْسَ الْعَطَاءُ مِنَ الْفُضُوْلِ سَمَاحَةً۔ حَتّٰى تَجُوْدَ وَمَا[5] لَدَيْكَ قَلِيْلٌ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) قَالَتْ [مَرْيَمُ] اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا (۲) فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ، اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ (۳) قَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ (۴) وَقَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى (۵) وَانْظُرْ اِلٰى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ [ظَلِلْتَ] عَلَيْهِ عَاكِفًا (۶) اَوْصَانِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (۷) فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ (۸) فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ

[1]، [2]، [4] اور [5] میں مَا کے معنی ہیں "جب تک" یہ "مَا" ظرفیہ ہے۔ [3] "مَا" موصولہ ہے یعنی "جو کچھ"

[اَلْقِی قَمِیصَ یُوسُفَ] عَلٰی وَجْهِهٖ [عَلٰی وَجْهِ یعقوبَ]
فَارْتَدَّ بَصِیْرًا (۹) فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ [تامّه]
وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ [تامّه] (۱۰) خَالِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ [تامّه]
السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ ۔

مشق نمبر ۴۳

ذیل کی عبارت میں افعال ناقصہ اور اِنَّ اور اُس کے
اَخَوَات کے اسموں اور خبروں کو پہچانو۔ اکثر خبریں جملہ یا
شِبْهِ جملہ کی صورت میں پیش کی گئی ہیں ۔

کَانَ النَّاسُ یَظُنُّوْنَ اَنَّ فَنَّ الطَّیَرَانِ نَجَاحُهٗ مُسْتَحِیْلٌ،
وَصَارُوْا یَسْخَرُوْنَ مِنْ کُلِّ مَنْ یَظَلُّ یَعْمَلُ لِتَحْقِیْقِهٖ لِاَنَّهُمْ
یَرَوْنَ اَنَّ الْاِنْسَانَ عَزْمُهٗ مَحْدُوْدٌ، وَاَنَّهٗ لَنْ یَزَالَ عَلٰی حَالَتِهِ
الَّتِیْ خُلِقَ عَلَیْهَا مَا دَامَ لَمْ یُخْلَقْ کَالطَّائِرِ، وَلٰکِنَّ الْمُخْتَرِعِیْنَ
اٰمَالُهُمْ بَعِیْدَةٌ، فَثَابَرُوْا حَتّٰی تَمَّ نَجَاحُ الطَّیَرَانِ، وَاَصْبَحَتِ
الطَّیَّارَاتُ مِنْ اَحْسَنِ وَسَائِلِ الْاِنْتِقَالِ، وَاسْتَطَاعَ النَّاسُ
اَنْ یَعْبُرُوْا بِهَا الْمُحِیْطَ الْاِطْلَنْطِیَّ مِنْ اَمْرِیْکَا اِلٰی اُوْرُبَّا
بِلَاخَوْفٍ کَاَنَّهُمْ فَوْقَ بِسَاطِ سلیمانَ
وَاَصْبَحَ حُکَمَاءُ الْاَلْمَانِ سَبَقُوْا حُکَمَاءَ الْعَالَمِ بِاخْتِرَاعِ

طَائِرَةٍ تَطِیْرُ بِنَفْسِهَا بِغَیْرِ طَیَّارٍ وَتَذْهَبُ حَیْثُ اُرْسِلَتْ، فَاِنَّهَا
مِنْ عَجَائِبِ مَبْلَغِ الْعِلْمِ الْاِنْسَانِیِّ وَصِرْنَا نَعْتَرِفُ اَنَّ فَوْقَ کُلِّ
ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ (من النحو الواضح بتصرف)

مشق نمبر ۴۴

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کبھی بخیل سخی ہو جاتا ہے (۲) تم سچے رہو جھوٹ نہ بولو (۳) ہم
حاضر تھے اور وہ غائب تھے (۴) کافر [جمع] مسلمان ہو گئے۔
(۵) تم نے کس طرح صبح کی؟ (۶) ہم نے خیریت سے صبح کی (۷) کیا
تم [عورتیں] مسلمان نہیں ہو؟ (۸) کیا تم نے تکلیف میں رات
گذاری؟ (۹) نہیں ہم نے آرام میں [مُطْمَئِنِّیْنَ] رات گذاری
(۱۰) محنتی ہمیشہ عزیز ہوتا ہے (۱۱) ہم ہمیشہ ان کی تلاش کرتے رہے
یہاں تک کہ ہم نے انھیں پالیا (۱۲) جب تک تو زندہ رہے نماز مت
چھوڑ (۱۳) تم ہمیشہ عافیت میں رہو [دعا ہے] ۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ

۱۔ کَادَ (قریب ہونا)، کَرَبَ (قریب ہونا)، اَوْشَكَ (قریب ہونا)، عَسٰی (اُمید ہے۔ شاید) افعال مقاربہ کہلاتے ہیں ❊

تنبیہ ۱۔ کَرَبَ اور اَوْشَكَ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا ہے ❊

۲۔ یہ افعال اکیلے مستعمل نہیں ہوتے بلکہ اُن کے بعد کسی فعل مضارع کا آنا ضروری ہے: کَادَ الطِّفْلُ يَقُوْمُ (قریب ہے کہ بچّہ کھڑا ہو جائے) ❊

مذکورہ مثال سے تم سمجھ سکتے ہو کہ افعال مقاربہ بھی افعال ناقصہ کی طرح جملۂ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ افعال مقاربہ کی خبر کی جگہ فعل مضارع کا آنا لازم ہے۔ یہ فعل مضارع اپنے فاعل کے ساتھ جو کہ اکثر ضمیر مُسْتَتِر ہوتی ہے جملۂ فعلیہ بن کر خبر واقع ہوتا ہے۔ افعال مقاربہ کا اسم حالت رفعی میں اور خبر حالت نصبی میں سمجھو ❊

۳۔ اِن فعلوں کے بعد جو مضارع آتا ہے اُس پر کبھی اَنْ داخل کرتے ہیں کبھی نہیں۔ لیکن عَسٰی اور اَوْشَكَ کے بعد اَنْ کا لانا ہی بہتر ہے: عَسٰی زَيْدٌ اَنْ يَقُوْمَ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)، کَادَ اور کَرَبَ کے بعد

نہ لانا بہتر ہے ❊

۴۔ عَسٰی اور اَوْشَكَ کے بعد فعل مضارع کو اسم پر مقدم بھی کر سکتے ہیں: عَسٰی اَنْ يَقُوْمَ زَيْدٌ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)۔ اور کَادَ وغیرہ میں یہ صورت جائز نہیں ❊

۵۔ کَادَ کا مضارع يَكَادُ (خَافَ، يَخَافُ کے جیسا) اور اَوْشَكَ کا يُوْشِكُ ہے۔ اِن دونوں کا ماضی اور مضارع دونوں مستعمل ہیں۔ عَسٰی کا صرف ماضی مستعمل ہے۔ اس کی گردان رَمٰی کی طرح کرلو۔ کَرَبَ کا بھی مضارع مستعمل نہیں ہے ❊

۶۔ شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، قَامَ اور اَخَذَ بھی افعال مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن اُن کے بعد اَنْ نہیں آتا۔ اِن سب کے معنی ہیں "شروع کرنا" یا "کرنے لگنا": اَخَذَ الطِّفْلُ يَمْشِيْ (بچہ چلنے لگا) ❊

مشق نمبر ۴۵

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

(۱) عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّشْفِيَكَ (اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تندرست کر دے)

(۲) تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ (قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں)

(۳) اَوْشَكَ اَنْ يُفْتَحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ (قریب ہے کہ مدرسہ کا دروازہ کھولا جائے)

ان کی تحلیل اس طرح کرو:۔

(عَسٰی) فعل مقاربہ،

(اللّٰہ) فعل مقاربہ کا اسم،

(اَنْ) حرف ناصب مضارع،

(یَشْفِیَ) فعل مضارع معروف، منصوب ہے اَنْ کی وجہ سے،
اس میں ضمیر (ھُوَ) مُسْتَتِر ہے جو لفظ اللّٰہ کی طرف راجع ہے
اور وہی اس کا فاعل ہے،

(كِ) ضمیر منصوب متّصل، واحد مؤنّث مخاطب، مفعول
ہے، اس لئے اسے منصوب المحل کہینگے،

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مِل کر جملۂ فعلیہ
ہوکر خبر ہے عَسٰی کی مِحلاً منصوب، عَسٰی اپنے اسم و خبر
سے مِلکر جملۂ فعلیہ ہوا۔

اِسی طرح دوسرے اور تیسرے جملہ کی تحلیل کرو۔ لیکن خیال رکھو کہ
تیسرے جملہ میں فعل مقاربہ کی خبر مقدّم ہے اور اسم مؤخّر۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۷

اَبٰی (یَأْبٰی) انکار کرنا
اَحْرَقَ جلانا

اَذَابَ (و-ا) پگھلانا
اِشْتَعَلَ (۷) بھڑکنا

اَسْفَرَ (۱) صبح کا خوب اُجالا ہونا
اَقْبَلَ متوجہ ہونا۔ کسی کی طرف مُنہ کرنا
اَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا
بَادَرَ (۳) جلدی کرنا
بَعَثَ (ف) بھیجنا۔ اُٹھانا
تَفَحَّصَ (۴) تلاش کرنا
تَفَطَّرَ (۴) پھٹ جانا
جَرٰی (ض-ی) جاری ہونا۔ دوڑنا
خَصَفَ (ض) لپٹانا
طَارَ (ی-ض) اُڑنا
فَاقَ (و-ن) بڑھ جانا (مرتبہ میں)
فَقِهَ (س) سمجھنا
قَطَفَ (س) توڑنا (پھلوں یا پھولوں کا)
لَامَ (و-ن) ملامت کرنا
وَقَعَ (یَقَعُ) گرنا۔ واقع ہونا
اُمْنِیَّةٌ (ج اَمَانِیُّ) آرزو
حَطَبٌ جلانے کی لکڑی

خَیْلٌ (اسم جمع ہے) گھوڑے
دُوْنَ بغیر۔ سوا
رُکُوْبٌ سواری
سِبَاقٌ اور مُسَابَقَةٌ (۳) ایک دوسرے
سے آگے بڑھنا۔ گھڑ دوڑ
شَابٌّ (ج شُبَّانٌ) جوان
عَادِیٌّ معمولی
غَزَالٌ ہرن
فَرَجٌ کشادگی
فَرَحٌ یا فَرْحَةٌ خوشی
مَقَامٌ مَحْمُوْدٌ جس مقام سے جناب
رسُولِ خدا قیامت کے روز اللّٰہ
تعالٰی سے شفاعت کی التماس
کرینگے
هَوْنٌ وقار۔ نرمی
وَرَقٌ پتہ۔ کتاب کا ورق
وَطْأَةٌ شِدّت

مشق نمبر ۴۶

(۱) كِدْنَا نَطِيرُ مِنَ الْفَرَحِ (۲) أَوْشَكَتْ أَمَانِيُّ الْكَسْلَانِ تَقْتُلُهُ لِأَنَّ يَدَيْهِ تَأْبَيَانِ الْعَمَلَ (۳) أَخَذَتْ أَلُومُ نَفْسِي (۴) لَمَّا أَسْلَمَ عَمَّارٌ كَانَ كُفَّارُ مَكَّةَ يُحْرِقُونَهُ بِالنَّارِ فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَدْعُو لَهُ (۵) كَرَبَ الْحَطَبُ يَشْتَعِلُ لَمَّا عَظُمَتْ وَطْأَةُ الْحَرِّ (۶) يُوشِكُ الْحَرُّ يُذِيبُ الْأَجْسَامَ (۷) أَخَذْنَا نُصْلِحُ ثِيَابَنَا وَأَسْلِحَتَنَا (۸) عَسَيْنَ أَنْ يَحْضُرْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَفَحُّصِ أَحْوَالِ أَوْلَادِهِنَّ (۹) تَكَادُ الْمَرْءَةُ تَفُوقُ زَوْجَهَا فِي الْعِلْمِ (۱۰) إِذَا أَسْفَرَ الصُّبْحُ شَرَعَ الْبُسْتَانِيُّ يَقْطِفُ الْأَزْهَارَ وَالْأَثْمَارَ (۱۱) كِدْنَ يَمُتْنَ مِنْ شِدَّةِ الْأَلَمِ

(۱۲) عَسَى الْهَمُّ الَّذِي أَمْسَيْتُ فِيهِ + يَكُونُ وَرَاءَهُ فَرَجٌ قَرِيبٌ

(۱۳) إِذَا انْصَرَفَتْ نَفْسِي عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكَدْ + إِلَيْهِ بِوَجْهٍ آخِرَ الدَّهْرِ تُقْبِلُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۴) فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ (۱۵) عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا (۱۶) طَفِقَا [آدَمُ وَحَوَّاءُ] يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ (۱۷) عَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ

(۱۸) تَكَادُ السَّمٰوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ (۱۹) لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا (۲۰) عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا (۲۱) قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَنْ لَا تُقَاتِلُوا (۲۲) ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُّورٍ ⁂

مشق نمبر ۴۷

تنبیہ۔ ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:۔

کان لی حصان عربیّ جمیل المنظر سمّیناه بالغزال لانّهٗ کان سریع السّیر، حتّی کاد ان یسبق السّیّارات، وکان لایزال یسبق الخیل فی السّباق[1]، وفاز بکثیر من الانعامات، حتّی صرت غنیّا بسببه۔

یومًا رأیتهٗ قد اصبح مریضا واوشك ان یموت فظلّ قلبی متألّما، وبادرت الٰی علاجه وانفقت علیه الف ربّیة لیعود الٰی حاله السابق، لکن لم یعد صحیحا کما کان اوّلا، وما انفكّت واحدة من رجلیه ضعیفة فلم یبق اهلا للمسابقة، لکنّه ما برح یجری جریا[2] عادیّا۔ فلم ازل استعمله للرّکوب مادام شابّا قویّا۔

[1] گھڑ دوڑ ⁂ [2] معمولی چال ⁂

وکان ولدی الصّغیر یرکبہ فیفرح ویصھل لیسرّ الولد
ویمشی بہ ھونًا کیلا یخاف الولد ولا یقع علی الارض۔
وکان یفھم القول والاشارۃ کالانسان ویفعل مایقال
لہ، فکانّ ذٰلک الحیوانَ کان یجیبنا بغیر اللّسان۔ وفی السّنۃ
الماضیۃ مرض ومات فتأسّفنا کثیرا۔ وبعد ذٰلک الحصان
ما وجدنا مثلہ الی الاٰن ÷

اشعار

انّ الغزال حصاننا ۔۔۔ قد کان کالانسان
ھو کان یفھم قولنا ۔۔۔ ویجیب دون لسان
ولد صغیر یرکبہ ۔۔۔ فیسرّ کالفرحان
یمشی ویصھل فرحۃ ۔۔۔ یجری بالاطمئنان

الدّرسُ الأربعون

(۱) اَفْعَالُ المَدْحِ وَالذَّمِّ

۱۔ نِعْمَ (دراصل نَعِمَ) مدح (تعریف) کے لئے ہے اور بِئْسَ
(دراصل بَئِسَ) مذمّت کے لئے۔ ان کا فاعل اکثر معرّف باللّام ہوتا
ہے یا وہ اسم جو معرّف باللّام کی طرف مضاف ہو۔ فاعل کے بعد

ایک اور اسم ہوتا ہے جو مقصود بالمدح یا بالذّم ہوتا ہے :
نِعْمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ (خالد اچھا مرد ہے) بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ عَاصِمٌ (عاصم
مرد کا بُرا غلام ہے) اِن مثالوں میں خالد اور عاصم مقصود بالمدح اور
مقصود بالذّم ہیں۔ ترکیب میں خالد اور عاصم کو مبتدا مؤخّر
سمجھتے ہیں اور فعل وفاعل مل کر خبر مقدّم مانتے ہیں ÷
۲۔ کبھی فاعل کی جگہ لفظ مَا (بمعنی شَیْءٌ) آتا ہے : نِعِمَّاهِیَ
(دراصل نِعْمَ مَا هِیَ = اچھی چیز ہے وہ) اور کبھی اسم نکرہ منصوب
واقع ہوتا ہے : نِعْمَ رَجُلًا خَالِدٌ (خالد مرد کی حیثیت سے اچھا ہے) اِس
صورت میں نِعْمَ کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے اور وہی اس کا
فاعل ہے اور رَجُلًا اس کی تمیز واقع ہوا ہے اسی لئے منصوب ہے
(تمیز کا بیان چوتھے حصّے میں آئیگا) فعل وفاعل اور تمیز مل کر
جملۂ فعلیہ ہو کر خبر مقدّم اور خالد جو مقصود بالمدح ہے
وہ مبتدا مؤخّر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا ÷
۳۔ کبھی مقصود بالمدح یا بالذّم کو حذف کر دیتے ہیں :
نِعْمَ الْعَبْدُ (یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ اَیُّوْبُ = ایّوب اچھا بندہ ہے) نِعْمَ
الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ [اللّٰہُ] (اللّٰہ تعالیٰ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے)÷
نِعْمَ کا مؤنّث نِعْمَتْ اور بِئْسَ کا بِئْسَتْ ہے: نِعْمَتِ

اَلْاِبْنَةُ فَاطِمَةُ وَبِئْسَتِ الْمَرْءَةُ غَادِرَةُ (فاطمہ اچھی لڑکی ہے غادرہ بُری عورت ہے) ۔

۴۔مذکورہ دونوں فعلوں کے باقی صیغے مستعمل نہیں ہیں۔ فاعل کی وحدت، تثنیہ اور جمع کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا ۔

۵۔حَبَّذَا (اچھاہے وہ) کو نِعْمَ کے معنی میں اور لَاحَبَّذَا اور سَاءَ کو بِئْسَ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ حَبَّذَا الْاِتِّفَاقُ وَلَا حَبَّذَا (یا سَاءَ) الْاِخْتِلَافُ (اتّفاق اچھاہے اور اختلاف بُراہے) ۔

تنبیه ۱۔ حَبَّ فعل ماضی ہے اور ذَا اسم اشارہ ہے اور وہی فاعل ہے اور اس کا مابعد مقصود بالمدح ہے ۔

تنبیه ۲۔ سَاءَ (بُراہونا۔ بُرالگنا۔ بگاڑنا) عام فعلوں کی طرح بھی مستعمل ہے اور اس کی گردان قَالَ يَقُوْلُ کی طرح ہوتی ہے ۔

(۲) صِيْغَتَا التَّعَجُّبِ
تعجّب کے ۲ دو صیغے

۱۔مَا اَفْعَلَهٗ اور اَفْعِلْ بِهٖ یہ دونوں وزن تعجّب کے معنی میں مستعمل ہیں اور ان دونوں کو صِيْغَتَا التَّعَجُّبِ (تعجّب کے ۲ دو صیغے) کہتے ہیں: مَا اَحْسَنَهٗ یا اَحْسِنْ بِهٖ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے) اِسی طرح هٗ اور هٖ کی جگہ بقیہ تمام ضمیریں اور ہر قسم کا اسم ظاهر (مذکر، مؤنّث،

واحد، تثنیہ یا جمع) لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ دونوں صیغوں میں ان کے مابعد کے اثر سے کوئی تغیّر نہیں ہوتا: مَا اَحْسَنَ رَشِيْدًا (رشید کیا ہی خوبصورت ہے) اور اَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ (رشید کیا ہی خوبصورت ہے)۔ مَا اَطْوَلَ الرَّجُلَيْنِ (۲ دو مرد کتنے لمبے ہیں)۔ اَقْصِرْ بِالنِّسَاءِ (عورتیں کتنی کوتاہ ہیں) ۔

۲۔ مَا اَحْسَنَ رَشِيْدًا کے لفظی معنی ہونگے "کس چیز نے حَسِین (صاحبِ حُسن) بنایا رشید کو" گویا تعجّب سے ہم خود ہی اپنے آپ کو پُوچھتے ہیں۔ مطلب یہ نکلتا ہے کہ "رشید کتنا حَسِین ہے" ۔

اَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ کے لفظی معنی ہونگے "رشید کو حَسِین سمجھ" یعنی رشید اتنا حَسِین ہے کہ ہر ایک کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے حُسن کا اعتراف کرے۔ اِس میں ب زائد ہے۔ شاید اسی معنی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے بڑھایا گیا ہو ۔

تنبیه ۔ نحویوں نے مذکورہ دونوں صیغوں کے معنوں میں اور ترکیب میں بہت کچھ اختلاف کیا ہے۔ مگر اس ناچیز مؤلف کی سمجھ میں یہی آسان اور ٹھیک معلوم ہوا۔ اس کی ترکیب ابھی مشق نمبر ۴۸ میں لکھی جائیگی ۔

۳ ۔ ماضی کے لئے كَانَ اور مستقبل کے لئے يَكُوْنُ بڑھا کر

بولتے ہیں : مَاکَانَ اَجْمَلَ مَنْظَرَ الرِّیَاضِ (باغ کا منظر کیا ہی خوشنما تھا) مَایَکُوْنُ اَطْیَبَ مَنْظَرَ الْبَحْرِ (سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا) ؛

۴ - ثلاثی مزید یا رباعی سے مذکورہ صیغے نہیں بن سکتے اور ثلاثی مجرّد کے جو مادے رنگ یا عیب کے معنی میں ہوں اُن سے بھی تعجّب کے مذکورہ دونوں صیغے نہیں بنائے جاتے ۔ لیکن ان کے مصدروں پر اَشَدَّ یا اَشْدِدْ یا اَعْظَمَ یا اَعْظِمْ لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جاسکتے ہیں : مَااَشَدَّ اِعْزَازَ النَّاسِ لِلْعُلَمَاءِ (لوگ علماء کو کتنی بڑی عزّت دیتے ہیں) ، اَعْظِمْ بِمُسَابَقَةِ الْمُبَذِّرِ اِلَی الْفَقْرِ (فضول خرچی کرنے والا فقر کی طرف کتنی جلد دوڑتا ہے) مَااَعْظَمَ حُمْرَةَ وَجْنَةِ الْاِبْنَةِ (لڑکی کا رُخسار کیا ہی سُرخ ہے) مَااَشَدَّ عَمَی الْجَاهِلِ (جاہل کیا ہی اندھا ہوتا ہے) ؛

مشق نمبر ۴۸

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو :-

(۱) مَااَحْسَنَ رَشِیْدًا

(۲) اَحْسِنْ بِرَشِیْدٍ

اس طرح :-

(مَا) اسم تعجّب ہے، مبنی، محلًّا مرفوع ہے کیونکہ مبتدا ہے ،
(اَحْسَنَ) فعل ماضی، مبنی ہے فتحہ پر، اس میں ضمیر (هُوَ)

مُسْتَتِر ہے جو مَا کی طرف راجع ہے وہ فاعل ہے محلًّا مرفوع ،
(رَشِیْدًا) مفعول ہے اس لئے منصوب ،
فعل و فاعل و مفعول مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہے محلًّا مرفوع ،
مبتدا و خبر مل کر جملۂ اسمیہ ہوا ؛

(اَحْسِنْ) فعل امر، تعجّب کے لئے ہے، مبنی ہے سکون پر،
اس میں ضمیر اَنْتَ پوشیدہ ہے ۔ جو فاعل ہے محلًّا مرفوع ،
(بِ) حرف جار ہے ۔ اِس جگہ زائد واقع ہوا ہے ،
(رَشِیْدٍ) بظاہر مجرور ہے مگر معنی کے لحاظ سے مفعول ہے اس لئے منصوب المحل ہے ،
فعل تعجّب فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جملۂ فعلیہ ہوا ؛

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۸

- اَوَّابٌ بہت ہی رجوع ہونے والا خدا کی طرف
- اَخْفٰی (ا) چھپانا
- اِبْیِضَاضٌ سفیدی (اِبْیَضَّ کا مصدر)
- خِیَارٌ ککڑی - کھیرا
- رَابِعَةَ عَشْرَةَ چودہویں
- شِرْكٌ شریک کرنا
- شَفَقٌ غروب آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے کی سُرخی
- عَاذِرٌ عذر قبول کرنے والا

عَاذِلٌ ملامت کرنے والا
عَاقِبَةٌ انجام
عَشِيْرٌ دوست۔ رشتہ دار
قُتِلَ وہ ہلاک کیا جائے (بددعا ہے)
قُصْوَاءُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اُونٹنی کا نام ہے
مَا اَحْلٰی کیا ہی میٹھا ہے (حُلْوٌ سے بنا ہے)
مَا اَرْدَءَ کیا ہی ردی ہے (رَدِيْءٌ سے بنا ہے)
مَا اَجْوَدَ کیا ہی عمدہ ہے (جَيِّدٌ سے بنا ہے)
مُرْتَفَقٌ آرامگاہ
مُشْرِكٌ اللہ کے ساتھ کسی اور کو خاص صفتوں یا خاص تعظیم میں شریک کرنے والا
مَقْتٌ غصہ
مَوْلٰی آقا
هَوٰی محبّت، عشق، خواہش

مشق نمبر ۴۹

(۱) نِعْمَ هٰؤُلَاءِ الْاَوْلَادُ مَا اَحْسَنَهُمْ (۲) بِئْسَ هٰذَا الْخِيَارُ مَا اَرْدَأَهٗ (۳) نِعْمَ الصِّدْقُ وَنِعْمَتْ عَاقِبَتُهٗ وَبِئْسَ الْكِذْبُ وَبِئْسَتْ عَاقِبَتُهٗ (۴) حَبَّذَا اِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ وَلَاحَبَّذَا عِصْيَانُهُمَا (۵) سَاءَتِ الْمَرْءَةُ سَلْمٰی مَا اَقْبَحَهَا (۶) مَا اَسْبَقَ الْفَاسِقَ اِلٰی مَقْتِ اللّٰهِ (۷) مَا اَكْبَرَ مَقْتَ اللّٰهِ عَلَى الْمُشْرِكِ (۸) مَا اَحْسَنَ هٰذِهِ الْمَرْءَةَ وَمَا اَقْبَحَ تِلْكَ الْاِبْنَةَ (۹) هٰذَا الْكِتَابُ سَهْلٌ وَمَا اَسْهَلَهٗ وَتِلْكَ الْكُتُبُ صَعْبَةٌ وَمَا اَصْعَبَهَا (۱۰) نِعْمَتِ النَّاقَةُ قُصْوَاءُ مَا اَجْوَدَهَا (۱۱) مَا اَشَدَّ تَكْرِيْمَ

الْعُلَمَاءِ وَمَا اَعْظَمَ تَذْلِيْلَ الْجُهَلَاءِ (۱۲) نِعْمَ الْوَلَدُ اَنْتَ وَمَا اَحْسَنَكَ (۱۳) اَعْظِمْ بِعِلْمِهٖ وَاَشْدِدْ بِجَهْلِكَ (۱۴) نِعْمَتِ الشَّجَرَةُ نَخْلَةٌ (۱۵) مَا اَشَدَّ حُمْرَةَ الشَّفَقِ الْبَارِحَةَ (۱۶) مَا يَكُوْنُ اَعْظَمَ ابْيِضَاضَ نُوْرِ الْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةَ عَشْرَةَ (۱۷) اَلْمِدَادُ فِيْ هٰذِهِ الدَّوَاةِ [یا الْمِحْبَرَةِ] اَسْوَدُ مَا اَشَدَّ سَوَادَهٗ (۱۸) سَرَّنِيْ مَا سَمِعْتُ وَسَاءَنِيْ مَا رَأَيْتُ (۱۹) اَلَا! حَبَّذَا عَاذِرِيْ فِي الْهَوٰی ۔ وَلَاحَبَّذَا الْعَاذِلُ الْجَاهِلُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۲۰) قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهٗ (۲۱) اَسْمِعْ بِهٖ وَاَبْصِرْ (۲۲) بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا (۲۳) نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ (۲۴) لَبِئْسَ الْمَوْلٰی وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ (۲۵) بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ (۲۶) اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (۲۷) سِيْئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا +

مشق اُردو سے عربی نمبر ۵۰

(۱) یہ کتاب کیا ہی اچھی ہے (۲) وہ گھوڑا خوبصورت ہے اور کیا ہی خوبصورت ہے (۳) محمود ایک علم والا مرد ہے اور کیا ہی علم والا ہے (۴) شرک بُری چیز ہے اور کتنی بُری ہے (۵) یہ تربوز نکمّا ہے اور کیا ہی

ردی ہے (۶) میری اونٹنی کتنی عمدہ ہے (۷) نماز اچھی چیز ہے اور وہ اللہ کے پاس کیا ہی محبوب ہے (۸) گائے ایک اچھا جانور ہے اور اس کا دودھ کیا ہی مفید ہے (۹) سخاوت اچھی ہے اور اس کا انجام کیا ہی اچھا ہے اور بُخل بُری چیز ہے اور اس کا انجام کیا ہی بُرا ہے (۱۰) بُرا ہے فضول خرچ اور بُرا ہے فضول خرچی کا انجام (۱۱) تمھارا لڑکا کیا ہی صالح ہے اور کیا ہی سمجھدار ہے ✣

مشق　(كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ اِلٰى اَبِيْهِ)　نمبر ۱۵

سَيِّدِى الْوَالِدَ الْاَمْجَدَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ. بَعْدَ اِهْدَاءِ وَاجِبِ الْاِحْتِرَامِ اَعْرِضُ لِحَضْرَتِكَ اَنِّىْ طَالَمَا[1] تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكْتُبَ اِلَيْكَ رِسَالَةً تَسُرُّكَ وَاُمِّيَ الْمُحْتَرَمَةَ وَجَمِيْعَ اَهْلِ الْبَيْتِ. وَحَيْثُ اَنِّىْ ظَفِرْتُ[2] الْيَوْمَ بِمُنَاىَ[3] بَادَرْتُ بِهٖ لِمَسَرَّتِكُمْ اَجْمَعِيْنَ.

اَوَّلًا، اَنِّىْ تَمَّمْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ[4] مَعْرِفَةَ الْاَفْعَالِ وَاَقْسَامِهَا فَالْاٰنَ اَنَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَعْرِفَ عَنْ كُلِّ فِعْلٍ زَمَانَهٗ وَصِيْغَتَهٗ وَقِسْمَهٗ وَلِهٰذَا قَدِ ازْدَادَتْ لِىْ قُوَّةُ الْفَهْمِ وَالتَّكَلُّمِ فِى الْعَرَبِيَّةِ.

ثَانِيًا، اُبَشِّرُكُمْ جَمِيْعًا بِغَايَةِ السُّرُوْرِ اَنِّىْ نِلْتُ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

---

[1] عرصہ دراز سے　[2] ظَفِرَ (س) کامیاب ہونا　[3] مُنًى آرزو ✣　[4] طاقت ✣

وَبِبَرَكَةِ دُعَائِكُمْ شَهَادَةَ النَّجَاحِ فِى الْاِمْتِحَانِ وَالْمَزِيْدُ اَنِّىْ صِرْتُ الْاَوَّلَ فِىْ فَصْلِىْ.

يَا اَبِى الْمُحْتَرَمَ! اِنِّىْ لَا اَقْدِرُ اَنْ اَسْكُتَ عَنْ بَيَانِ قِصَّةِ الْاِمْتِحَانِ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ اَجْرٰى[1] حَضَرَاتُ الْمُفَتِّشِيْنَ اِمْتِحَانَاتٍ عَلَى الطُّلَّابِ فِى الْمَوَادِّ الَّتِىْ تَلَقَّوْهَا فِىْ مُدَّةِ ثَلٰثَةِ الْاَشْهُرِ الْمَاضِيَةِ، وَاسْتَمَرَّ الْاِمْتِحَانُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَعْنِىْ[2] قَبْلَ اَمْسِ، وَاَمْسِ وَالْيَوْمَ اِلَى الْعَصْرِ. ثُمَّ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اجْتَمَعَ الْمُفَتِّشُوْنَ وَالْاَسَاتِذَةُ، فَدَعَا الْمُدِيْرُ التَّلَامِذَةَ فَصْلًا بَعْدَ فَصْلٍ وَاَعْلَنَ كُلَّ وَاحِدٍ بِدَرَجَتِهٖ[3] وَنَتِيْجَةِ اِمْتِحَانِهٖ.

وَلَمَّا جَاءَتْ نَوْبَةُ فَصْلِىْ وَاصْطَفَّ[4] التَّلَامِذَةُ اَعْلَنَ الْمُدِيْرُ اَنِّىْ كُنْتُ الْاَوَّلَ فِىْ فَصْلِىْ. فَتَوَجَّهَتْ نَحْوِىْ[5] الْوُجُوْهُ وَشَخَصَتْ[6] اِلَىَّ الْاَبْصَارُ وَرَمَقَنِى[7] الْمُدِيْرُ بِعَيْنِ الرِّضَا وَالسُّرُوْرِ وَقَالَ "اَكْرِمْ بِتِلْمِيْذٍ مُجْتَهِدٍ قَدْ عَرَفَ الْغَرَضَ مِنْ وُجُوْدِهٖ فِى الْمَدْرَسَةِ وَجَعَلَ حُسْنَ مُسْتَقْبَلِهٖ نُصْبَ الْعَيْنِ، نِعْمَ التِّلْمِيْذُ اَنْتَ وَمَا اَعْقَلَكَ، بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ يَا بُنَىَّ وَوَفَّقَكَ لِخَيْرِ الْاَعْمَالِ".

اَمَّا اَنَا يَا وَالِدِىْ! فَبَقِيْتُ كَاَنِّىْ مَلَكْتُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَشَرَعَ

---

[1] جاری کرنا ✣　[2] عَنٰى يَعْنِىْ قصد کرنا۔ مُراد لینا ✣　[3] یہاں دَرَجَة کے معنی نمبر کے ہیں ✣　[4] اِصْطَفَّ۔ اِصْتَفَفَ (۷) صف باندھنا ✣　[5] طرف ✣　[6] نظر کی ٹکٹکی بندھ جانا ✣　[7] کن انکھیوں سے دیکھنا ✣

قَلْبِيْ يَرْقُصُ وَكِدْتُ اَطِيْرُ بِالسُّرُوْرِ، وَتَحَوَّلَ تَرَحِيْ فَرَحًا، وَالْجُرْحُ[1] الَّذِيْ كَانَ اَصَابَنِيْ بِالسُّقُوْطِ[2] فِي الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِيْ صَارَ مُنْدَمِلًا۔

يَا اَبَتِ! بِمَا اَنَّكَ عَوَّدْتَنِيْ[3] عَلٰى اَدَاءِ شُكْرِ اللّٰهِ عَزَّ[4] وَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ نِعْمَةٍ بَادَرْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيِ الشُّكْرِ وَحَمِدْتُ اللّٰهَ كَثِيْرًا عَلٰى مَا اَسْبَغَ[5] عَلَيَّ مِنْ نِعَمِهِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ۔

وَلِمَا اَنَّ فِي الْمَدْرَسَةِ عُطْلَةً غَدًا وَبَعْدَ الْغَدِ نَطْلُعُ مَعَ الْاَسَاتِذَةِ لِلتَّفَرُّجِ عَلَى الْجِبَالِ الْقَرِيْبَةِ وَنَلْبَثُ هُنَاكَ يَوْمَيْنِ۔ ثُمَّ نَعُوْدُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ۔ اِنَّمَا قَصَصْتُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ وَطَوَّلْتُ الْمَكْتُوْبَ لِيَزِيْدَ انْبِسَاطُكُمْ[6] جَمِيْعًا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ۔

هٰذَا*۔ وَاُهْدِيْ اِلَى السَّيِّدَةِ الْوَالِدَةِ وَاِخْوَتِيْ وَاَخَوَاتِيْ سَلَامًا مَحْفُوْفًا[7] بِاَشْوَاقِ مُشَاهَدَتِكُمْ[8] اَجْمَعِيْنَ۔

اَطَالَ اللّٰهُ ظِلَّ عِزِّكَ وَعَاطِفَتِكَ عَلَيَّ وَعَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ الْبَيْتِ۔ وَالسَّلَامُ

اِبْنُكَ الْمُطِيْعُ

محمد رفیع

---

۱ جُرْحٌ زخم ۔ ۲ گرجانا۔ فیل ہوجانا ۔ ۳ عَوَّدَ عادت ڈالنا ۔ ۴ صاحبِ جلال ہونا ۔ ۵ خوب عطا کرنا ۔ ۶ اِنْبِسَاطٌ (۶) خوشی ۔ ۷ حَفَّ (ن) ہر طرف سے لپیٹ لینا ۔ ۸ دیکھنا۔ ملاقات کرنا ۔ * یہ ہے جو کہہ چکا اور اس کے علاوہ ... ...

سوالات نمبر ۱۶

(۱) افعالِ ناقصہ و تامّہ کی تعریف کرو۔ درس ۳۲ میں افعالِ ناقصہ کیسے ہیں؟

(۲) افعالِ ناقصہ کا دوسرا نام کیا ہے اور کیوں ہے؟

(۳) اِنَّ کے اَخوات کیا ہیں؟

(۴) افعالِ ناقصہ کا عمل کیا ہے اور اِنَّ اور اُس کے اَخوات کا عمل کیا ہے یعنی اُن کے اثر سے جملہ اسمیہ کے اعراب میں کیا تغیر ہوتا ہے؟

(۵) اِنَّ اور کَانَ کے عمل میں فرق کیا ہے؟

(۶) ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں کَانَ یا اُس کے اَخوات کا استعمال ہوا ہو۔

(۷) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 اِنَّ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

(۸) افعالِ ناقصہ اور افعالِ مقاربہ میں کیا فرق ہے؟

(۹) افعالِ مقاربہ میں کون کون سے فعل کے بعد اَنْ آتا ہے؟

(۱۰) افعالِ مقاربہ سے دس جملے مرتّب کرو۔ پانچ اَنْ کے ساتھ اور پانچ بغیر اَنْ کے۔

(۱۱) افعالِ مدح کون سے ہیں اور افعالِ ذمّ کون کون سے ہیں؟

(۱۲) افعالِ مدح و ذمّ سے دس جملے مرتّب کرو۔

(۱۳) اِن جملوں کی تحلیل کرو :-

قَدْ يُمْسِي[1] الْعَدُوُّ صَدِيْقًا۔ كُنْتُمْ[2] خَيْرَ اُمَّةٍ ۔ كَادَ[3] الْاَعْدَاءُ يُوَلُّوْنَ اَدْبَارَهُمْ ۔ نَعُمَتِ[4] الْبِنْتُ صِدِّيْقَةً ۔ عَسٰى[5] اَنْ يَنْزِلَ الْحُجَّاجُ عَلَى السَّاحِلِ ۔ دُمْتُمْ[6] سَالِمِيْنَ ۔ مَا بَرِحْنَا[7] نَتَعَلَّمُ الْقُرْاٰنَ ۔ مَا اَجْمَلَ[8] وَجْنَتَيْهِ ۔ اَخَذَ[9] الْمُفَتِّشُ (انسپکٹر) يَكْتُبُ اَسْمَاءَ الْاَوْلَادِ ۔ نِعْمَ[10] الْعَبْدُ ۔ اَعْظِمْ[11] بِعِلْمِ عَلِيٍّ ◆

(۱۴) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ :-

تنبیہ ۔ جو الفاظ سابق میں نہیں گذرے ہیں اُن کے معنی حاشیے پر لکھ دئے ہیں ◆

کان لاسرة غنيّة صبيّ لم تبلغ سنّه خمس سنين، وكان جميلا وما اجمله ۔ فبات ليلة من ليالى الشّتاء بغير لحاف[1]، فاصبح مريضا بالزّكام والحمّى واوشك ان يموت ۔ فظلّ الوالدان مغمومين ودعوا الطبيب، فجاء وشخّص[2]، ثمّ التفت الى ابويه وقال لا بأس ان شاء الله تعالٰى ۔ انما مسّه البرد، سيبرئ[3] بحول الله تعالى الى الغد ۔ ثمّ اعطى دواء واشرب[4] المريض شربةً واحدة بيده وذهب

---

[1] لحاف رضائی ◆ [2] تشخیص کیا ◆ [3] بَرِیَٔ (س) تندرست ہوجانا ◆ [4] پلایا ◆

فاضحى الصبيّ بعد ساعة قد فتح عينيه وصار ينظر الى ابويه وجعل يتبسّم، ففرحا وفرح جميع اهل الاسرة، حتّى كادوا يطيرون فرحا ويرقصون سرورا ۔ ثم اعطوه الدواء كما هدا اهم الطبيب ۔ حتّى انّه بفضل الله امسى الصبيّ صحيحا ۔

فحمدوا الله حمدا كثيرا وتصدّقوا اموالا كثيرة فى سبيل الله الذى يشفى المرضٰى ◆

اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ وَالْأَرْبَعُوْنَ

اَلضَّمَائِرُ

۱ - ضمیر وہ مختصر سا لفظ ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے۔ یا تو متکلّم کے لئے ہو: اَنَا، نَحْنُ۔ یا مخاطب کے لئے: اَنْتَ، اَنْتُمْ۔ یا غائب کے لئے: هُوَ، هُمَا، هُمْ +

تنبیہ ۱ - متکلّم بات کرنے والا: اَنَا، مخاطب جس سے بات کی جائے: اَنْتَ اور غائب سے مراد وہ شخص یا چیز ہے جس کا ذکر کیا جائے: هُوَ +

تنبیہ ۲ - ذیل میں ضمیروں کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں سے اکثر تم نے مختلف سبقوں میں پڑھ لیا ہے یہاں اعادہ سمجھو +

۲ - لفظی صورت کے لحاظ سے ہر ایک ضمیر دو قسم کی ہوتی ہے، (۱) مُنْفَصِلَه اور (۲) مُتَّصِلَه +

(۱) منفصلہ تلفّظ میں ایک مستقل لفظ کے جیسی ہوتی ہے: اَنَا، اَنْتَ، هُوَ وغیرہ اور اِيَّايَ، اِيَّاكَ، اِيَّاهُ وغیرہ (دیکھو درس ۶ اور ۱۵) +

(۲) ضمائر متّصلہ کا تلفّظ مستقل نہیں ہو سکتا بلکہ کسی اسم یا فعل یا حرف کے ساتھ مِل کر بولی جاتی ہیں: كِتَابِيْ، كِتَابُنَا میں ي اور نَا

كَتَبْتُ، كَتَبْنَا میں تُ اور نَا۔ لِيْ، لَنَا میں ي اور نَا +

۳ - ضمائر تو مبني ہیں۔ ان پر کوئی اعراب نہیں آسکتا۔ مگر محلِّ اعراب کے اعتبار سے ان کی بھی تین قسمیں ہو جاتی ہیں (۱) مرفوع جو فاعل یا مبتدا واقع ہوں (۲) منصوب جو مفعول ہوں یا اور کسی وجہ سے حالتِ نصبی میں واقع ہوں اور (۳) مجرور جو حرف جرّ کے بعد یا مضاف کے بعد واقع ہوں۔ مثالیں اوپر کے فقرے میں گذریں +

مرفوع اور منصوب تو متّصل بھی ہوتی ہیں اور منفصل بھی۔ مگر مجرور صرف متّصل ہوا کرتی ہیں +

۴ - اس طرح ضمائر کی پانچ قسمیں ہو جاتی ہیں :-

(۱) ضمیر مرفوع متّصل وہ ضمیریں ہیں جن سے افعال کے مختلف صیغے بنتے ہیں: كَتَبَ، كَتَبَا، كَتَبُوْا الخ[1] (دیکھو درس ۱۴-۴) اور يَفْتَحُ، يَفْتَحَانِ، يَفْتَحُوْنَ (دیکھو درس ۱۵-۲) +

(۲) ضمیر مرفوع مُنفصل: هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ الخ (دیکھو درس ۶) +

(۳) ضمیر منصوب مُتّصل: عَلَّمَهُ، عَلَّمَهُمَا، عَلَّمَهُمْ الخ (دیکھو درس ۱۵-۶) +

(۴) ضمیر منصوب منفصل: اِيَّاهُ، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُمْ الخ (دیکھو درس ۱۵-۶) +

[1] الخ یہ مختصر ہے اِلٰی اٰخِرِهٖ کا۔ یعنی یہ گردان آخر تک پڑھو +

(۵) ضمیر مجرور متّصل: لَهٗ، لَهُمَا، لَهُمْ۔ كِتَابُهٗ، كِتَابُهُمَا الخ (دیکھو درس ۱۱-۴)

جہاں تک ممکن ہو ضمائر متّصلہ کا ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ جب متّصلہ کا استعمال مشکل ہو یا منفصلہ کے بغیر خاص مقصد حاصل نہ ہوتا ہو تو منفصلہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ضمائر مرفوعہ منفصلہ کا استعمال اکثر جملے کے شروع میں ہوتا ہے جہاں ضمیر متصل آہی نہیں سکتی: هُوَ رَجُلٌ۔ یا تاکید کے لئے: ذَهَبْتَ أَنْتَ (تو ہی گیا)۔ منصوبہ منفصلہ کا استعمال اکثر تاکید یا تخصیص کے لئے ہوا کرتا ہے: أَعْطَيْتُكَ إِيَّاكَ (میں نے تجھی کو دیا)، إِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم خاص تجھی کو پوجتے ہیں) اور ضمیر مجرور تو منفصل ہوتی ہی نہیں۔

اَلضَّمِيْرُ الْبَارِزُ وَالْمُسْتَتِرُ

ضمائر مرفوعہ متصلہ (جو فعل کے مختلف صیغے بناتی ہیں) دو قسم کی ہیں:-

(۱) بارز [ظاهر] جن کے لئے ظاہر میں کوئی لفظ ہو: كَتَبْتُ میں تُ اور كَتَبْنَا میں نَا، يَكْتُبَانِ میں الف، تَكْتُبِيْنَ میں ی ضمیر بارز ہیں۔ اور اکثر ضمیریں بارز ہی ہوتی ہیں۔

تنبیہ ۳۔ مضارع کے سات صیغوں میں نونِ اعرابی[1] آتا ہے وہ

[1] اعراب کا نون۔

نہ ضمیر ہے نہ ضمیر کا جزو کیونکہ حالت نصبی اور جزمی میں وہ نون حذف ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۲۰-۲)۔

(۲) مُسْتَتِر [پوشیدہ] وہ ضمیریں ہیں جن کے لئے ظاہر میں کوئی علامت نہیں صرف معنٰی میں ملحوظ ہوا کرتی ہیں: كَتَبَ کے معنی ہیں "اُس نے لکھا" مگر "اُس" کے لئے اس میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ يَكْتُبُ "وہ لکھتا ہے یا لکھیگا" یہاں بھی "وہ" کے لئے کوئی لفظ نہیں ہے۔ مان لیا جاتا ہے کہ اِن میں هُوَ پوشیدہ ہے اور وہ محلاً مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے۔

۵۔ ماضی کے دو صیغوں كَتَبَ اور كَتَبَتْ میں اور مضارع کے پانچ صیغوں يَكْتُبُ، تَكْتُبُ [واحد مؤنث غائب]، تَكْتُبُ [واحد مذکر مخاطب]، أَكْتُبُ اور نَكْتُبُ میں ضمیریں "مُسْتَتِر" ہیں۔ امر حاضر اور نہی حاضر کے پہلے صیغے [اُكْتُبْ اور لَا تَكْتُبْ] میں بھی أَنْتَ کی ضمیر مستتر مانی جاتی ہے باقی تمام گردانوں کی ضمیریں بارز ہیں۔

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو كَتَبَتْ میں تْ محض تانیث کی علامت ہے۔ ضمیر کی علامت نہیں ہے۔ باقی صیغوں کی علامتیں تذکیر یا تانیث کے لئے بھی ہیں اور ضمیر کی علامتیں بھی ہیں۔

نُوْنُ الْوِقَايَةِ

۶۔ یائے متکلّم (ضمیر متکلّم کی ی) کے پہلے چند مواقع میں ایک نون

بڑھایا جاتا ہے جسے نون الوقایۃ (بچاؤ کا نون) کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ لفظ کے آخر کو تغیّر سے بچا لیتا ہے ✤

ماضي، مضارع اور امر کے کسی صیغے کے آخر میں جب یائے متکلّم لگانے کی ضرورت پڑے، پہلے یہ نون اس ي پر لگا دینا چاہئے: عَلَّمَنِيْ، عَلَّمُوْنِيْ، عَلَّمْتَنِيْ، يُعَلِّمُنِيْ، يُعَلِّمَانِنِيْ، تُعَلِّمُوْنَنِيْ، عَلِّمْنِيْ، عَلِّمِيْنِيْ۔ اس سے ہر ایک صیغے کا آخر تغیّر سے محفوظ رہ جاتا ہے ✤

بعض حروف کے ساتھ بھی نون وقایہ آیا کرتا ہے یعنی مِنْ[لہ]، عَنْ اور اِنَّ اور اُس کے اَخَوات کے ساتھ بھی آتا ہے: مِنِّيْ (=مِنْ نِيْ)، اِنَّنِيْ، كَاَنَّنِيْ، لَيْتَنِيْ، لٰكِنَّنِيْ (کبھی لٰكِنِّيْ) البتہ لَعَلَّ کے ساتھ بہت کم آتا ہے اکثر لَعَلِّيْ کہا جاتا ہے۔ اِنَّنِيْ کو بھی زیادہ تر اِنِّيْ کہتے ہیں ✤

ضَمِيْرُ الشَّأْنِ

۸۔ بعض اوقات جملہ کے شروع میں ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا کوئی مَرْجَعْ نہیں ہوتا۔ یعنی اس سے پیشتر کوئی ایسا لفظ مذکور نہیں ہوتا جس کی طرف یہ ضمیر لوٹے یا اشارہ کرے۔ یہ صرف واحد مذکّر یا مؤنّث کی ضمیر ہوتی ہے۔ ایسی ضمیر کو ضمیر الشَّأْن یا ضمیر الشّان کہتے ہیں اور مؤنّث ہو تو ضمیر القِصّۃ کہا جاتا ہے۔ ترجمہ میں اس کے معنی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کئے جائیں تو یہ کہہ سکتے ہیں "بات یہ ہے"

لہ مِنْ، عَنْ اور لَيْتَ کے ساتھ نونِ وقایہ لازمی طور پر آتا ہے ✤

مثلاً هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (اللہ ایک ہے)، فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ (کیونکہ "بات یہ ہے" کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں) ✤

تنبیہ ۵۔ بھولنا نہیں عربی زبان میں پہلے مرجع کا ذکر ہو چکتا ہے اس کے بعد ضمیر آیا کرتی ہے اسم اشارہ اس حکم میں شامل نہیں ہے ✤

ضمیر فاصل

۹۔ جب خبر معرفہ ہو اور صفۃ کے ساتھ مشابہت ہونے کا اندیشہ ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر مرفوع منفصل بڑھا دینا چاہئے۔ جس کا صیغہ مبتدا کے مطابق ہو: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ (بے شک اللہ ہی روزی دینے والا ہے)، اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں) ✤

اگر درمیان سے ضمیر نکال لیں تو مرکب توصیفي بن جائیگا اور مطلب ہی بَدَل جائیگا۔ اسی لئے اس کو ضمیر فاصل یعنی جُدائی کرنے والی کہتے ہیں جو خبر اور صفۃ میں فرق کر دیتی ہے ✤

اسی طرح خبر کی جگہ اَفْعَلُ التَّفْضِيْل کا صیغہ واقع ہو تو وہاں بھی ایسی ہی ضمیر بڑھائی جاتی ہے: كَانَ حَامِدٌ هُوَ اَفْضَلَ مِنْ خَالِدٍ ✤

مشق نمبر ۵۲ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

(۱) اَنْتَ تُکْرِمُنِیْ

(اَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل، واحد مذکر مخاطب، مبتدا ہے،

(تُکْرِمُ) فعل مضارع معروف، مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر "اَنْتَ" مُسْتَتِر ہے،

(نِیْ) نون وقایہ کا ہے، (ی) ضمیر منصوب متصل، واحد متکلّم، مفعول ہے، فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔ یہ جملہ محلّ رفع میں ہے مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۲) اَنُلْزِمُکُمُوْهَا[1]؛ (کیا ہم لپٹا دینگے تم سے وہ چیز؟)

(اَ) حرف استفہام۔ حرف کے لئے اعراب میں کوئی محل نہیں ہوتا،

(نُلْزِمُ) مضارع معروف، جمع متکلّم، اس میں ضمیر "نحن" مستتر ہے جو فاعل ہے اس لئے محلًّا مرفوع ہے،

(کُمُوْ = کُمْ) ضمیر منصوب متّصل، جمع مخاطب، مفعول ہے اس لئے محلًّا منصوب ہے،

(هَا) ضمیر منصوب متصل، واحد مؤنث غائب، مفعول ثانی ہے اس لئے محلًّا منصوب ہے،

فعل، فاعل اور دونوں مفعول مل کر جملہ فعلیہ استفہامیہ ہوا۔

[1] اَلْزَمَ (۱) لازم کر دینا۔ زبردستی کوئی چیز لپٹا دینا یا کسی کے سر منڈھ دینا۔

مشق نمبر ۵۳

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیریں پہچانو :۔

(۱) اَنَا اُکْرِمُ الضَّیْفَ	(۴) اَنْتُمَا تَنْصُرَانِ الْمَظْلُوْمَ
(۲) نَحْنُ نَلْعَبُ بِالْکُرَةِ	(۵) هُنَّ یُحْبِبْنَ الْمَدْرَسَةَ
(۳) اَنْتِ تُنَظِّفِیْنَ الْحُجْرَةَ	(۶) هُمْ یَرْحَمُوْنَ الْیَتَامٰی

ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر ہر ایک کا فاعل اور ضمیر کی قسمیں پہچانو :۔

(۱) اَعْطَیْتُكَ کِتَابًا	(۴) رَجَعْنَا اِلَی الْمَنْزِلِ
(۲) وَهَبْتِنِیْ سَاعَةً	(۵) هِیَ لَعِبَتْ بِالْکُرَةِ
(۳) مَنَحْتَنِیْ مِقْلَمَةً	(۶) سَافَرْنَ اِلٰی دِهْلِیْ

ذیل کی عبارت میں لفظ نَا کون کون سی قسم کی ضمیر واقع ہوا ہے؟

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۔

ذیل کے جملے میں تصرّف کر کے واحد مؤنث، تثنیہ و جمع مذکّر و مؤنث کی ضمیریں استعمال کرو :۔

هَلْ اَحْضَرْتَ کُتُبَكَ ؛ (کیا تو نے اپنی کتابیں لائیں؟)

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۹

اِسْتَمَعَ (۷) کان لگا کر سننا	اِمْلَاقٌ (۱) مفلس ہونا۔ مفلسی

اَوْحٰی (ا) وحی بھیجنا۔ دل میں کوئی بات ڈال دینا	رَهِبَ (س) ڈرنا
تَجَدَّدَ (ه) نیا ہونا۔ نئی بات پیدا ہونا	شَطَطٌ عقل وانصاف کے خلاف باتیں
تُرَابٌ مٹی	صَرَفَ (ض) پھیر دینا۔ ہٹا دینا
خَشْيَةٌ ڈر	فَشِلَ (س) بزدل۔ کم ہمت ہو جانا
رُشْدٌ ٹھیک بات	نَفَرٌ چند لوگ

مشق نمبر ۵۴

پہچانو کہ ذیل کے جملوں اور اشعار میں کون کون قسم کی ضمیریں آئی ہیں ؟

(۱) اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَفَشِلْتُمْ (۲) فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاَسْقَيْنَاكُمُوْهُ (۳) قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى (۴) قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۵) لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا (۶) اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ (۷) قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ (۸) وَاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا (۹) وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ (۱۰) اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ (۱۱) لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ (۱۲) وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ [= فَارْهَبُوْنِيْ اِيَّايَ] (۱۳) وَيَقُوْلُ الْكَافِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا

(۱۴) يَا رَبِّ مَا زَالَ لُطْفٌ مِّنْكَ يَشْمَلُنِيْ ۔۔۔ وَقَدْ تَجَدَّدَ بِيْ مَا اَنْتَ تَعْلَمُهٗ

فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ كَمَا عَوَّدْتَنِيْ كَرَمًا ۔۔۔ فَمَنْ سِوَاكَ لِهٰذَا الْعَبْدِ يَرْحَمُهٗ ؟

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالْاَرْبَعُوْنَ

اَلْمَوْصُوْلَاتُ

۱۔ اسم موصول[1] ایسا اسم ہے جس کے بعد ایک جملہ آکر مقصود کو متعین کر دیتا ہے۔ اسی لئے اس کا شمار اسماء معرفہ میں کیا جاتا ہے۔ جس جملے سے اس کے معنی کی تعیین ہوتی ہے وہ اس کا صلہ[2] ہے ؞

اسماء موصولہ حسبِ ذیل ہیں :۔

	مذکر	مؤنث
واحد	اَلَّذِيْ (جو ایک مرد)	اَلَّتِيْ (جو ایک عورت)
تثنیۃ	اَللَّذَانِ / اَللَّذَيْنِ (جو دو مرد)	اَللَّتَانِ / اَللَّتَيْنِ (جو دو عورتیں)
جمع	اَلَّذِيْنَ (جو بہت مرد)	اَللَّاتِيْ یا اَللَّوَاتِيْ یا اَللَّائِيْ (جو بہت عورتیں)

تنبیہ ۱۔ اسماء موصولہ سب مبنی ہیں۔ صرف تثنیہ میں عام قاعدے کے مطابق تصرّف ہوتا ہے ؞

تنبیہ ۲۔ واحد مذکر ومؤنث اور جمع مذکر میں ایک لام لکھتے ہیں باقی میں دو لام۔ مگر اَللَّائِيْ کو اَلَّئِيْ بھی لکھتے ہیں ؞

[1] موصول = جوڑا ہوا یعنی جوڑ بغیر یہ اسم اپنے معنی نہیں بتلا سکتا ؞ [2] صلہ = جوڑ۔ امداد۔ انعام ؞

۲۔ مذکورہ الفاظ کے علاوہ یہ چار لفظ بھی اسماءِ موصولہ کے معنی میں آتے ہیں :—

مَنْ (جو شخص) عاقل کے لئے مخصوص ہے مذکّر مؤنّث دونوں کے لئے۔

مَا (جو چیز) غیر عاقل کے لئے مذکّر مؤنّث دونوں کے لئے۔

اَيٌّ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مذکّر کے لئے۔

اَيَّةٌ (جو شخص یا جو چیز) 〃 〃 مؤنّث کے لئے۔

تنبیہ ۳۔ مذکورہ چاروں الفاظ اسماء استفہام بھی ہیں (دیکھو درس ۱۲) ✣

تنبیہ ۴۔ اسماء موصولہ کے معنی اُردو میں "جو، جس، جن، جنھوں، جنھیں، جس کا، جس کی، جس کے، جن کا، جن کی" وغیرہ محاورے کے مطابق کر لینے چاہئیں۔ اس کے سوا "وہ، اُس یا اُن" پہلے بڑھانا پڑتا ہے : رَبُّكَ الَّذِيْ خَلَقَ (ترا رب "وہ" ہے جس نے تجھے پیدا کیا)۔ اُحِبُّ مَنْ يَجْتَهِدُ (میں "اُس کو" پسند کرتا ہوں جو محنت کرتا ہے) ✣

۳۔ مَنْ اور مَا اور اَيٌّ اور اَيَّةٌ جملہ میں ہمیشہ مبتدا یا فاعل یا مفعول واقع ہوتے ہیں اور اَلَّذِیْ اور اُس کے تمام صیغے زیادہ تر

صفت واقع ہوتے ہیں اگرچہ مبتدا یا فاعل یا مفعول بھی واقع ہوتے ہیں : مَامَضٰی فَاتَ (جو کچھ گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا) اِس مثال میں "مَا" مبتدا ہے۔ فَازَ مَنِ اجْتَهَدَ (کامیاب ہوا وہ جس نے کوشش کی) اِس مثال میں "مَنْ" فاعل واقع ہوا ہے۔ عَلَّمْتُ مَنْ كَانَ شَائِقًا (میں نے اُس کو سکھایا جو شائق تھا) اس مثال میں "مَنْ" مفعول ہے۔ يَعِزُّ اَيُّكُمْ يَجْتَهِدُ (عزّت پاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش کرتا ہے) اِس مثال میں اَیٌّ فاعل ہے۔ يُهَانُ اَيُّكُمْ لَايَجْتَهِدُ (ذلیل کیا جاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش نہیں کرتا) اس مثال میں اَیٌّ مفعول مالم یسم فاعلہ ہے ✣

۴۔ اسم موصول میں چونکہ اِبْہام (معنی کی غیر تعیین) ہے۔ اِس لئے اس کے بعد ایک جملہ لانا پڑتا ہے جو اِبْہام کو صاف کر دے۔ اِس جملہ کو صِلہ کہتے ہیں۔ موصول اور صلہ مل کر جملہ کا کوئی جزو بنتا ہے۔ بغیر صِلہ کے موصول نہ مبتدا ہو سکتا ہے نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول۔ صِلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہئے جو موصول کے مطابق ہو۔ اِس ضمیر کو عائد[1] کہتے ہیں : اَكْرِمِ الَّذِیْ عَلَّمَكَ وَالَّتِیْ عَلَّمَتْكَ وَاللَّذَيْنِ عَلَّمَاكَ وَاللَّتَيْنِ عَلَّمَتَاكَ وَالَّذِيْنَ عَلَّمُوْكَ وَاللَّاتِيْ عَلَّمْنَكَ وَمَنْ عَلَّمَكَ يَا عَلَّمَتْكَ وَاحْفَظْ مَا تَعَلَّمْتَهٗ ✣

[1] لوٹنے والا۔ عیادت کرنے والا ✣

تنبیہ ۳ - پہلی، دوسری، ساتویں اور آٹھویں مثال میں عائد ضمیر مُسْتَتِر ہے اور بقیہ مثالوں میں عائد ضمیر بارز ہے ؛

تنبیہ ۴ - مَنْ اور مَا کے بعد عائد کو حذف بھی کر سکتے ہیں جبکہ وہ مفعول ہو: هٰذَا مَا رَأَيْتُهُ (یہ وہ ہے جو میں نے دیکھا) کو هٰذَا مَا رَأَيْتُ کہہ سکتے ہیں ؛

تنبیہ ۵ - یہ بھی یاد رکھو کہ مَنْ اور مَا کے بعد ماضی منفی لانا ہو تو منفی بِلَمْ (دیکھو درس ۲۰-۲) کا استعمال کریں: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (جس نے آدمیوں کا شکریہ نہیں ادا کیا اس نے اللہ کا شکریہ نہیں ادا کیا۔ الحدیث)۔ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا) ؛

۵ - اسم موصول کا موصوف ہمیشہ معرفہ ہونا چاہئے کیونکہ اسم موصول معرفہ ہوتا ہے: لَقِيْتُ الْوَلَدَ الَّذِيْ تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں اُس لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے) اور جب وہ نکرہ ہو تو موصول کو حذف کر دیتے ہیں: لَقِيْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے)۔ دیکھو اس مثال میں وَلَدًا کے بعد اَلَّذِيْ کو حذف کر دیا گیا ہے ؛ اسی طرح اَلْقَاهِرَةُ مَدِيْنَةٌ فِيْهَا عَجَائِبُ كَثِيْرَةٌ (قاہرہ ایک شہر ہے جس میں بہت سے عجائبات ہیں) اِس مثال میں مَدِيْنَةٌ کے بعد سے اَلَّتِيْ

کو حذف کر دیا گیا ہے۔ ایسے جملوں کی ترکیب دیکھو فقرہ ۷ میں ؛

۶ - اسم فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ لام تعریف (اَلْ) اکثر موصول کے معنی میں آتا ہے: اَلضَّارِبُ زَيْدًا بمعنی اَلَّذِيْ ضَرَبَ[1] زَيْدًا (جس نے زید کو مارا)، اَلْمَضْرُوْبُ غُلَامُهٗ بمعنی اَلَّذِيْ ضُرِبَ غُلَامُهٗ، اَلضَّارِبَةُ بمعنی اَلَّتِيْ ضَرَبَتْ، اَلْمُشَارُ اِلَيْهِمَا بمعنی اَللَّذَانِ اُشِيْرَ اِلَيْهِمَا، اَلْمُشَارُ اِلَيْهِمْ بمعنی اَلَّذِيْنَ اُشِيْرَ اِلَيْهِمْ ؛

مشق نمبر ۵۴

۷ - ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو :-

(۱) اَلَّذِيْ يَتَعَلَّمُ يَتَقَدَّمُ (جو سیکھ لیتا ہے وہ آگے بڑھ جاتا ہے)

(اَلَّذِيْ) اسم موصول واحد مذکر کے لئے، مبنی ہے،

(يَتَعَلَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر هُوَ مُسْتَتِر ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے وہی فاعل ہے اور اسی کو عائد کہتے ہیں ،

فعل و فاعل مِلکر جملہ فعلیہ ہوکر موصول کا صِلہ ہوا ،

صِلہ موصول مِلکر مبتدا ، محلاً مرفوع ،

(يَتَقَدَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر فاعل ہے جو محلاً مرفوع ،

فعل و فاعل مِلکر جملۂ فعلیہ ہوکر خبر ، محلاً مرفوع ،

مبتدا و خبر مِلکر جملۂ اسمیہ ہوا ؛

[1] ماضی کی تخصیص نہیں ہے۔ حسبِ موقع مضارع کے معنی بھی لئے جا سکتے ہیں ؛

(۲) مَامَضٰی فَاتَ (جو گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا)

(مَا) اسم موصول ،

(مَضٰی) فعل ماضی اِس میں ضمیر ھُوَ پوشیدہ ہے جو موصول کی طرف لَوٹتی ہے وہی فاعل ہے ،

فعل و فاعل مِلکر جملۂ فعلیہ ہوکر صِلہ ہے موصول کا ،

موصول وصِلہ مِلکر مبتدا ،

(فَاتَ) فعل ماضی ، اِس میں ضمیر ھُوَ مُسْتَتِر جو فاعل ہے۔ یہ ضمیر بھی موصول کی طرف لَوٹتی ہے ،

فعل و فاعل مِلکر جملۂ فعلیہ ہوکر خبر ،

مبتدا وخبر مِلکر جملۂ اسمیہ ہوا ؛

(۳) لَقِیْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْحِیَاکَۃَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے بُننا سیکھا ہے)

(لَقِیْتُ) فعل ماضی اس میں ضمیر متکلّم فاعل ہے ،

(وَلَدًا) مفعول ہے اور موصوف ہے ، منصوب ،

(تَعَلَّمَ) ماضی ، واحد مذکر غائب ، اس میں ضمیر ھُوَ مُسْتَتِر ہے جو موصوف کی طرف لَوٹتی ہے ۔ وہی فاعل ہے ،

(الْحِیَاکَۃَ) مصدر ہے مفعول واقع ہوا ہے ۔ منصوب ہے ،

فعل ، فاعل اور مفعول مِلکر جملۂ فعلیہ ہوکر صفۃ ہے ولد کی ،

پہلا فعل اپنے فاعل اور مفعول اور اس کی صفت سے مِلکر جملۂ فعلیہ ہوا ؛

(۴) اَلْمُؤَمَّلُ غَیْبٌ (جس چیز کی توقع کی جاتی ہے وہ پوشیدہ یا نامعلوم ہے)

(اَلْمُؤَمَّلُ) اس میں (اَلْ) بمعنی اَلَّذِیْ اسمِ موصول ہے ،

مُؤَمَّلٌ بمعنی یُؤَمَّلُ صِلہ ہے موصول کا ، اس میں ضمیر ھُوَ مُسْتَتِر ہے جو موصول کی طرف لَوٹتی ہے ،

موصول اور صلہ مِلکر مبتدا ، مرفوع ،

(غَیْبٌ) خبر ، مرفوع ، مبتدا اور خبر مِلکر جملۂ اسمیہ ہوا ؛

(۵) اِن جملوں کی ترکیب تم خود کرو :- ھٰذَا الَّذِیْ سَرَقَ ، اِحْتَرِمْ مَنْ عَلَّمَتْكَ ، اَلسَّارِقُ تُقْطَعُ یَدُہٗ

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۰

اَتْقَنَ (۱) کسی کام کو خوب عمدگی سے کرنا	اِرْتَابَ (۸۔ی) شک کرنا
اِحْتَقَرَ (۷) ، اِسْتَحْقَرَ حقیر جاننا	اَسْکَرَ (۱) نشہ سے بیہوش کردینا
اِحْتَاجَ (۷۔و) حاجتمند ہونا	اِسْتَوٰی (۱۰۔ی) برابر ہونا۔ قابض ہونا

اِنْتَسَبَ (۲) نسبت رکھنا۔ تعلق رکھنا
اِلْتَبَسَ (۲) مشتبہ ہونا۔ شُبہ پڑ جانا
اِنْتَصَرَ (۲) مدد دینا۔ غالب ہونا
اَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا
بَنٰی (ض-ی) بنا کرنا۔ تعمیر کرنا
بَغٰی (ض-ی) چاہنا۔ تلاش کرنا
جَنٰی (ض-ی) اور اِجْتَنٰی پھل پھول توڑنا
حَصَدَ (ن) کھیت کاٹنا
حَمَلَ (ض) بوجھ اُٹھانا۔ آمادہ کرنا
رَبّٰی (۲-و) پرورش کرنا۔ تربیت دینا
رَحُبَ (ك) کشادہ ہونا
زَیَّنَ (۲) سجانا
ضَاقَ (ض-ی) تنگ ہونا
عَامَلَ (۳) معاملہ کرنا۔ سلوک کرنا
عَلَا (ن-و) بلند ہونا۔ نرخ چڑھ جانا
غَلَا (ن-و) مہنگا ہونا - مہنگائی
غَنِمَ (س) لُوٹنا (۲) غنیمت جاننا

قَطَفَ (ض) پھل پھول توڑنا
کَالَ (ض-ی) ناپنا۔ کَیْلٌ ناپ
نَفِدَ (س) ختم ہو جانا۔ ہو چکنا

اُمَّةٌ (ج اُمَمٌ) جماعت۔ قوم
اُنْثٰی (ج اِنَاثٌ) مادہ۔ عورت
بَسَالَةٌ جوانمردی
جَسَدٌ (ج اَجْسَادٌ) بدن۔ جِسْم
ذَكَرٌ (ج ذُكُورٌ) نر۔ مرد
رُقْعَةٌ (ج رِقَاعٌ) چِٹھی۔ پیوند
صَانِعٌ (ج صُنَّاعٌ) کاریگر
ضَعِیْفٌ (ج ضُعَفَاءُ) غریب، کمزور، حقیر
طَلِبَةٌ مُطَالَبَةٌ حق کے ساتھ مانگنا۔ مطالبہ
عِدَّةٌ وہ وقفہ جس کے بعد ایک شوہر سے جُدا ہونیوالی عورت کو دوسرا نکاح جائز ہو جاتا ہے
مَجْدٌ بزرگی۔ عزّت
مَحِیْضٌ حیض۔ عورتوں کی ماہواری عادت

مَعْرَكَةٌ جنگ۔ میدانِ جنگ۔
مَعْرُوفٌ پسندیدہ بات۔ مشہور

مُنْكَرٌ ناپسند بات۔ اجنبی
رَاشِدٌ راہِ راست پر چلنے والا

مشق نمبر ۵۵

تنبیہ ۲۔ ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول اور اس کے صلہ کو پہچانو اور صلہ میں عائد کیا ہے وہ بتلاؤ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ آئندہ سے آسان موقعوں میں اعراب نہیں لکھا جائیگا تم خود موقع کے مطابق اعراب لگا کر پڑھ لیا کرو +

(۱) اِنَّ بِالْكَیْلِ الّذی تَكِیْلُوْنَ بِهٖ یُكَالُ لكم (۲) اِنّ الرَّجلَیْن اللّذینِ یَتَوَلَّیَانِ اَوْقَافَ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یَعْلَمَانِ اَنَّ الْاَمْوَالَ الّتی فی اَیْدِیْهِما كیف تُنْفق وَعَلٰی مَنْ تُنْفَقُ (۳) اِنّ ما رَأَیتُهٗ منكَ مِنَ الشَّجَاعَةِ والبَسالةِ اللَّتَیْنِ اَظْهَرْتَهما فی الْمَعْرَكَةِ الاخیرة حَمَلَنِی علی تكریمك (۴) اَعْجَبُ مِنَ النّساء اللّٰتِی یُزَیِّنَّ اجسادَهُنّ الفانیةَ ولا یُزَیِّنَّ نفوسهنّ الباقیةَ (۵) اوّلُ مَنْ اَسْلَمَ من الشُّبَّانِ هو ابو بكرِنِ الصّدّیقُ [رضی اللہ عنه] وهو اوّلُ الْخُلَفَاءِ الرّاشدینَ (۶) خلاصةُ ما ذكره الاستاذُ اَنَّ العملَ بالقراٰن الذی نُزِّلَ علی محمّدٍ یكفینا لِفَلاحِ الدّارَیْنِ (۷) مَنْ زَرَعَ الشّرَّ حَصَدَ النّدامةَ (۸) كنتُ كَمَنْ اَسْكَرَهُ الْخَمْرُ

(۹) اَلصَّادِقُ لَا يَذِلُّ وَالْكَاذِبُ لَا يَعِزُّ (۱۰) وَرَدَتْنِی رُقْعَةٌ مكتوبٌ فِيهاما يأتِی :- ايها التلميذُ النَّبِيْهُ[1] ! قد قَرُبَ الامتحانُ الذی يُمَيِّزُ المجتهدَ مِنَ الْكَسْلَانِ ـ فَكُنْ مِمَّنِ اجْتَهَدَ وَفَازَ يومَ الاِمْتِحَانِ والسلام (۱۱) اِنَّ الذی يُحِبُّ وَطَنَهُ هو مَنْ يَبْذُلُ جُهْدَهُ فيما يَرْفَعُ قَدْرَ اُمَّتِه التی يَنْتَسِبُ اِلَيْهَا، فالصُّنَّاع الذين يُتْقِنُوْنَ اعمالَهم يخدِمون وَطَنَهم، والنِّساءُ اللّاتی يُرَبِّيْنَ اَبْنَاءَ هُنَّ على الفضيلة يَرْفَعْنَ شأنَ وَطَنِهِنَّ، والتلاميذُ الذين يَجِدُّوْنَ فی دُرُوسهم يَبْنُوْنَ مَجْدَ اُمَّتِهِمْ ⁂

⁂

(۱۲) مَامضٰی فَاتَ والمؤمَّل غَيْبٌ ⁂ ولَكَ السَّاعةُ الّتی اَنْتَ فيها

(۱۳) اَنَا كالّذی اَحْتَاجُ مَا يَحْتَاجُهُ ⁂ فَاغْنَمْ ثَوَابِیْ والثَّنَاءَ الْوَافِی

مشق مِنَ الْقُرْاٰن نمبر ۵۶

(۱) يٰاَيُّهَا الّذين اٰمَنُوْا لِمَ تقولونَ ما لا تَفعلون (۲) هَلْ يَسْتَوِی الّذين يَعلمون والّذين لا يعلمون (۳) وَاللّٰـئِیْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ من نِسَاءِ كُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ (۴) مَنْ كَانَ فی هٰذه الدُّنيا اَعْمٰی فَهُوَ فی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی (۵) ما اٰتٰكُمُ الرَّسولُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُم عنه فَانْتَهُوْا (۶) ما

[1] نَبِيْهٌ = ہوشیار۔ بیدار مغز ⁂

عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وما عند الله باقٍ (۷) مَنْ عَمِلَ صالحًا مِن ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وهو مؤمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ ما كَانُوْا يعملونَ (۸) كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمعروفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ المنكرِ

مشق نمبر ۵۷

(۱) مَا هٰذَا الّذِیْ فی يَدِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ وَمَنْ ذَاكَ الذی قائمٌ عند الباب ؟	يا اخی يوسُفُ ! هٰذا ما تَعْلَمُهٗ وذاك من تعرِفُهٗ
(۲) واللهِ جوابُكَ عجيبٌ ، ما فهمتُ ما تقول	هذا ما فی يدی هو الكتابُ الّذی اَعْطَيْتَنِیْ بِالْاَمْسِ وذٰلك القائمُ بِالْبَاب هو الخادمُ الذی اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا قَبْلَ الْاَمْسِ، اَلَسْتَ تعرفه ؟
(۳) بلٰی يا اخی اَعْرِفُهٗ لٰكِنَّهٗ اَلْتَبَسَ عَلَیَّ اليومَ لِاَنَّهٗ مَا لَبِسَ مَا كَانَ يَلْبَسُ عندنا	نعم ! اَعْطَيْنَاهُ لِبَاسًا مِثْلَ ما نَلْبِسُ وهٰكذا اَمَرَنَا رسولُ الله صلّی الله عليه وسلم
(۴) اَحْسَنْتَ يا ابراهيمُ ! وَاَیْنَ	ارسلتُ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الّذينِ

ذانِكَ الرَّجُلانِ اللَّذانِ رَأَيْتَهُمَا عندكَ قَبْلَ سَاعَتَيْنِ؟	رَأَيْتَهُمَا الى حديقتى لِقَطْفِ الأثمار
(۵) واين ذهب أُولٰئك الرجالُ الذين كانوا يَسْقُوْنَ الأشجارَ فى حَدِيقَتِكُمْ؟	ابوكَ طلب مِنّى أُولٰئك الرِّجالَ لِإِصْلَاحِ حَدِيقَتِهِ فَأَرْسَلْتُهُمْ إِلَيْهَا لِأُسْبُوْعٍ واحِدٍ
(۶) هٰذا مِن فَضْلِكَ! وماذا تَصْنَعُ اولٰئك النِّسْوَةُ اللّٰتى كُنَّ يَعْمَلْنَ فى المَعْمَلِ؟	ارسلتُ تلكَ النِّسوةَ الى مَزَارِعِ القُطْنِ لِيَجْتَنِيْنَ القُطْنَ، وَلِمَ تَسْئَلُ يا يوسفُ عن هٰؤُلاءِ الرجالِ والنِّسوةِ، هل لكَ حاجةٌ فيهم
(۷) نعم إلى حاجةٌ شديدةٌ فى العُمّالِ فَإِنَّ الامورَ كُلَّها تكادُ تَفْسُدُ ليس أَحَدٌ عندى مَنْ يَحْصُدُ الزَّرْعَ أو يعمل فى المَعْمَلِ وليس اجيرٌ يُسَاعِدُ النَّجّارِيْنَ والبَنّائِيْنَ فى بناءِ بَيْتِى	كيف ذٰلك يا اخى! وكان عندكم عَدَدٌ كبيرٌ من العمّال والأُجَراءِ فماذا "يا تُرٰى" أَصَابَ بِهِمْ؟
(۸) يا اخى! هم كانوا يطلبون أُجْرَةً زائدةً، فما قَبِلْنَا طَلِبَتَهم،	يا اخى يوسفُ أَصْلَحَكَ اللهُ! كان يَنْبَغِى لَكَ ان تَقْبَلَ مَطَالِبَهُم

فَاضْرَبُوا عَنِ العمل	ألا تَرٰى كيف غلبَ الغلاءُ وعَلَتِ الاسواقُ
(۹) واللهِ اليَوْمَ فَهِمْتُ انّ هٰؤُلاءِ المساكينَ الّذين يعملون فى المصانع والمزارع ويَبْنُوْنَ بُيُوْتَنَا لهم مَدْخَلٌ عظيمٌ فى الارْتِقَاءِ وحصولِ الهَنَاءِ والانتصارِ على الأَعْدَاءِ	صدقتَ يا اخى! لَوْلَا هٰؤُلاءِ الذين نَحْسَبُهُم ضُعَفَاءَ، ونَحْتَقِرُهُمْ، لَضَاقَتْ عَلَيْنَا الحيٰوةُ وضَاقَتْ علينا الارضُ بما رَحُبَتْ، ولهٰذا قال المصلحُ الاعظمُ الرسولُ الاكرمُ صلى الله عليه وسلم اِبْغُوْنِى فى ضُعَفَاءِكُم، فَإِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ، وتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَاءِكُم۔ أُنْظُرْ! كَيْفَ أَلْحَقَ نَفْسَهُ الشَّرِيفَةَ بالضُّعَفَاءِ والمساكينِ العامِلِينَ كَىْ نُكَرِّمَهُم ولا نَحْقِرَهُمْ
(۱۰) أَعْظِمْ بِهٰذا النَّبِىِّ الأُمّىِّ الّذى كان رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ حقًّا، ما أَحْكَمَ كَلَامَهُ وَمَا أَصْدَقَ، كَيْفَ أَقَامَ الأُمَراءَ	صَدَقْتَ واللهِ، فَيَنْبَغِى لَنَا ان نَصْنَعَ بِهِم ما نُحِبُّ لِأَنْفُسِنَا وَنُعَامِلَهُم مُعَامَلَةَ الإِخْوَانِ إِذًا تَهْنَأَ العِيشةُ وتَصْلُحَ الامورُ

والضّعفاءَ فی صَفٍّ واحدٍ، یا لَیْتَنَا لَوِاتَّبَعْنَاهُ مَا ذِلْنَا غالِبِین	وَيَنْسَدُّ بابُ الْاِضْرَابِ

مشق نمبر ۵۸ — اُردو سے عربی بناؤ

(۱) قرآن وہ کتاب ہے جو محمّد [صلی اللہ علیہ وسلم] پر نازل کی گئی ہے۔ (۲) کیا تو اُن دو مردوں کو دیکھ رہا ہے جو ہماری طرف آرہے ہیں؟ (۳) جس نے کہا لا الٰہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہوگیا (۴) وہ دو لڑکیاں جو مدرسے جارہی ہیں وہ میری بہنیں ہیں (۵) وہ عورتیں جو مدرسہ کی طرف جارہی ہیں وہ اُستانیاں ہیں (۶) مجھے دکھادے جو تیرے ہاتھ میں ہے (۷) یہ وہ چیز ہے جسے میں پسند کرتا ہوں (۸) وہ اس جیسے ہوگئے جسے شراب نے مدہوش کردیا ہو (۹) ہم نے جو آپ کا [تیرا] علم دیکھا اس نے ہمیں آپ کی [تیری] تعظیم پر آمادہ کردیا (۱۰) تیرے پاس عنقریب ایک خط آئیگا جس میں وہ لکھا ہوگا جو آگے آتا ہے:—

بیٹا[1]! تم[2] جانتے ہو، جس نے کوشش کی وہ کامیاب ہوتا ہے مجھے اُمید ہے کہ تم نے سالانہ امتحان کی تیاری کرلی ہوگی۔ تمھارا باپ جس نے تمھاری پرورش[3] کی ہے اسی طرح تمھارے اساتذہ جنھوں نے تمھیں تعلیم دی ہے تمھاری کامیابی کے منتظر ہیں +

[1] یَابُنَیَّ یا صرف بُنَیَّ! [2] عربی میں واحد کا صیغہ استعمال کرو+ [3] رَبَّاکَ+

سوالات نمبر ۱۷

(۱) ضمیریں کتنی قسم کی ہیں؟

(۲) ضمیر بارز کیا اور مستتر کیا؟

(۳) ماضی اور مضارع کے کون کون سے صیغوں میں ضمیر مستتر آتی ہے؟

(۴) اعرابی حالت کے لحاظ سے ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی؟

(۵) اسماء موصولہ کون کون سے الفاظ ہیں؟

(۶) اسماء موصولہ میں کون کون سا لفظ معرب ہے؟

(۷) اسماء موصولہ میں ایسے کون کون سے لفظ ہیں جو اسماء استفہام بھی ہوتے ہیں؟

(۸) صلہ کسے کہتے ہیں اور عائد کیا؟

(۹) ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو ایسے اسم موصول سے پُر کرو جو مناسب ہو

یُقَالُ لِلرَّجُلِ.... یُفَصِّلُ الثِّیَابَ وَیَخِیْطُهَا خَیَّاطٌ
اَلْمَرْءَةُ.... تَخْدِمُ الْمَرِیْضَ یُقَالُ لَهَا مُمَرِّضَةٌ
اَلْخَیَّاطُوْنَ هُمْ.... یَخِیْطُوْنَ الثِّیَابَ
وَالْاَسَاکِفَةُ هُمْ.... یَصْنَعُوْنَ النَّعْلَ

۵ اِشْتَرَيْتَ هَاتَيْنِ الْكَلْبَتَيْنِ .... هُمَا مِنْ كِلَابِ الشَّامِ

٦ اَلرَّجُلَانِ .... جَاءَ اكَ هما اَخَوَا يُوْسُفَ

٧ اَلنِّسَاءُ .... يُعَلِّمْنَ الصِّبْيَانَ وَالصَّبِيَّاتِ يُقَالُ لَهُنَّ مُعَلِّمَاتٌ

(۱۱) ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول کے صلہ کے لئے مناسب جملہ لکھو

١ قَرَأْتُ الكتاب الّذی ...

٢ جَاءَ الوَلَدُ الّذی .....

٣ هٰذَانِ الكتابانِ اللَّذَانِ ....

٤ خُذِ الكِتَابَيْنِ اللَّذَيْنِ .....

٥ هل يستوی الّذين .... والّذِيْنَ ....

٦ هٰذه السّاعةُ الّتی ....

٧ اَكَلْتُ التُّفَّاحَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ....

٨ اَرَأَيْتَ المُعَلِّمَاتِ اللاتِی .... ؟

٩ اَحْتَرِمُ مَنْ ....

١٠ كُلْ مَا ....

(۱۲) ذیل کے جملے میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ :-

هُوَ الّذی عَلَّمَكَ

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

اعراب الاسم

۱ - تم نے دسویں سبق میں پڑھ لیا ہے کہ کوئی اسم جب ترکیب میں فاعل یا مبتدا یا خبر واقع ہو (دیکھو درس ۱۰-۲) یا نائب الفاعل واقع ہو (دیکھو درس ۱۴-۶) تو اِن صورتوں میں وہ اسم مرفوع (حالتِ رفع میں) ہوتا ہے - اور جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل مفعول کی ہیئت بتلائے (دیکھو درس ۱۰-۲) یا اِنَّ کا اسم یا کَانَ کی خبر ہو (دیکھو درس ۳۷) تو وہ منصوب (حالتِ نصب میں ہوتا ہے) اور جب کوئی اسم حرف جرّ کے بعد واقع یا مضاف الیہ ہو (دیکھو سبق ۱۰-۲) تو مجرور (حالت جرّ میں) ہوتا ہے۔

۲ - اسم کے منصوب ہونے کے اور بھی مواقع ہیں - جن کا ذکر چوتھے حصے میں بالتفصیل ہوگا - چونکہ ابھی اگلے سبقوں میں ان کی ضرورت پڑیگی اس لئے یہاں بِالْاِخْتِصَار بطورِ تمہید کے صرف منصوبات کا ذکر کردیا جاتا ہے

(۱) اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ

۳ - مفعول بہ وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتلائے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو: نَصَرَ مَحْمُوْدٌ مَظْلُوْمًا (محمود نے ایک مظلوم کو مدد دی) اِس جگہ

محمود کی مدد کا اثر مظلوم پر واقع ہوا ہے اس لئے لفظ مظلوم مفعول بہ کہلائیگا۔

تنبیہ ۱۔ پچھلے سبقوں میں تم نے مفعول کا نام بہت جگہ پڑھا ہے۔ وہ یہی مفعول بہ ہے۔

(۲) اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ

۴۔ مفعول مطلق ایک مصدر ہے جو اپنے ہی فعل کے بعد تاکید کے لئے یا فعل کی نوعیّت یا گنتی بتلانے کے لئے آتا ہے: اِصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا (صبر کرو اچھا صبر) یہاں صَبْرٌ مصدر ہے اور مفعول مطلق واقع ہوا ہے۔ دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَیْنِ (گھڑی نے دو ٹھوکے لگائے) اس میں دَقَّةٌ مصدر ہے۔

(۳) المفعولُ لَهٗ یا المفعولُ لِاَجْلِهٖ

۵۔ جو مصدر کسی فعل کا سبب بتلانے کے لئے بغیر حرف جرّ کے مستعمل ہو اُسے مفعولٌ لَهٗ یا لِاَجْلِهٖ (جس کے لئے کام کیا گیا ہو) کہتے ہیں وہ بھی منصوب ہوتا ہے: ضَرَبْتُهٗ تَأْدِیْبًا (میں نے اُسے ادب دینے کے لئے مارا) اِس جملہ میں تأدیب اَدَّبَ کا مصدر ہے جو مار کا سبب بتلانے کے لئے لایا گیا ہے۔

اگر ضَرَبْتُهٗ لِلتَّأْدِیْبِ کہیں تو مطلب وہی ہوگا مگر ترکیب میں اسے مفعول لہ نہیں کہینگے بلکہ مجرور کہینگے۔

اور اگر اَدَّبْتُهٗ تَأْدِیْبًا کہیں تو معنی ہونگے "میں نے اُسے ادب دیا

ایک ادب دینا" اس لئے وہ مفعول مطلق ہو جائیگا۔ کیونکہ فعل اور مصدر کا مادّہ ایک ہی ہے۔

(۴) اَلْمَفْعُوْلُ فِیْهِ یا اَلظَّرْفُ

۶۔ مفعول فیہ وہ اسم ہے جو کام کا وقت یا جگہ بتلانے کے لئے جملے میں آیا ہو: حَفِظْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا اَمَامَ الْمُعَلِّمِ (میں نے صبح کو معلّم کے سامنے سبق یاد کیا) صباح وقت بتلاتا ہے اور اَمَام جگہ بتلاتا ہے۔

۷۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ ۲۔ مَسَاءً، لَیْلًا، یَوْمًا وغیرہ ظرف زمان ہیں۔
فَوْقَ، تَحْتَ، اَمَامَ، خَلْفَ، عِنْدَ وغیرہ ظرف مکان ہیں۔

(۵) اَلْمَفْعُوْلُ مَعَهٗ

۷۔ مفعول معہ وہ اسم ہے جو واو معیّت کے بعد واقع ہو۔ واو معیّت ایک واو ہے جس کے معنی ہیں "ساتھ"۔ اِس واو کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے: ذَهَبْتُ وَالشَّارِعَ الْجَدِیْدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ اس مثال میں الشارع کو مفعول معہ کہینگے۔

اس مثال میں واو معیّۃ ہی کے معنی بن سکتے ہیں۔ اگر واو عطف (جس کے معنی ہیں "اور") اِس جگہ سمجھا جائے تو معنی ہونگے "میں گیا اور نئی سڑک گئی" یہ معنی بالکل بےتکے ہو جائینگے۔

تنبیہ ۳۔ مفعول معہ اسی ترکیب میں متعیّن ہوگا جہاں واو عطف کے معنی نہ بن سکتے ہوں اگر واو عطف اور واو معیّۃ دونوں کے معنی موزوں ہوسکتے ہیں تو واو کے بعد نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حسبِ موقع اعراب بھی لگا سکتے ہیں: جاءَ الامیرُ وَالْجُنْدَ یا وَالْجُنْدُ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ معنی ہونگے "سردار لشکر کے ساتھ آیا" یا "سردار اور لشکر دونوں آئے" مگر تَضَارَبَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو نے باہم مارپیٹ کی) جیسی مثالوں میں واو عطف ہی ہوسکتا ہے[1] +

تنبیہ ۴۔ کلام عرب میں مفعول معہ بہت ہی کم آیا ہے +

(۶) اَلْمُسْتَثْنٰی بِاِلَّا (اِلَّا کے ذریعے اِستثنا کیا ہوا)

۸۔ وہ اسم ہے جو اِلَّا کے بعد مذکور ہو تاکہ اسے ماقبل کے حکم سے الگ کردیا جائے: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (لوگ آئے مگر زید) یہاں زید کو قوم سے الگ کردیا گیا ہے۔ قوم کو مستثنٰی منہ اور زید کو مستثنٰی کہا جائیگا۔

مستثنٰی منہ مذکور ہو اور کلام مُثْبَتْ ہو تو اِلَّا کے بعد ہمیشہ مستثنٰی منصوب ہوتا ہے، جس کی مثال اوپر گذری۔ اور اگر کلام مَنْفِی ہو تو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حالت کے مطابق اور اعراب بھی لگا سکتے ہیں: مَاجَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور حالتِ فاعلی کی وجہ سے اِلَّا زَیْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور مستثنٰی مذکور نہ ہو تو حالت کے مطابق

[1] کیونکہ ایسے فعلوں میں دونوں فاعل ہوتے ہیں، دو کی شرکت بغیر فعل کا وقوع ناممکن ہے +

اعراب ہوگا۔ اس میں اِلَّا کا کوئی دخل نہ ہوگا: ماجاءَ اِلَّا زیدٌ، مَا ضَرَبْتُ اِلَّا لِصًّا +

تنبیہ ۵۔ استثنا کے لئے لفظ غَیْرُ اور سِوٰی بھی آتا ہے۔ ان کے بعد مستثنٰی مجرور ہوا کرتا ہے اور خَلَا اور عَدَا بھی استعمال کرتے ہیں ان کے بعد بھی اکثر مجرور ہوتا ہے۔ تفصیل چوتھے حصے میں آئیگی +

(۷) اَلْحَالُ

۹۔ حال وہ اسم نکرہ ہے جو کسی فعل کے وقوع کے وقت فاعل یا مفعول کی جو ہیئت (حالت) ہو وہ ظاہر کردے: جاءَ الامِیرُ مَاشِیًا (سردار چلتا ہوا آیا) +

۱۰۔ حال کی شناخت یہ ہے کہ وہ "کس طرح" یا "کس حالت میں" کے جواب میں بولا جائے جیسا کہ اوپر کی مثال میں پوچھا جائے کہ امیر کس حالت میں آیا؟ تو جواب ہوگا پیدل چلتا ہوا آیا +

۱۱۔ جس کا حال بیان کیا جائے اُسے ذوالحال (صاحبِ حال) کہتے ہیں[1]۔ اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابط (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رابط اکثر واو ہوتا ہے جسے واو حالیہ کہتے ہیں: لَاتَاْکُلْ وَالطَّعَامُ حَارٌّ (مت کھا جبکہ کھانا گرم ہو) یا ضمیر ہوتی

[1] یاد رکھو حال کبھی جملہ بھی ہوا کرتا ہے +

ہے: جاءَ الْخَلِیْلُ یَضْحَكُ (خلیل ہنستا ہوا آیا) اس فعل میں ھُوَ کی ضمیر مُسْتَتِر ہے جو فاعل بھی ہے اور رابط بھی۔ یہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہے۔ کبھی واو اور ضمیر دونوں رابط کا کام دیتے ہیں: جاءَ الرشیدُ وَھُوَ یَضْحَكُ (رشید ہنستا ہوا آیا) یہاں "ھُوَ" مبتدا ہے اور "یَضْحَكُ" جملہ فعلیہ ہوکر اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوکر حال ہے فاعل (رشید) کا، محلًّا منصوب +

(۸) اَلتَّمْیِیْزُ

۱۲ - تَمْیِیْز وہ اسم ہے جو ایک مُبْہَم چیز کے مطلب کی تعیین کردے: رِطْلٌ زَیْتًا (ایک رطل تیل) یہاں رِطْلٌ اسم مُبْھَم ہے جو بہتیری چیزوں کے لئے بولا جاسکتا ہے۔ زَیْتًا کہنے سے تمام چیزیں الگ ہوکر صرف تیل کی تعیین ہوگئی ÷

۱۳ - تمییز کو مُمَیِّز (الگ کرنے والا) بھی کہتے ہیں اور جس میں سے اِبْھَام دُور کرے اُسے مُمَیَّز (جس میں سے الگ کیا گیا ہو) کہتے ہیں ÷

۱۴ - مُمَیَّز عمومًا عدد، وزن، ماپ یا پیمانے کے نام ہوا کرتے ہیں: اشتریت عشرین کتابًا ومنًّا سَمْنًا (گھی) وصاعًا[1] بُرًّا (گیہوں) ÷

۱۵ - بعض جملوں میں بھی ابہام ہوا کرتا ہے: کوئی کہے اَنَا اَکْثَرُ مِنْكَ (میں تجھ سے زیادہ ہوں)۔ اِس میں معلوم نہیں ہوتا کہ کس حیثیت سے یا کس لحاظ

[1] صاع - ملک عرب کا ایک پیمانہ ہے +

تمییز ملفوظ

ملحوظ

اور تمییز بھی نکرہ ہی ہوتی ہے ۔

سے زیادہ ہے۔ جب کہینگے مَالًا یا عِلْمًا تو مطلب معین ہوجائیگا کہ مال کی رُو سے یا علم کے اعتبار سے زیادہ ہے +

۱۶ - تمییز کی شناخت یہ ہے کہ "کیا چیز" یا "کس چیز میں سے" یا "کس حیثیت سے" کے جواب میں واقع ہو +

۱۷ - تمام تمییزیں تو منصوب ہوتی ہیں مگر اسماءِ عدد کی بعض تمیزیں مجرور ہوتی ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک کی تمییز مجرور اور جمع ہوتی ہے۔ اَحَدَ عَشَرَ (۱۱) سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ (۹۹) تک کی تمییز منصوب اور واحد ہوتی ہے، مِئَةٌ (۱۰۰) اور اَلْفٌ (۱۰۰۰) کی مجرور اور واحد ہوتی ہے ÷

تنبیہ ۶۔ اسماءِ عدد کا خوب مفصّل بیان ابھی چوتھے حصّے کے شروع میں آئیگا اور تمام مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کی مزید تشریح بھی چوتھے حصّے میں ملیگی ÷

(۹) اَلْمُنَادٰی

۱۸ - منادٰی وہ اسم ہے جو حرف ندا (یَا، اَیَا وغیرہ) کے بعد واقع ہو۔ منادٰی کا کچھ بیان حصّۂ اوّل سبق ۱۱ میں پڑھ چکے ہو ÷

۱۹ - منادٰی بھی منصوب ہوتا ہے۔ مگر اس وقت جبکہ مضاف ہو: یَا عَبْدَ اللّٰہ (اے خدا کے بندے) یا مضاف کے مشابہ ہو: یَا طَالِعًا

جَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) یہی مطلب یَا طَالِعَ الْجَبَلِ سے سمجھا جاتا ہے یا
نکرہ غیر مقصودہ جیسے کوئی اندھا بغیر تخصیص کے پکار کر کہے یَا رَجُلًا خُذْ
بِیَدِیْ (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے)

۲۰ ۔اگر منادیٰ مفرد ہو (یعنی مضاف نہ ہو) تو وہ حالت رفعی
میں مبنی سمجھا جاتا ہے۔ پھر وہ اسم عَلَم ہو یا نکرہ مقصودہ ہو خواہ واحد ہو
خواہ تثنیہ یا جمع: یَا حَامِدُ، یَا رَجُلُ، یَا رَجُلَانِ، یَا مُسْلِمُوْنَ۔

۲۱ ۔حرف ندا کبھی حذف بھی کر دیتے ہیں: یُوْسُفُ! اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا۔ یَا رَبِّیْ کو صرف رَبِّ اکثر بولتے ہیں: رَبِّ
هَبْ لِیْ مُلْكًا۔

تنبیہ ۷۔ تم نے پہلے ہی سبق میں پڑھ لیا ہے کہ حرف ندا نکرہ پر
داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ نکرہ مقصودہ ہو۔

تنبیہ ۸۔ منادیٰ کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جواب ندا کہتے ہیں
منادیٰ اور جواب ندا مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے
کبھی جواب ندا کو منادیٰ پر مقدم بھی کر دیتے ہیں: اِغْفِرْ لِیْ
یَا اَللّٰهُ۔

یہ بھی یاد رکھو کہ یَا اَللّٰهُ کی جگہ اَللّٰهُمَّ بھی کہا جاتا ہے۔

(۱۰) المنصوبُ بِلَا لِنَفْيِ الْجِنْسِ

۲۲ ۔جنس کی نفی کے لئے جب لَا کا استعمال ہو تو اس کے بعد نکرہ
کو فتحہ (ایک زبر) پر مبنی سمجھا جاتا ہے: لَا رَجُلَ فِي الْبَيْتِ (گھر میں مرد کی
جنس سے کوئی بھی نہیں ہے یعنی کوئی مرد نہیں ہے)۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (کوئی
طاقت ہے نہ کوئی قوت ہے مگر اللہ [کی مدد] سے)

مگر مضاف یا شِبْہِ مضاف ہو تو اسے مُعْرَب سمجھا جاتا ہے اور
نصب پڑھا جاتا ہے: لَا طَالِبَ عِلْمٍ مَحْرُوْمٌ۔ لَا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ مَذْمُوْمٌ
(بھلائی میں کوئی کوشش کرنے والا مذموم نہیں ہوتا)۔ ایسے لَا کے بعد تثنیہ و جمع
بھی حالتِ نصبی میں ہونگے: لَا مُتَّحِدَيْنِ مَغْلُوْبَانِ (کوئی بھی دو باہم اتحاد
رکھنے والے مغلوب نہیں ہوتے)۔ لَا مُخْتَلِفِيْنَ مَنْصُوْرُوْنَ (کوئی باہم اختلاف
رکھنے والے فتحمند نہیں ہوتے)۔

تنبیہ ۹۔ اِنَّ اور اس کے اَخَوَات کا اسم اور کَانَ اور اس کے
اخوات کی خبر بھی منصوبات میں داخل ہیں جن کا ذکر سبق ۳۷
میں گذر چکا ہے۔

تنبیہ ۱۰۔ مرفوعات و منصوبات کا مفصّل بیان چوتھے حصے
میں آئیگا۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۱

أَبْشَرَ (بِهٖ) خوش خبری پانا۔ خوش ہونا
اِسْتَكْبَرَ (۱۰) تکبّر کرنا
أَقْبَلَ (۱) سامنے آنا
أَنِسَ (س) مانوس ہونا
تَرَبّٰى (۴-و) پرورش پانا
أَزَالَ (۱-و) دور کرنا۔ مٹا دینا
أَبَدًا ہمیشہ
آسِفٌ افسوس کرنے والا
تَحْتَ نیچے
ثِقَةٌ (مصدر ہے وَثَقَ کا) بھروسہ کرنا
جُبْنٌ بزدلی۔ کم ہمتی
دَاءٌ بیماری
دَهْرٌ زمانہ
ذِرَاعٌ (ج أَذْرُعٌ) گز
رَءُوْفٌ بڑا نرمی کرنے والا
صَوْنٌ (مصدر ہے صَانَ کا) بچانا

تَمَكَّنَ (مِنْهُ) قابو پا لینا۔ قادر ہونا
حَاسَبَ (اس کا مصدر مُحَاسَبَةٌ یا حِسَابٌ) حساب لینا دینا
صَادَفَ (۲) پانا۔ ملنا
عَاشَ (ض-ی) زندگی گذارنا
وَدَّعَ رخصت کرنا۔ چھوڑ دینا
عَشِيْرَةٌ (ج عَشَائِرُ) قبیلہ۔ کنبہ
عِفَّةٌ پاکدامنی
عَيْشٌ زندگی
قَمْحٌ گیہوں
مُرَاعَاةٌ و رِعَايَةٌ رعایت کرنا۔ خیال کرنا
مَعْهَدٌ (ج مَعَاهِدُ) مقام
مَوْرِدٌ (ج مَوَارِدُ) گھاٹ۔ پانی کی جگہ
نَجَاحٌ کامیابی
نَمِرٌ (ج نُمُوْرٌ و نِمَارٌ) چیتا
مَلْآنُ (غیر منصرف ہے) بھرا ہوا
ظَمْآنُ (غیر منصرف ہے) پیاسا

مشق نمبر ۵۹

ذیل میں ہر قسم کے منصوبات کی مثالوں کو غور سے دیکھو

۱۔ مفعول مطلق کی مثالیں :-

لَعِبَ خَالِدٌ لَعِبًا ـ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ـ تَدُوْرُ الْأَرْضُ دَوْرَةً فِي الْيَوْمِ ـ يَثِبُ النَّمِرُ وَثُوْبَ الْأَسَدِ ـ يَعِيْشُ الْبَخِيْلُ عَيْشَ الْفُقَرَاءِ وَيُحَاسَبُ حِسَابَ الْأَغْنِيَاءِ ❊

۲۔ مفعول له کی مثالیں :-

اِخْتَرْتُ الْخَلِيْلَ ثِقَةً بِأَمَانَتِهٖ وَاعْتِمَادًا عَلٰى عِفَّتِهٖ وَاحْتَرَمْتُهٗ مُرَاعَاةً لِفَضْلِهٖ ـ يَجُوْبُ النَّاسُ الْبِلَادَ ابْتِغَاءً لِلرِّزْقِ وَطَلَبًا لِلْعِلْمِ وَالْمَجْدِ ❊

۳۔ مفعول فيه یعنی ظرف زمان و ظرف مکان کی مثالیں :-

عَاشَ نُوْحٌ دَهْرًا وَدَعَا قَوْمَهٗ لَيْلًا وَنَهَارًا فَمَا أَجَابُوْهُ وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا (مفعول مطلق ہے)۔ وَضَعْتُ الْكِتَابَ فَوْقَ الطَّاوِلَةِ وَالْحِذَاءَ تَحْتَهَا ـ سِرْتُ مِيْلًا مَاشِيًا وَمِائَةَ مِيْلٍ بِالسَّيَّارَةِ وَأَلْفَ مِيْلٍ بِالطَّيَّارَةِ ❊

۴۔ مفعول معه کی مثالیں۔ ذیل کی مثالوں میں واو معیّة ہی ہو سکتا ہے :-

سِرْتُ وَطُلُوْعَ الْفَجْرِ (میں طلوع فجر کے ساتھ ہی چلا یعنی فجر طلوع ہوتے ہی

میں چل پڑا)۔ حَضَرَ خَالِدٌ وغروبَ الشمسِ۔ سَارَ التِّلمیذُ والکتابَ۔
اِذْهَبْ والشَّارِعَ الْجَدِیْدَ۔ اِن مثالوں میں واو عطف کے معنی بن نہیں
سکتے کیونکہ سِرْتُ وطلوعَ الفجرِ میں واو عطف ہو تو معنی ہونگے" میں نے
اور طلوع فجر نے سیر کی" یہ بے تکی بات ہو جائیگی

ذیل کی مثالوں میں واو معیّۃ بھی ہو سکتا ہے اور واو عطف بھی۔
سَافَرَ خالدٌ وَاَخاه (یا وَاَخُوْهُ)۔ حَضَرَ الْقَائِدُ والْجُنْدَ (یا والْجُنْدُ)
بَحَثَتْ سُعَادُ[عہ] وَاُخْتَهَا (یا وَاُخْتُهَا)۔ جاء السیّدُ وخادِمَه (یا
وَخَادِمُهُ)

ذیل کی مثالوں میں ایسے فعل ہیں جن کا وقوع دو شریکوں کے بغیر
ناممکن ہے اس لئے ان میں واو عطف ہی آسکتا ہے۔ اسی لئے ان میں مفعول
معہ نہیں بن سکتا: تَعَانَقَ خالدٌ وَاَخُوْهُ۔ تَخَاصَمَ اَحْمَدُ وحَسَنٌ۔
اِشْتَرَكَ فی التِّجارۃ نَجِیبٌ ومُحَمَّدٌ

حال کی مثالیں :۔
عَادَ الجیشُ ظَافِرًا۔ لَا تَشْرَبِ الماءَ کَدِرًا۔ اَقْبَلَ المظلوم
بَاکِیًا۔ اِذا اجْتَهَدَ الطَّالِبُ صغیرًا سَادَ کَبِیْرًا۔ رَجَعَ مُوْسٰی اِلٰی
قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا۔ قَابَلْتُ الْقَاضِیَ رَاکِبَیْنِ[1]۔ لَا تَحْکُمْ

[1] رَاکِبَیْنِ فاعل ومفعول دونوں کی حالت بتلاتا ہے یعنی میں قاضی سے ملا جبکہ دونوں سوار تھے +

[عہ] لڑکی کا نام ہے +

وَاَنْتَ غَضْبَانُ
اَلْمُسْتَثْنٰی بِاِلَّا کی مثالیں۔ ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ منہ مذکور
ہے اور کلام مثبت ہے اسے کلامِ تامّ مثبت کہتے ہیں اس میں مستثنیٰ کا
نصب متعیّن ہے :۔
لِکُلِّ داءٍ دَواءٌ اِلَّا الْمَوْتَ۔ فَشَرِبُوا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا۔ اَثْمَرَتِ
الْاَشْجَارُ اِلَّا شَجَرَۃً۔ فَرَّ اللُّصُوْصُ اِلَّا وَاحِدًا

کلام تامّ منفی۔ اس میں نصب بھی جائز ہے اور حسب حالت اعراب بھی۔
لَمْ یَرْبَحْ اَحَدٌ اِلَّا الْمُجْتَهِدَ (یا اِلَّا الْمُجْتَهِدُ)۔ لَمْ یَسْمَعُوا النُّصْحَ
اِلَّا بَعْضَهُمْ (یا اِلَّا بَعْضُهُمْ)۔ لَمْ یُقْطَعِ الْاَشْجَارُ اِلَّا شَجَرَۃً (یا شَجَرَۃٌ)

ذیل کی مثالوں میں کلام منفی ہے اور مستثنیٰ منہ مذکور نہیں ہے
ان میں مستثنیٰ کا اعراب موقع کے مطابق ہوگا۔ اس میں اِلَّا کا کوئی
عمل دخل نہیں ہے :۔
مَا حَضَرَ فِی الْمَدْرَسَۃِ اِلَّا تِلْمِیْذٌ۔ لَمْ یَرْبَحْ اِلَّا المجتهدُ۔ لَا
تُصَاحِبْ اِلَّا الْاَخْیَارَ۔ لَا یَقَعُ فِی السُّوْءِ اِلَّا فَاعِلُهٗ۔ لم یُقْطَعْ
اِلَّا شَجَرَۃٌ

تمییز کی مثالیں۔ تول، ماپ اور پیمائش کے پیمانوں کی تمیز :۔
عِنْدِیْ مَنٌّ سَمْنًا وَرِطْلَیْنِ عَسَلًا وَصَاعٌ قَمْحًا وَذِرَاعٌ حَرِیْرًا

عدد کی تمییز:۔

عِنْدِيْ اَحَدَ عَشَرَ شَاةً وَخَمْسَةَ عَشَرَ دَجَاجَةً وَثَلٰثُوْنَ دِيْنَارًا۔

جملوں کی تمییز:

طَابَ الْمَكَانُ هَوَاءً۔ حَسُنَ الغلامُ كلامًا۔ اَلذَّهَبُ اَكْثَرُ مِنَ الْفِضَّةِ وَزْنًا وَقِيْمَةً۔ اَلْاَنْبِيَاءُ اَصْدَقُ النَّاسِ كَلَامًا۔

مُنادٰی کی مثالیں (منادٰی مضاف کی مثالیں)

يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَعْبُدْ غَيْرَ اللّٰهِ۔ يَا سَيِّدَ الْقَوْمِ كُنْ خَادِمًا لِقَوْمِكَ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ۔

(منادٰی مشابہ بالمضاف کی مثالیں)

يَا سَامِعًا دُعَاءَ الْمظلومِ۔ يَا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ۔ يَا رَءُوْفًا بِالْعِبَادِ

(منادٰی نکرہ غیر مقصودہ کی مثالیں)

يَا مُغْتَرًّا دَعِ الْغُرُوْرَ۔ يَا مجتهدًا اَبْشِرْ بِالنَّجَاحِ۔ يَا مُؤْمِنًا لَا تَعْتَمِدْ عَلٰى غَيْرِ اللّٰهِ۔

منادٰی نکرہ مقصودہ کی مثالیں جو مضموم ہوا کرتا ہے:۔

قُمْ يَا وَلَدُ۔ يَا اُسْتَاذُ عَلِّمْنِيْ۔ يَا صِبْيَانُ اجلِسُوْا۔ لَا تَخَافُوْا

غَيْرَ اللّٰهِ يَاَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ (دیکھو درس ۱۱)

مُنادٰی عَلَم مُفْرَد کی مثالیں:۔

يَا مُحَمَّدُ، يَا اَحْمَدُ، يَا اَللّٰهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

لَا لِنَفْيِ الْجِنْسِ کی مثالیں:۔

لَا نِعْمَةَ اَعْظَمُ مِنَ الْاِيْمَانِ۔ لَا شَفِيْعَ اَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَةِ۔ لَا اَنِيْسَ اَحْسَنُ مِنَ الْكِتَابِ وَلَا كِتَابَ اَنْفَعُ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ لَا نَاصِرَ حَقٍّ مَخْذُوْلٌ۔ لَا قَبِيْحًا فِعْلُهٗ محمودٌ

تنبیہ ۱۱۔ مفعولٌ بِهٖ، اسمِ اِنَّ اور خبرِ کَانَ کی مثالیں

پچھلے سبقوں میں تم نے بہت سی پڑھ لی ہیں اس لئے یہاں نہیں لکھی گئیں۔

مشق نمبر ۶۰

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

۱۔ اَدَّبْتُ وَلَدِيْ تَاْدِيْبًا (میں نے ادب سکھلایا اپنے لڑکے کو ادب سکھلانا)

اَدَّبْتُ وَلَدِيْ تَاْدِيْبًا

فعل با فاعل۔ مضاف مضاف الیہ مفعول بہ۔ مفعول مطلق سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

۲۔ ضَرَبْتُ وَلَدِيْ تَاْدِيْبًا (میں نے اپنے لڑکے کو ادب سکھانے کے لئے مارا)

ضَرَبْتُ وَلَدِيْ تَاْدِيْبًا

فعل با فاعل۔ مرکبِ اضافی مفعول بہ۔ مفعول لہٗ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

تنبیہ ۱۲۔ لفظ تَأْدِیْبًا پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے اور دوسرے جملے میں مفعول لہ ہے۔ اس کی وجہ اسی سبق کے فقرہ ۴ اور ۵ میں دیکھو۔

۳۔ مَکَثْتُ فِی مَکَّۃَ شَهْرًا (میں مکہ میں ایک مہینہ ٹھہرا)

(مَکَثْتُ) فعل لازم ہے اس کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہوئی ہے (فِیْ) حرفِ جرّ (مکّۃ) مجرور، غیر منصرف ہے اس لئے حالتِ جرّی میں اس پر فتحہ آیا ہے (دیکھو درس ۱۰-۷) جار مجرور متعلّق ہے فعل سے (شَهْرًا) ظرفِ زمان، مفعول فیہ۔ یہ بھی فعل سے متعلق ہے۔ فعل، فاعل اور متعلقات مل کر جملہ فعلیہ خبریّہ ہوا

۴۔ سِرْ وَالشَّارِعَ الْجَدِیْدَ (نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا جا)

(سِرْ) فعل امر حاضر سَارَ سے۔ مبنی ہے سکون پر۔ اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے اس لئے اسے محلًّا مرفوع کہا جائیگا۔ (وَ) حرفِ معیّت ہے (الشَّارِعَ الْجَدِیْدَ) موصوف اور صفت مل کر مفعول معہ ہے۔ سب مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں فعل امر یا نہی ہو اُسے انشائیہ کہتے ہیں۔

۵۔ عاد الجیشُ ظافِرًا (لشکر فتحمندی کی حالت میں لوٹا)

(عَادَ) فعل ماضی (الجَیْشُ) فاعل ہے ذُوالحَال (ظَافِرًا)

حال ہے فاعل کا۔ اس لئے منصوب ہے۔ سب مل کر جملۂ فعلیہ ہوا۔

۶۔ لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ کَدِرًا (پانی مت پی اس حالت میں کہ وہ گدلا ہو)

(لَا تَشْرَبْ) فعل با فاعل (الماءَ) مفعول بہ ہے اور ذُوالحَال ہے (کَدِرًا) حال ہے مفعول کا اس لئے منصوب ہے۔ فعل فاعل مفعول اور حال مل کر جملۂ فعلیہ ہوا۔

۷۔ لَا تَحْکُمْ وَاَنْتَ غَضْبَانُ (تو فیصلہ مت کر حالانکہ تو غصّہ میں بھرا ہو)

(لَا تَحْکُمْ) فعل نہی حاضر اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے۔ جو اس کا فاعل ہے اور محلًّا مرفوع ہے۔ یہی فاعل ذوالحال ہے (وَ) یہ واو حالیہ کہلاتا ہے (اَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ہے محلًّا مرفوع (غَضْبَانُ) خبر ہے مرفوع ہے۔ مگر غیر منصرف ہے اس لئے اس پر تنوین نہیں آئی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل کا۔ یہ جملہ اسی لئے محلًّا منصوب سمجھا جائیگا۔ فعل فاعل اور حال مل کر جملۂ فعلیہ خبریّہ ہوا۔

۸۔ اِشْتَرَیْنَا عِشْرِیْنَ کِتَابًا (ہم نے ۲۰ بیس کتابیں خریدیں)

(اشترینا) فعل متعدّی با فاعل (عِشْرِیْنَ) اسم عدد، مفعول بہٖ ہے اس لئے منصوب ہے۔ اس کا نصب ی ن سے آیا ہے (دیکھو درس ۱۰-۵) یہ عدد مُمَیَّز ہے، (کِتَابًا) تمییز یا مُمَیِّز ہے اس لئے منصوب ہے

فعل، فاعل اور مفعول بہ مِل کر جملۂ فعلیہ خبریّہ ہوا۔

۹۔ یا عبدَ الکریمِ اِقْرَأْ هٰذا الْکتابَ

(یَا) حرف ندا (عَبْدَ) منادٰی مضاف ہے اس لئے منصوب ہے (الکریمِ) مضاف الیہ مجرور ہے (اِقْرَأْ) فعل امر حاضر مبنی بر سکون، اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے مرفوع المحل ہے (هٰذَا) اسم اشارہ مَبْنی ہے۔ محلاً منصوب ہے کیونکہ فعل کا مفعول بہ واقع ہوا ہے (الکتابَ) مُشَارٌ اِلَیْه وہ بھی منصوب ہے کیونکہ اسم اشارہ اور مُشَارٌ اِلَیْه اعراب میں یکساں ہوتے ہیں۔ فعل امر اپنے فاعل و مفعول کے ساتھ جملۂ انشائیہ ہوکر جواب ہے نِدا کا۔ نِدا اور جواب مِل کر جملۂ ندائیہ انشائیہ ہوا۔ (جملۂ ندائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے)۔

مشق نمبر ۶۱

ذیل کی عبارت میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو:۔

لَاشَیْءَ اعزُّ عند العاقل من وَطَنِه الّذی تَرَبّٰی صغیرًا فوقَ اَرْضِهٖ وتَحْتَ سمائه، واِنْتَفع زَمَنًا بِنَبَاتِهٖ وحَیَوانِهٖ، وعاش فیه اُنسًا[1] واَھْلَه[2] وعشیرَتَه، لم یَاْلِفْ اِلّا معاهدَه، ولم یَرِدْ اِلّا موارِدَه، نظر قبلَ کلِّ شیءٍ شکلَه، فصادفَ حُبُّه قلبًا خالیًا فتَمَکَّنَ مِنه۔ ولا یعیشُ الانسان عَیْشًا رَغَدًا، ولا

[1] و [2] مفعول معہ ہوسکتا ہے۔

یسعُدُ سعادةً تامّةً اِلّا اذا اصبح اهل بلاده عارفین لِحقوقهم وواجباتِهم، وامسی العلم بینهم ارفعَ الاشیاء قیمةً، واعزَّها مطلوبًا۔ فیا طالبَ الشَّرفِ اَحْبِبْ وطنَكَ حُبًّا وصُنْه صَوْنًا رعایةً لحقّه۔ فانّ حُبَّ الوطن من حمید الخصال، بل کما قیل حبّ الوطن من الایمان۔

مشق نمبر ۶۲ مِنَ القرآن

ہر قسم کے منصوبات کو پہچانو

(۱) اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا[1] (۲) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ[2] اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا (۳) وَرَتِّلِ[3] الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا (۴) یَاۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ[4] قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا (۵) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً[5] وَّاَصِیْلًا[6] (۶) وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا (۷) قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ (۸) وَجَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ (۹) اُحِلَّ لَكُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا[7] لَّكُمْ (۱۰) اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ[8] اللّٰهِ وَتَثْبِیْتًا[9] لِّاَنْفُسِهِمْ (۱۱) فَاَتْبَعَهُمْ[10] فِرْعَوْنُ

[1] بالکل ظاہر۔ [2] تَبَتَّلْ (۵) سب سے کٹ کر خدا کا ہو رہنا۔ [3] رَتِّلْ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ [4] کملی یا چادر اوڑھنے والا۔ [5] صبح سویرے۔ [6] شام کا وقت۔ [7] فائدہ، کام کی چیزیں۔ [8] رضامندی۔ [9] مضبوط بنانا۔ [10] پیچھا کیا۔

وجنوده بغيًا وعدوًا (۱۲) وما أرسلناك إلا رحمةً للعالمين (۱۳) إنا أرسلناك بالحق بشيرًا ونذيرًا (۱۴) ونزّلنا من السماء ماءً مباركًا فأنبتنا به جنّاتٍ وحبّ الحصيد، والنخل باسقاتٍ لها طلعٌ نضيدٌ رزقًا للعباد (۱۵) وجزاهم بما صبروا جنّةً وحريرًا، متّكئين فيها على الأرائك، لا يرون فيها شمسًا ولا زمهريرًا (۱۶) ولا تمش في الأرض مرحًا، إنك لن تخرق الأرض ولن تبلغ الجبال طولًا (۱۷) إني رأيت أحد عشر كوكبًا (۱۸) فانفجرت منه اثنتا عشرة عينًا (۱۹) وواعدنا موسى ثلاثين ليلةً (۲۰) الله خيرٌ حافظًا وهو أرحم الراحمين (۲۱) كبر مقتًا عند الله أن تقولوا ما لا تفعلون (۲۲) كلّ نفسٍ بما كسبت رهينةٌ إلا أصحاب اليمين (۲۳) ما أوتيتم من العلم إلا قليلًا (۲۴) ما يعلمهم إلا قليلٌ (۲۵) هل جزاء الإحسان إلا الإحسان

---

[1] تلاش کرنا ؛ [2] دوڑنا ؛ [3] خوشخبری دینے والا ؛ [4] ڈرانے والا ؛ [5] نَخْلٌ (اسم جنس ہے) کھجور کے درخت۔ واحد کے لئے نَخْلَةٌ کہینگے ؛ [6] بَاسِقٌ اونچا (درخت) ؛ [7] کیلے یا کھجور کی گیلیں یعنی وہ ڈنڈی جس میں بہت سے پھل لگے ہوتے ہیں ؛ [8] گچھے دار۔ گُندھا ہوا ؛ [9] اِتَّكَأَ (۔۔و) تکیہ لگانا۔ ٹیک لگانا ؛ [10] سخت سردی۔ ٹھر ؛ [11] خَرَقَ (ض) شگاف ڈالنا ؛ [12] گروی ؛ [13] دائیں ہاتھ والے۔ یعنی وہ لوگ جن کو قیامت کے روز دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیے جائینگے ؛

(۲۶) إن هي إلا أسماءٌ سمّيتموها أنتم وآباؤكم (۲۷) لا إله إلا الله (۲۸) لا خير في كثيرٍ من نجواهم (۲۹) فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحجّ (۳۰) لا إكراه في الدين (۳۱) يا آدم أنبئهم بأسمائهم (۳۲) يا بني إسرائيل اذكروا نعمتي التي أنعمت عليكم (۳۳) يا أيها الذين آمنوا ادخلوا في السلم كافّةً (۳۴) قل اللهم مالك الملك تؤتي الملك من تشاء وتنزع الملك ممّن تشاء (۳۵) ربّ اغفر وارحم (۳۶) ربّنا لا تؤاخذنا إن نسينا أو أخطأنا (۳۷) إنّ رحمة الله قريبٌ من المحسنين (۳۸) إنّ لك في النهار سبحًا طويلًا (۳۹) إنّ المبذّرين كانوا إخوان الشياطين

مشق ۶۳ — مَكْتُوبٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ إِلَى عَمِّهٖ

بسم الله الرحمٰن الرحيم

عمّي المحترم! السلام عليك ورحمة الله وبركاته

بعد إهداء تحيّة السلام مع الإكرام أبدي لحضرتك ما

---

[1] یہ اِنْ نافیہ ہے۔ یعنی نہیں ؛ [2] نَجْوٰی سرگوشی۔ تنہائی میں مشورہ کرنا ؛ [3] ہم بستری ؛ [4] جھگڑا ؛ [5] أَكْرَهَ (ا) مجبور کرنا۔ زبردستی کرنا ؛ [6] أمن، صلح، اسلام ؛ [7] سب کے سب۔ پورے پورے ؛ [8] نَزَعَ (ض) چھین لینا ؛ [9] أَخْطَأَ (ا) غلطی کرنا ؛ [10] مشغلہ۔ کاروبار ؛ [11] بَذَّرَ (۲) بیجا خرچ کرنا ؛

یطمئنّ به قلبك وأبشرك ببشارة یسرّك ویسرّ والدیّ المعظّمین
(ادامکم الله مسرورین) وهی انّی بحول[1] الله وکرمه اتممت الجزء
الثالث من کتاب تسهیل الادب فی لسان العرب، فأحمد الله
حمدا کثیرا واشکره شکرا جمیلا علی ما منّ علیّ بالعلم والفهم

یا عمّ (= یا عمّی) انّی ما نسیت ولن أنسی ذلك الوقت
حین دخلت المدرسة طلبا للعلم ورغبة فی العلوم العربیة
وکنت جاهلا مطلقا عن اللسان العربی، وکان حدّثنی بعض
الطلاب انّ العربیّ اصعب اللسان تعلّما وتعلیما، فلمّا اتیت
بی عند المدیر واوقفتنی[2] امامه دهشت[3] دهشة وقمت متحیّرا
متوحّشا فی بدء[4] الامر وکاد قلبی ینصرف عن المدرسة جبنا[5]
وخوفا حیث لا صدیق لی ولا انیس. فعرفت یا عمّی الشفوق
من بشرتی[6] حدیث القلب وتوجّهت الیّ توجّه الرحمة والشفقة
وحدّثتنی باللطف تسلیة[7] لقلبی ودفعا لخوفی فتشجّع[8] بکلامك
جأشی[9] واندفع تحیّری ووحشتی. وبعد ذلك لاطف[10] بی المدیر
ملاطفة الوالد وازال عن قلبی الروع[11]، فصمّمت[12] عزمی علی تحصیل

---

۱ طاقت ۔ ۲ اَوْقَفَ (ا) کھڑا کرنا ۔ ۳ میں دہشت زدہ ہوگیا ۔ ۴ شروع میں ۔
۵ بزدلی۔ کم ہمتی ۔ ۶ بَشَرَۃٌ چہرہ۔ کھال کی سطح ۔ ۷ تسلی دینا ۔ ۸ دلیر ہوگیا ۔ ۹ جَأْش
دل ۔ ۱۰ مہربانی سے پیش آنا ۔ ۱۱ خوف ۔ ۱۲ صَمَّ اور صَمَّمَ پختہ ارادہ کرنا ۔

العربی ثقة بالله وتوکّلا علیه وبدأت الجزء الاوّل من الکتاب
المشار الیه، فبعد قلیل امتلأ[1] صدری[2] فرحا وشوقا حیث
علمت انّ تعلّم العربی لیس صعبا کما یظنّ بعض الطلاب. واقبلت
علی حفظ الدروس اقبال الظمآن علی الماء وبذلت کلّ
جهدی فی تحصیل العلم صباحا ومساء. لانّی اتذکّر دائما یا
سیّدی نصائحك الثمینة التی تلقّیتها منك حین ودّعتنی
فی المدرسة، ومنها قولك "لا ینال المجد الّا المجتهد ولا یخیب
الّا الغافل الکسلان" فبفضل الله قرأت الجزء الاوّل بثلثة
اشهر وهکذا الجزء الثانی. امّا الجزء الثالث فقرأته فی خمسة
اشهر لانّه مضاعف فی الحجم (یا حجما) من الاوّل والثانی.
فاتممت الثلثة الاجزاء فی مدّة احد عشر شهرا، ولم
اشعر بکلفة ولا صعوبة. والآن یا سیّدی قلبی ملآن فرحا
وسرورا وشکرا، لانّی لمّا اقرأ القرآن افهم اکثر معانیه
ولا یصعب علیّ فهم مطالبه الّا قلیلا. وارجو من الله تعالی
انّی اکون افهم کلّه اذا قرأت الجزء الرابع تماما. فلله الحمد
اوّلا وآخرا.

---

۱ بھر گیا ۔ ۲ سینہ۔ دل ۔

هذا۔ ولایَبرَح سیّدی العمّ فی خیرٍ وعافیۃٍ مع سائر اهل بیتہ الاماجد واُهدِی اِلی والِدیّ المکرّمین والی جمیع اخوتی واخواتی سلاما محفوفا بِاَشْوَاقی الی مُشاهدتکِم اجمعین

دھلی
یوم الجمعۃ الحادی والعشرون
من شهر ذی الحجۃ الحرام سنۃ ۱۳۶۲ھ

دمتَ سالمًا لابن اخیک
رشید

تمّ الجزء الثالث الجدید من کتاب تسهیل الادب بحول اللّٰہ وتوفیقہٖ ویلیہ الجزء الرابع تقبّلہ اللّٰہ منّی ونفع بہ الطالبین وسهّل بہٖ وَیسّر فهم القراٰن المبین۔ واٰخر دعوانا اَن الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین

سنۃ ۱۳۶۴ھ

مختصر فہرست کتب

نوٹ:۔ کاغذ کی قیمت بڑھتی رہتی ہے جس کی وجہ سے کتابوں کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے اسلئے آپ کی فرمائش کی تعمیل کے وقت جو قیمت ہوگی وہی وصول کی جائے گی۔ ہر فرمائش کے ساتھ پیشگی رقم ضرور ارسال فرمائیں بغیر پیشگی تعمیل ممکن نہ ہو سکے گی۔ جو کتابیں بازار سے آسانی سے مل سکیں گی وہی روانہ کی جائیں گی۔ مینجر

ہماری مطبوعات

کتاب		قیمت
اردو زبان کا قاعدہ	محمد اسمٰعیل صاحب میرٹھی	۰-۳۵
اردو زبان کی پہلی کتاب	"	۰-۷۰
" " دوسری "	"	۱-۵۰
" " تیسری "	"	۲-۶۰
" " چوتھی "	"	۳-۲۰
" " پانچویں "	"	۳-۴۰
البلاغۃ الواضحۃ	عربی مصری	۲۰-۰۰
القرۃ الرشید حصہ اوّل	"	۴-۰۰
" " دوم	"	۵-۰۰
" " سوم	"	۶-۰۰
" " چہارم	"	۶-۵۰
النحو الواضح ابتدائی اوّل	"	۴-۰۰
" " دوم	"	۶-۵۰
" " سوم	"	۷-۰۰
" ثانویہ اوّل	"	۷-۰۰
" " دوم	"	۷-۰۰
" " سوم	"	۷-۰۰
خطبہ جدید	عربی اردو	۳-۰۰
خطبہ علمی	"	۳-۰۰
عربی بول چال حصہ اوّل	(عبدالرحمٰن امرتسری)	۴-۵۰
" دوم	"	۵-۰۰
عربی کا معلم " اوّل	(عبدالستار خاں)	۴-۰۰
" " دوم	"	۴-۰۰

کتاب		قیمت
عربی کا معلم حصہ سوم	(عبدالستار خاں)	۸-۰۰
" " چہارم	زیر طبع	
کتاب الصرف	(عبدالرحمٰن امرتسری)	۵-۰۰
کتاب النحو	(")	۴-۰۰

مطبوعات صدیقی اشاعت گھر۔ نئی دھلی

کتاب	قیمت
اسلامی روزے	۸-۰۰
اللہ والیاں	۲۰-۰۰
بڑھاپا اور اسکا علاج	۶-۰۰
بیماریوں کا روحانی علاج	۱۰-۰۰
تعبیر خواب	۱۴-۰۰
خدا کے دوست	۸-۰۰
رہنمائے سفر حج	۱۸-۰۰
" عملیات	۱۵-۰۰
شاہ نامہ کربلا	۱۲-۰۰
کربلا سے کوفے تک	۷-۰۰
کلمہ طیبہ کی برکت	۱۱-۰۰
مسلمان فاتحین	۱۵-۰۰
نعمت کدہ	۲۰-۰۰
ہمارے پیغمبر	۱۵-۰۰
ہمارے ولی	۱۱-۰۰
ہماری نماز	۱۰-۰۰

مطبوعات ربانی بُک ڈپو۔ دھلی

کتاب	قیمت
بہشتی زیور کشیدہ کاری والا	۳۰-۰۰
ترمذی شریف کامل اردو (دو جلد)	۷۰-۰۰